عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ

لمحاتِ سُرور

قدوۃ السالکین عمدۃ الواصلین سند العارفین غوث الزماں قطب دوراں حضرت خواجہ

حافظ محمد عبد الحق باباجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

زیب آستانہ عالیہ بحر الحق شریف، سجادہ نشین آستانہ عالیہ دریائے رحمت شریف

تحصیل حضرو ضلع اٹک

محمد نصیر الحق غفر لہ ولوالدیہ

خادمین آستانہ عالیہ بحر الحق شریف

نذرانۂ محبت و اھداء

یہ عاجزانہ تحریر محبت، شکر اور عقیدت کا وہ چھوٹا سا تحفہ ہے جو میں اپنے مرشدِ کامل، پیرِ طریقت، رہبر شریعت، مربیِ مہربان، سیدی سندی مرشدی و مولائی حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الحق باباجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

جن کی نگاہِ فیض نے میرے علم و عمل کو جِلا بخشی، دعاؤں نے راہیں روشن کیں، اور کفالت و شفقت نے مجھے دنیا و دین دونوں میں سنوارا۔ ان کے بے پایاں احسانات کا بدلہ ممکن نہیں، یہ تحریر محض ایک عاجزانہ نذرانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ سلامت رکھے اور ان کے فیوض کو دن دگنا رات چوگنا بڑھائے۔ آمین۔

انتساب

یہ سطور محبت و عقیدت کے ساتھ اپنے والدِ محترم حضرت مولانا محمد اسحاق رحمہ اللہ، والدہ ماجدہ امِّ نصیر مد ظلہا العالیہ، نانا جان حضرت مولانا عبد السلام پیر سباق بابا جی رحمۃ اللہ علیہ، اور دادا جان حضرت مولانا عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں۔

اللہ کریم ان کے فیوض کو باقی رکھے، قبروں کو نور سے بھر دے اور زندہ سایہ کو صحت و عافیت کے ساتھ دراز عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

حمد باری تعالیٰ

کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے، وہی خدا ہے
دکھائی بھی جو نہ دے، نظر بھی جو آرہا ہے وہی خدا ہے

تلاش اُس کو نہ کر بتوں میں، وہ ہے بدلتی ہوئی رُتوں میں
جو دن کو رات اور رات کو دن بنا رہا ہے، وہی خدا ہے

وہی ہے مشرق وہی ہے مغرب، سفر کریں سب اُسی کی جانب
ہر آئینے میں جو عکس اپنا دکھا رہا ہے، وہی خدا ہے

کسی کو سوچوں نے کب سراہا، وہی ہوا جو خدا نے چاہا
جو اختیارِ بشر پہ پہرے بٹھا رہا ہے، وہی خدا ہے

نظر بھی رکھے، سماعتیں بھی، وہ جان لیتا ہے نیتیں بھی
جو خانہء لاشعور میں جگمگا رہا ہے، وہی خدا ہے

کسی کو تاجِ وقار بخشے، کسی کو ذلت کے غار بخشے
جو سب کے ماتھے پہ مہرِ قدرت لگا رہا ہے، وہی خدا ہے

سفید اُس کا سیاہ اُس کا، نفس نفس ہے گواہ اُس کا
جو شعلہ ءِ جاں جلا رہا ہے، بُجھا رہا ہے، وہی خدا ہے

نعت شریف

تاجدار مدینہ کے جلوے، جن کے دل میں سمائے ہوئے ہیں
دور رہ کر وہ قرب آشنا ہیں، دل مدینہ بنائے ہوئے ہیں

میرے آقا کی جن پر نظر ہے، دونوں عالم کی ان کو خبر ہے
جن کو مقصود ان کا ہی در ہے، سارے اسرار پائے ہوئے ہیں

جن کو ان کی توجہ نے پالا، ان کی رحمت نے جن کو نوازا
ان گداؤں کو کیا پوچھتے ہو، وہ زمانے پہ چھائے ہوئے ہیں

آلِ اطہر کا صدقہ عطا ہو، مفلسی کا ہماری بھلا ہو
اے سخی آپ کے در پہ ہم بھی، دامن دل بچھائے ہوئے ہیں

میری اوقات کچھ بھی نہیں ہے، خود میری ذات کچھ بھی نہیں ہے
میرے سرکار کہ یہ کرم ہے، بات میری بنائے ہوئے ہیں

تیس پاروں میں جو کچھ لکھا ہے، سر بسر سیرت مصطفی ہے
ان کی سیرت میں جو ڈھل گئے ہیں، ان پہ رحمت کے سائے ہوئے ہیں

آرزوئے کرم دل میں لے کر، خالد ان کے سخی آستاں پر
اغنیاء اولیاء اصفیاء سب، اپنے کاسے بڑھائے ہوئے ہیں

عارفانہ کلام

چڑھدے سورج ڈھلدے ویکھے
بجھے دیوے بلدے ویکھے

ہیرے دا کوئی مُل نہ تارے
کھوٹے سکے چل دے ویکھے

جناں دا نہ جگ تے کوئی
اَووی پُتر پلدے ویکھے

اوھدی رحمت دے نال بندے
پانی اُتے چلدے ویکھے

لوکی کہندے دال نہی گلدی
میں تے پتھر گلدے ویکھے

جنھاں قدر نہ کیتی 'یار دی بُلھیا
ھتھ خالی اوملدے ویکھے

بابا بلھے شاہ

عرضِ مرتب

بیس اپریل دو ہزار پندرہ کی وہ روشن صبح، میرے تعلیمی سفر کا آخری امتحانی دن تھا۔ فزکس کا عملی پرچہ مکمل ہوا، اور ایسا لگا جیسے زندگی ایک نیا موڑ لے رہی ہو۔ گھر پہنچا، کھانے سے فراغت پائی، اور وہ مختصر سا سامان اٹھایا جو کئی دنوں سے تیار تھا۔ والدہ ماجدہ نے روایتی شفقت اور دعاؤں کے سائے میں رخصت کیا۔ ان کی آنکھوں میں امید کی روشنی تھی، اور ہونٹوں پر کچھ ایسے الفاظ جو شاید صرف دل سے دل تک پہنچتے ہیں ، یہ کوئی عام سفر نہیں تھا، یہ میرا پہلا باضابطہ علمی اور روحانی سفر تھا۔ میری منزل "دریائے رحمت شریف" تھی، جہاں حفظِ قرآن مجید شریف کی نیت لیے جارہا تھا۔ وہاں علم کی روشنی صرف الفاظ میں نہیں، چہروں میں، لہجوں میں اور فضاؤں میں بکھری ہوئی تھی۔ جب ہم عصر کے وقت وہاں پہنچے تو سورج کی آخری کرنیں زمین کو چھو رہی تھیں، اور فضا میں ایسا سکون تھا جو صرف ذکر و فکر کی جگہوں پر محسوس ہوتا ہے۔ یہ مقام میرے لیے اجنبی نہ تھا، مگر آج میری حیثیت مختلف تھی میں ایک طالبِ علم بن کر آیا تھا۔ پہنچتے ہی قاری محمد سلیمان صاحب نے شفقت سے خوش آمدید کہا۔ میرے ساتھ میرے دو

بھتیجے بھی تھے، لیکن ان کا قیام مختصر رہا۔ وہ والدین کی محبت یا کسی تعلیمی سبب کی بنا پر جلد واپس چلے گئے۔ میرے لیے مگر یہ سفر کسی سند سے بڑھ کر تھا، شروع کے دنوں میں دل اکثر گھبراتا۔ کبھی فون پر اماں جی سے عرض کرتا کہ واپس آجاؤں؟ تو وہ نرمی مگر مضبوطی سے جواب دیتیں: "بیٹا، آکے کیا کروگے؟ وہیں رہو، بہتر ہے۔" اس جواب سے دل کو تکلیف ضرور ہوتی، لیکن وقت نے ماں کے اس طرزِ محبت کو کھول کر میرے سامنے رکھ دیا۔ وہ جو مجھے روک رہی تھیں، اصل میں مجھے تھام رہی تھیں۔ انہی دعاؤں اور حوصلہ افزائی کے باعث اللہ نے مجھے قرآن حفظ کرنے کی توفیق دی۔ 2016 میں پہلی بار 26 پارے تراویح میں سنائے، اور پھر ہر سال مکمل قرآن سنانے کی سعادت حاصل ہوتی گئی، اللہ پاک یہ سلسلہ تادم مرگ برقرار مہربانی فرمائے، یہ سفر الفاظ کا نہیں، جذبے کا تھا۔ ماں کی غیر مشروط محبت کا عکس تھا۔ وہ باتیں جو شروع میں دل کو چبھتی تھیں، آج میرے لیے سب سے قیمتی سبق ہیں، ہر بار جب چھٹی پر گھر آتا اور واپس جانے لگتا تو والدہ ہمیشہ دعاؤں کے ساتھ رخصت کرتیں۔ ایک دن واپسی کا لمحہ کچھ خاص تھا، سیڑھیاں اتر کر جیسے ہی دروازے سے نکلا، دل نے کہا پلٹ کر دیکھ لو۔ مڑا تو دیکھا ماں اوپر کھڑی تھیں، ہونٹ ہل رہے تھے، آنکھوں میں شفقت اور دعا کا عکس۔ ایسا لگا جیسے وہ خاموشی سے میرے ہر قدم کو دعاؤں سے ڈھانپ رہی ہوں۔ میری آنکھوں میں نمی اتر آئی، مگر چہرہ پھیر لیا کہ وہ دیکھ نہ لیں۔ لیکن وہ ماں تھیں سب کچھ جانتی تھیں، سب

محسوس کر رہی تھیں، دریائے رحمت شریف کا انتخاب بھی ایک روحانی جذبے سے جڑا ہوا تھا۔ 2012 میں جب ماموں کو دل کی تکلیف ہوئی تو حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ پیر سباق شریف تشریف لائے۔ پہلی بار آپ کو دیکھا (ایک دفعہ مرشد پاک نے فرمایا کہ ہمارا تعلق آپ کے ساتھ آج کا نہیں ساتھ سال کا ہے کیونکہ بندہ کے ناناجان رحمہ اللہ کی نسبت حضرت باباجی صاحب ثانی رحمہ اللہ سے تھی)، تو دل گواہی دینے لگا کہ یہ عام انسان نہیں۔ چہرے پر ایسا نور تھا کہ پہلی ہی نظر میں دل نے مان لیا کہ اگر کبھی پڑھنا ہوا تو انہی کے زیرِ سایہ پڑھنا ہے۔ جب واپسی پر آپ سے راستے میں سلام عرض کیا تو آپ نے شفقت سے جواب دیا، ہاتھ اٹھا کر دعا دی، اور محبت سے ہاتھ ہلایا۔ وہ لمحہ میرے دل میں ہمیشہ کے لیے بیٹھ گیا۔ 23 اپریل 2015 کو جمعرات کے دن پہلی بار مرشد پاک کی باقاعدہ زیارت اور شرفِ ارادت نصیب ہوا۔ سادہ مگر پرنور مجلس تھی۔ آپ دوزانو تشریف فرما تھے، عمامہ زیبِ سر، اور چہرے پر ایک ایسی کشش جو دل کو باندھ لے۔ جب میری باری آئی، تو محبت سے فرمایا: "طبعیت شریف ٹھیک ہے؟ بڑی نوازش، بڑی نواز۔" یہ الفاظ آج بھی دل میں محفوظ ہیں، اسی دن محفل کے اختتام پر آپ نے اپنے خادم افضل گھکھڑ صاحب کو دس روپے کے نئے نوٹ دیے کہ مجلس میں سب کو تقسیم کر دیں، لیکن دائیں طرف سے۔ یہ چھوٹا سا عمل دراصل سنتِ نبوی ﷺ کی تعلیم کا عملی مظاہرہ تھا۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو ہر

اچھے کام میں دائیں طرف سے آغاز پسند تھا۔ یہ دس روپے کا نوٹ نسبت اور برکت میں لاکھوں سے قیمتی تھا، مختصراً، انہی دنوں مرشد پاک کی بارگاہ میں حاضری کا باقاعدہ سلسلہ شروع ہوا۔ ہر جمعرات اور جمعہ کو دریائے رحمت شریف سے آستانہ عالیہ بحرالحق شریف جانا معمول بن گیا۔ وہاں مرشد پاک حفظہ اللہ تعالیٰ کی مجلسِ روحانیت میں شرکت کا شرف حاصل ہوتا۔ آپ کی محبت، شفقت، اور دل میں اترتی باتیں ایسا روحانی سکون دیتیں جو لفظوں سے بیان نہیں ہو سکتا۔ اگر کبھی کسی وجہ سے ملاقات نہ ہو پاتی، تو دل بے قرار ہو کر اشک بہاتا، انہی دنوں دل میں ایک خواہش جنم لینے لگی کہ اگر ممکن ہو تو مرشد پاک کی یادوں، باتوں اور فیض کا ایک مختصر رسالہ ترتیب دوں۔ یہ خواہش کئی بار مرشد پاک کے سامنے بھی عرض کی۔ آپ تبسم فرماتے اور ہمیشہ یہی ارشاد ہوتا: "ہمیں والد ماجد نے چُھپنا سکھایا ہے، چَھپنا نہیں۔" وقت کے ساتھ مختلف مواقع پر حضرت مرشد پاک دامت برکاتہم کی مجالس میں کہی گئی چند یادیں میرے پاس محفوظ تھیں۔ انہی میں سے منتخب اور چنیدہ کلمات کو یکجا کیا، اور یوں یہ مختصر سی کتاب یا رسالہ آپ کے ہاتھ میں ہے، چونکہ میری مادری زبان پشتو ہے، اور نہ کوئی عالم ہوں، نہ ادیب، اس لیے ممکن ہے کہ اس تحریر میں کئی لغزشیں، کوتاہیاں رہ گئی ہوں۔ جو کچھ لکھا تھا، سنا تھا یاد تھا پیش کیا ہے۔ اللہ پاک اسے اپنی عظیم بارگاہ میں قبول فرمائے، میرے والدین، اہلیہ اور

میرے لیے صدقۂ جاریہ بنائے۔ اور اگر کہیں کوئی غلطی یا کمی بیشی ہو تو اسے میری طرف منسوب کیا جائے۔ (بندہ محمد نصیر الحق[1] غفر اللہ تعالیٰ لہ ولوالدیہ

[1] اطلاع: بھرپور کوشش رہی کہ کوئی غلطی باقی نہ ہو اگر آپ کو کمپوزنگ، لفظی، معنوی، غلطی نظر آئے یا آپ کے ذہن میں کوئی اور مفید مشورہ ہو تو آپ اطلاع فرما کر عند اللہ ماجور ہو، تاکہ ہم آنے والی طباعت میں ان غلطیوں کو درست کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہاں سے اپنے محترم، معظم، اور مکرم مہربان و محسن کا مختصر ذکرِ خیر کرتا ہوں، جو اس دور میں رشد و ہدایت کا مینار، معرفت و طریقت کے روشن چراغ، اور اہلِ دل کے لیے مرکزِ سکون ہیں۔

آپ کی ذاتِ گرامی مجسمِ تقویٰ، پیکرِ اخلاص، اور روحانی علوم کا خزینہ ہے۔ آپ کی صحبت سعید وہ نعمتِ عظمیٰ ہے جو قلوب کو منور کرتی ہے، اور آپ کے ارشاداتِ عالیہ وہ رہنمائی ہے جو مسافرانِ راہِ حق کے لیے مشعلِ راہ بنتی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے سایۂ عاطفت کو تادیر سلامت رکھے، آپ کے علم و فیضان کو مزید وسعت دے، اور ہمیں آپ کی صحبت و خدمت کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

اہم وضاحتی نوٹ

کتاب ذاتی مشاہدات، یادداشتوں اور دستیاب معلومات پر مبنی ہے۔ اگر کسی مقام پر کمی، کوتاہی یا غلطی ہو تو یہ غیر ارادی ہے، اور اس کی تصحیح کے لیے مرتب ہر وقت تیار ہے۔ آپ 03101297961 پر تصحیح و تجاویز کے لیے رابطہ کر سکتے ہیں۔

اسمِ گرامی

ابتدا میں آپ کا اسمِ گرامی "عبد الصبور" تھا، مگر تقدیر میں آپ کے لیے ایک اور اعلیٰ نسبت اور برکت لکھی جاچکی تھی۔ آپ کے والدِ گرامی، سند العارفین، عمدۃ الواصلین، سلطان الاولیاء، مرشد العلماء والصلحاءوالصوفیاء، عارف باللہ، آفتابِ طریقت، ماہتابِ شریعت، خواجہ خواجگان حضرت خواجہ حضور قبلہ عالم حافظ عبد الغفور المعروف دریا باباجی صاحب مبارک رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے معرفت و کشف کی نعمت سے سرفراز فرمایا تھا۔

ایک شب، جو یقیناً نور و انوار سے معمور تھی، غوث الزمان، حضرت خواجہ عبد الحق ثانی رحمۃ اللہ علیہ مانکی شریف[2] نے حضرت باباجی صاحبؒ کو فرمایا

"اپنے اس چہیتے اور لاڈلے فرزندِ ارجمند کا نام میرے نام پر رکھو"

یہ ایک عام خواب نہ تھا بلکہ ایک روحانی پیغام تھا، ایک سلسلۂ فیضان تھا جو نسبتوں کے چراغ روشن کرتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت باباجی صاحبؒ نے اس الہامی اشارے کو قبول کرتے ہوئے، اپنے لختِ جگر کا نام محمد عبد الحق صاحب صاحب دامت برکاتھم القدسیہ رکھا ۔

---

[2] خواب میں یا حالت کشف و مراقبہ میں، کیونکہ مرشد گرامی کی ولادت باسعادت حضرت خواجہ عبد الحق ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مانکی شریف کے وصال کے بعد ہوئی ہے۔ واللہ اعلم

یہ محض ایک نام نہ تھا، بلکہ ایک نسبت، ایک نشانی، ایک فیضان تھا جو روحانی سلسلوں کی برکتوں کو دوام بخشنے کے لیے عطا کیا گیا۔ یہ وہ نام تھا جو معرفت کے دروازے کھولنے والا، قلوب کو ایمان ویقین کی روشنی دینے والا اور دنیا و آخرت میں کامیابی کی نوید دینے والا بن گیا۔

ولادت باسعادت

آپ کی ولادت باسعادت 1947 میں سرزمینِ پنجاب کے ضلع اٹک کی تحصیل حضرو کے مردم خیز گاؤں دریا شریف میں ہوئی۔ یہ وہ بابرکت خطہ ہے جس نے کئی اولیاء، صلحاء اور علمائے ربانیین کو اپنی گود میں پروان چڑھایا۔

آپ کی پیدائش ایک ایسے گھرانے میں ہوئی جو علم و عرفان، زہد و تقویٰ، اور روحانی عظمت کا مرکز تھا۔ آپ کی ابتدائی زندگی ہی سے روحانی فیوض وبرکات کے آثار نمایاں تھے (چنانچہ راقم کو مرشد پاک کے ہم سبق مولانا عبد الواحد صاحب گوندل والے نے بیان کیا کہ آپ کا مزاج بچپن سے عارفانہ ہے کسی کے ساتھ فضول اٹھک بیٹھک نہ فرماتے اول روز سے ہی عمامہ شریف باندھتے اور نگاہ نیچے رکھتے) اور آپ کا گھرانہ اسلامی اقدار اور معرفتِ الٰہی کا ایک حسین مظہر تھا۔

مرشدِ پاک کے والد ماجد۔حضرت خواجہ خواجگان سلطان العارفین حضرت حافظ محمد عبد الغفور صاحب المعروف ثانی لاثانی دریوی باباجی رحمۃ اللہ علیہ

وہ ہستیاں، جن کا ذکر قلب کی دنیا کو منور کر دے، اور جن کے تذکرے سے روحانیت کے دروازے کھل جائیں، وہ محض نام نہیں بلکہ عرفان و حکمت کے مینار ہوتے ہیں۔ ایسی ہی ایک ہستی حضرت خواجہ خواجگان، سلطان العارفین، حضرت حافظ محمد عبد الغفور صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں، جو اپنے وقت کے جلیل القدر عالم، ولی کامل، اور عرفانِ حقیقی کے امین تھے۔ آپ کو دنیا "ثانی لاثانی دریوی باباجی" کے لقب سے جانتی ہے، اور آپ کی نسبتوں کی برکت سے آج بھی اہلِ دل ہدایت کی روشنی پا رہے ہیں، مرشد پاک کے والد گرامی سلطان العارفین قطب ربانی حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الغفور باباجی رحمۃ اللہ علیہ کا کیا کہنا آپ ہی کی وجہ سے دریا گاؤں دریائے رحمت شریف بنا پورے ملک میں اس چھوٹے سے گاؤں کو اللہ پاک نے آپ کی وجہ سے وہ شہرت و پہچان عطا فرمایا جو بڑے بڑے شہروں کو حاصل نہیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوری زندگی شریعت کے مطابق گزاری، ایک لمحہ بھی راہِ راست سے ہٹے نہیں، فرائض واجبات اور سنن تو ہے ہی آپ مستحبات کی ایسی پابندی فرماتے کہ تہجد، اشراق، چاشت، اوابین اور سنن غیر مؤکدہ کبھی ترک نہیں فرمائے بقول مرشد کریم آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی غیر محرم کی طرف نگاہ نہیں اٹھائی یہاں تک کہ آپ کے آٹھ صاحبزادگان کی جو بیبیاں تھیں ان کو بھی کبھی نہیں دیکھا جب مسجد شریف سے باہر تشریف لانے کا ارادہ فرماتے تو خادمین راستے میں پہلے جھاڑو لگاتے تاکہ کسی غیر محرم کے قدم پر آپ کی نظر نہ پڑے، شریعت کے احکام کی اتنی پاسداری آپ رحمۃ اللہ

علیہ کا خاصہ تھا اور حقیقت یہی ہے کہ شریعتِ مطہرہ کی پیروی اور اس پر عمل سب سے بڑی کرامت ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے الاستقامۃ فوق الکرامۃ، اگر کوئی ہوا میں اڑے، دریا پر چلے، ایک ساعت میں مشرق سے مغرب چلا جائے تو دیکھا جائے گا کہ یہ شخص شریعت پر برابر ہے کہ نہیں اگر اعمال کردار معاملات شریعت کے مطابق ہیں تو کرامت اور اگر شریعت کے مخالف ہیں تو یہ استدراج، دجل و فریب ہے جس کی کوئی حیثیت و اعتبار نہیں، حضرت باباجی ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد ماجد حضور قبلہ اول صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی پڑھا ہے اور حصولِ علم کے لیے دور دراز کے اسفار بھی کیے جیسے شکر درہ، اکھوڑی، رام پور، دہلی وغیرہ مرشد پاک کے والد ماجد حضور قبلہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے 1976 بمطابق 9 جمادی الثانی 1397 ھجری بروز منگل وصال فرمایا اور بدھ کے دن گیارہ بجے کے قریب نماز جنازہ ادا ہوئی، نماز جنازہ کی امامت آپ کے فرزند ارجمند سلطان الفقراء سیدی مرشدی حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے فرمائی۔ نور اللہ مرقدہ واعلی اللہ مقامہ فی اعلی علیین.

سلسلہ نسب

غوث الزماں محبوب الاولیاء زینت المشائخ سیدی مرشدی حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الحق باباجی صاحب ابن

حضرت قبلہ قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، اکمل الکاملین قطب الاقطاب، سند المتوسلین، سید العاشقین، سراج الاولیاء، سید الاصفیاء، شیخ التصوف، امام الطریقت، واقف رموز حقیقت، حضرت قبلہ عالم الحافظ محمد عبد الغفور المعروف باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ابن شمس العلماء، افضل الفضلاء، الامام فی المیراث والنظم، استاد الاساتذہ، حضرت قبلہ محمد جی صاحب

ابن حضرت محمد سعید صاحب

ابن حضرت محمود صاحب

یہ سلسلۂ نسب ظاہر کرتا ہے کہ آپ کا خانوادہ نسل در نسل علم وروحانیت کا سرچشمہ رہا ہے۔

مرشد پاک کے قبلہ داداجان

علم و حکمت کے وہ آفتاب، جن کی روشنی برصغیر کے علمی وروحانی حلقوں میں پھیلی رہی، جن کی زبان سے نکلے الفاظ گویا معرفت کے موتی، اور جن کی مجلسیں اربابِ علم و عرفان کے لیے سرچشمۂ فیض تھیں رحمۃ اللہ علیہ، جو سیدی مرشدی حضرت قبلہ عالم[3] یہ ہیں حضرت شمس العلماء مولانا محمد جی صاحب خواجہ محمد عبدالحق صاحب دامت برکاتھم القدسیہ کے دادا گرامی اور حضرت دریوی باباجی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد ہیں۔

علمی وروحانی مرتبہ

آپ کی ذات علومِ دینیہ، فقہ، تفسیر اور فنِ نظم میں ایک روشن مینار کی حیثیت رکھتی تھی۔ علمِ میراث میں آپ کو برصغیر کا امام مانا جاتا، اور فقہ واصول میں آپ کی رائے کو مسلمہ حیثیت حاصل تھی۔ تصوف کے رموز و نکات میں بھی آپ کو یدِ طولیٰ حاصل تھا، اور اہلِ طریقت آپ کی صحبت کو باعثِ سعادت سمجھتے۔

استاد الاساتذہ

آپ صرف خود علم کے دریا نہیں تھے بلکہ آپ سے علم کے بے شمار چشمے پھوٹے۔ آپ کے تلامذہ نے برصغیر میں علم و حکمت کی شمعیں روشن کیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو استاد الاساتذہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

روحانی نسبت اور فیوض وبرکات

آپ کی ذات گرامی صرف ایک متبحر عالم ہی نہیں بلکہ عارف باللہ، عاملِ شریعت، اور کامل در طریقت تھی۔ آپ کے ذکر سے دلوں میں عشقِ الٰہی کی حرارت پیدا ہوتی، اور آپ کی محفل میں بیٹھنے والا ہر شخص گویا علم و معرفت کے سمندر میں غوطہ زن ہو جاتا۔

یہ وہ ہستیاں ہیں جن کی حیاتِ مبارکہ، علم و عمل کا ایسا حسین امتزاج ہے جو رہتی دنیا تک مشعلِ راہ رہے گا۔ یہی وہ پاکیزہ نسبتیں ہیں، جن سے سیدی مرشدی حضرت خواجہ محمد عبد الحق صاحب دامت برکاتھم القدسیہ کو روحانی وراثت اور عرفانی فیضان ملا، اور آج بھی اس مبارک سلسلے سے فیوض وبرکات جاری و ساری ہیں۔

عظیم عالمِ ربانی

حضرت شمس العلماء مولانا محمد جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے بہت بڑے عالم دین ور ولی کامل تھے آپ کے علمی اور روحانی مقام کا یہ عالم تھا کہ دور دراز سے طلبہ اور علماء آپ کے پاس علم حاصل کرنے آتے۔ یہاں آپ کے چند شاگردوں کا ذکر کیا جارہا ہے۔

مولانا نور محمد ماشوخیل پشاور

مولانا سرور شاہ صاحب شاہ منصوری

مولانا محمد حسین المعروف کامروی بابا

مولانا محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ، جو کامروی بابا کے نام سے معروف ہیں، حضرت مولانا محمد جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں شامل تھے۔ وہ "قانونچہ کامروی" کے مؤلف ہیں، جو علم صرف کی مشہور کتاب ہے۔ اس کتاب میں لکھا ہیں: "علم میراث حضرو کے قریب ایک گاؤں دریا شریف میں ماہر علوم و فنون حضرت مولانا محمد جی صاحب سے پڑھا۔

روحانی نسبت

حضرت قبلہ اول صاحب شمس العلما مولانا محمد جی رحمۃ اللہ علیہ کو آستانہ عالیہ مانکی شریف سے خلافت حاصل تھی۔ یہ خلافت آپ کے روحانی مقام کی دلیل تھی، لیکن آپ کا طرزِ عمل عام صوفیاء سے ہٹ کر تھا۔

مرشد پاک کے فرمان کے مطابق، آپ کسی کو بیعت نہیں فرماتے تھے۔ صرف ایک شخص کو بیعت کیا، اور اس کے بارے میں فرمایا:

"یہ بیعت بھی محض پیر و مرشد کے حکم کی تعمیل میں کی ہے۔"

یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ آپ کی روحانی توجہ رسمی بیعت سے زیادہ باطنی اصلاح اور حقیقی طریقت پر تھی۔ آپ کے وجود سے لوگ فیض حاصل کرتے، لیکن آپ نے خود کو بیعت لینے کے سلسلے سے الگ رکھا، جو آپ کے اخلاص اور تقویٰ کی ایک بڑی دلیل ہے۔

قرآن کریم سے گہرا تعلق

سیدی مرشدی فرماتے ہیں کہ ہمارے دادا جان، حضرت مولانا محمد جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (اول صاحب)، قرآن کریم سے بے حد محبت رکھتے تھے۔ جب آپ کا وصال ہوا، تو آپ کے ارد گرد شاگرد قرآن مجید شریف کی تلاوت کر رہے تھے۔ اسی دوران آپ کا جسدِ مبارک حرکت کرنے لگا، جیسے کوئی وجد میں ہو۔ یہ منظر آپ کے قرآن مجید شریف سے گہرے تعلق اور بلند روحانی مقام کی واضح نشانی تھا۔

سیدی و مرشدی حضرت حافظ محمد عبد الحق دامت برکاتہم العالیہ کی تعلیم و تربیت

حضرت حافظ محمد عبد الحق دامت برکاتہم العالیہ کا علمی سفر ابتدا ہی سے علم و عرفان کے نور میں پروان چڑھا۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والدِ گرامی حضرت باباجی صاحب ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ والدِ محترم ہی سے آپ نے قرآن کریم اور دینی علوم کی ابتدائی منازل طے کیں۔ اسی دوران، آپ نے مثنوی مولانا روم جیسی عمیق و باطنی تصوف معرفت سے بھرپور کتابوں کا بھی درس لیا، جس نے آپ کے قلب و روح میں علم و حکمت کی روشنی کو مزید جِلا بخشی، مرشد پاک مبارک نے بیان میں فرمایا تھا کہ میں چھوٹا سا تھا کہ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ پہلے مجھ سے ایک پارہ منزل سنتے اور اس کے بعد ہمیں کتابوں کا درس مہربانی فرماتے، بعد ازاں مزید علومِ دینیہ کے حصول کے لیے آپ عبد الحکیم خانیوال تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے دل جمعی کے ساتھ علم حاصل کیا۔ آپ نے دورانِ تعلیم انتہائی محنت، ریاضت اور مجاہدہ اختیار کیا۔ مطالعے میں گہری دلچسپی، شب بیداری، ذکر و اذکار اور توجہ الی اللہ آپ کی زندگی کا خاصہ رہا۔ یہی وہ بنیاد تھی جس نے آپ کو ایک ممتاز عالمِ دین اور ایک عظیم روحانی راہنما کے مقام پر فائز کر دیا۔

علمی محنت اور ریاضت

میرے مرشد حضرت حافظ محمد عبد الحق دامت برکاتہم کی علمی محنت اور سخت ریاضت کا یہ عالم تھا کہ آپ فرماتے ہیں: "میں نے دورانِ تعلیم سخت مشقتیں برداشت کیں، رتی 4 مرچ کے ساتھ روٹی کھاتا تھا مگر کبھی علم سے پیچھے نہیں ہٹا۔"

یہ الفاظ محض ایک داستان نہیں بلکہ اس بات کی دلیل ہیں کہ جو لوگ دین کے حصول کے لیے قربانی دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں بلند درجات عطا فرماتا ہے۔ آپ کی یہ سخت ریاضت اور مسلسل جدوجہد ہی تھی جس نے آپ کو ایک عظیم عالم اور شیخ الحدیث کے مقام پر فائز کیا۔

روحانی وارث اور ہدایت کے چراغ

آپ اپنے والدِ گرامی حضرت باباجی صاحب ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے وارث اور روحانی فیض کے امین ہیں۔ اللہ نے آپ کو سلاسلِ اربعہ (قادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ، سہروردیہ) کی عظیم امانت سونپی، مگر آپ خصوصاً سلسلہ چشتیہ میں زیادہ بیعت فرماتے ہیں۔ اس کی وجہ خود بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"دیگر سلاسل میں سختی اور مجاہدات کی کثرت تھی، لیکن اب اس طرح کے پابند اور مزاج رکھنے والے لوگ باقی نہیں رہے۔ چونکہ سلسلہ چشتیہ میں نسبتاً نرمی اور آسانی ہے، اس لیے میں زیادہ بیعت اسی میں کرتا ہوں تاکہ طالبِ حق کے لیے راہِ سلوک آسان ہو جائے۔"

آپ کی صحبت میں جو بھی آتا ہے، حق کی روشنی سے اس کا دل منور ہو جاتا ہے۔ جن کی زندگیاں غفلت میں بسر ہو رہی تھیں، وہ آپ کی رہنمائی سے راہِ حق پر چل نکلے۔ آپ کا روحانی فیض ایسا جاری ہے کہ جو بھی آپ کے در پر آیا، معرفت کی خوشبو میں بسا اور اللہ کی قربت سے ہمکنار ہوا۔

تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف

آپ فرماتے ہیں:

"سلسلہ قادریہ تو ایسا ہے جیسے تلوار پر چلنا۔"

یہ ایک ایسا راستہ ہے جس میں مجاہدہ نفس، سخت ریاضت اور کامل استقامت کی ضرورت ہوتی ہے۔ قادری مشرب میں سالک کو اپنے جذبات، خواہشات اور دنیاوی رغبتوں کو فنا کر کے اللہ کی رضا میں جینا ہوتا ہے۔ اس راہ میں قدم رکھنے والا صبر، تقویٰ اور فنا فی اللہ کے مراحل سے گزرتا ہے، یہاں تک کہ وہ روحانی بلندیوں کو پالیتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ قادری طریقہ سخت ہے، اور صرف وہی اس میں کامیاب ہو سکتا ہے جس میں استقامت کی تلوار پر چلنے کا حوصلہ ہو۔

تعلیم و تربیت—والدِ گرامی کی خصوصی توجہ

آپ کے والدِ محترم، حضرت باباجی صاحب ثانی رحمۃ اللہ علیہ، نہ صرف خود قرآن مجید شریف کے عاشق تھے بلکہ اپنے تمام صاحبزادگان کی تعلیم و تربیت کا بھی بے حد خیال رکھتے تھے۔ آپ کے والدِ

---

[4] رتا کا مطلب ہے سرخ یعنی سرخ مرچ کے ساتھ روٹی تناول فرمایا کرتے، ایک دفعہ آپ نے بندہ کو فرمایا کہ مجھے معدہ کا مسئلہ طالب علمی سے ہیں کیونکہ آپ سرخ مرچ کے ساتھ روٹی تناول فرمایا کرتے، مرشد پاک مبارک کھانے کے لیے تناول اور پینے کے لیے نوش کا لفظ استعمال فرماتے ہیں۔

گرامی روزانہ آپ سمیت تمام بیٹوں سے پانچ پارے منزل سنتے تھے۔ یہ معمول محض تعلیمی مشق نہ تھی بلکہ اس میں والد کی شفقت، محبت اور تربیت کا گہرا رنگ جھلکتا تھا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت باباجی صاحب ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے بچوں کی دینی بنیادیں مضبوط کرنے کی کتنی فکر تھی۔ وہ چاہتے تھے کہ ان کے بیٹے قرآن حکیم سے گہرا تعلق رکھیں، اسے ازبر کریں، اس پر عمل کریں، اور اسے اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ یہی روحانی و تعلیمی ورثہ تھا جو آپ نے اپنے والدِ گرامی سے پایا۔

اخلاق و سیرت، محبت و شفقت کا پیکر

میرے سیدی و مرشدی حضرت حافظ محمد عبد الحق صاحب دامت برکاتھم، سراپا محبت، شفقت اور عاجزی کا حسین امتزاج ہیں۔ جو بھی آپ سے ملتا ہے، وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ جیسے برسوں کی پہچان ہو۔ آپ کی نرم گفتاری، بے لوث محبت، اور دلنشین اندازِ گفتگو سننے والوں کے دل میں اتر جاتا ہے۔ جو بھی آپ کی مجلس میں بیٹھتا ہے، وہ روحانی سرور اور قلبی سکون کی دولت سمیٹ کر جاتا ہے۔ آپ کا اخلاق اس قدر بلند ہے کہ ہر شخص کو احترام و وقار کے ساتھ نوازتے ہیں۔ آپ کی زبان سے نکلنے والے الفاظ نہیں بلکہ اخلاص بولتا ہے، اور آپ کی موجودگی میں دلوں پر سکون اور سکینت نازل ہوتی ہے۔ حقیقی حسنِ اخلاق کا جو معیار اکابرینِ تصوف نے قائم کیا، آپ اس کے عملی نمونہ ہیں۔ آپ کی صحبت میں بیٹھنے والا ہر شخص گویا ایک آئینہ پالیتا ہے، جس میں وہ اپنی حقیقت بھی دیکھتا ہے اور اپنے رب کی قربت کا راستہ بھی پاتا ہے۔

محبتِ مسلم

میرے سیدی و مرشدی حضرت حافظ محمد عبد الحق صاحب دامت برکاتھم فرماتے ہیں کہ اللہ کے لیے محبت سب سے اعلیٰ نیکی ہے، اور یہی وہ دولت ہے جو دنیا و آخرت کی حقیقی کامیابی کا راز ہے۔ آپ کی

تعلیمات محبت، اخوت، اور اتباعِ شریعت کا عملی نمونہ ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ جو محبت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہو، وہی دائمی اور حقیقی محبت ہے، اور یہی محبت بندے کو قربِ الٰہی کے مقام تک لے جاتی ہے۔

محض اللہ کے لیے محبت کرنے والوں پر انبیاء وشہداء رشک کریں گے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:"إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ عِبَادًا لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى"

فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ؟ قَالَ:"هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوا بِرُوحِ اللَّهِ عَلَى غَيْرِ أَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ، وَلَا أَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا، فَوَاللَّهِ إِنَّ وُجُوهَهُمْ لَنُورٌ، وَإِنَّهُمْ عَلَى نُورٍ، لَا يَخَافُونَ إِذَا خَافَ النَّاسُ، وَلَا يَحْزَنُونَ إِذَا حَزِنَ النَّاسُ"

(مسند أحمد 22031، مستدرک الحاکم 7311)

اللہ کے لیے محبت کرنے والوں پر اللہ کی محبت واجب

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

"قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ، وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ، وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ"

(مسند أحمد 21525، مستدرک الحاکم 7312)

ایمان اور جنت میں داخلے کے لیے محبت ضروری

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

"وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَفَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ"

(صحیح مسلم 54)

محبتِ مسلم ایک نعمتِ عظمی

میرے مرشدِ پاک فرماتے ہیں کہ جو محبت اللہ کے لیے ہوتی ہے، وہی باقی رہتی ہے۔ دنیاوی محبتیں مصلحتوں سے بھری ہوتی ہیں، لیکن جو دل اللہ کے لیے کسی سے محبت کرتا ہے، وہی اصل کامیاب ہے۔ آپ کی صحبت میں آنے والا ہر شخص محبت کی اس حقیقی دولت سے مالا مال ہو کر جاتا ہے، جہاں نہ دنیا کا لالچ ہوتا ہے، نہ ذاتی غرض، بلکہ صرف اللہ کی رضا مقصود ہوتی ہے۔ یہی وہ محبت ہے جس کی روشنی میں سلاسلِ طریقت پروان چڑھتے ہیں، اور یہی وہ نعمت ہے جو بندے کو قربِ الٰہی اور معرفت کے مقام تک پہنچا دیتی ہے، حضرت قبلہ باباجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے مریدین کی آپس میں ملنے کا انداز بھی دیدنی ہیں آپس میں ملتے وقت احتراما و محبتا ایک دوسرے کے ہاتھوں کو بڑی پیار و محبت سے چومتے ہیں بوسہ دیتے ہیں۔

محبت اور اخوت: اسلامی تعلیمات کی بنیاد

آج کے دور میں ہم محبت اور اخوت کے زبانی دعوے تو کرتے ہیں، مگر عملی طور پر ہمارے دل حسد، بغض اور نفرت سے بھرے ہوئے ہیں۔ ہر گھر میں بھائی بھائی سے ناراض ہے، رشتہ دار ایک دوسرے سے کٹ چکے ہیں، اور معاشرے میں بے لوث محبت ناپید ہوتی جارہی ہے۔

میرے مرشدِ پاک کی تعلیمات کے مطابق، حقیقی ایمان کا تقاضا یہی ہے کہ مسلمان ایک دوسرے سے اللہ کے لیے محبت کریں، دلوں کو صاف رکھیں اور اخوت کی روح کو زندہ کریں۔ جب تک دلوں سے بغض، حسد اور کینہ نہیں نکلے گا، تب تک حقیقی معنوں میں اللہ کی رضا حاصل کرنا ممکن نہیں۔

محبت کی حقیقت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔"

(صحیح البخاری 13، صحیح مسلم 45)

یہ حدیث شریف ہمیں بتاتی ہیں کہ ایمان کا معیار صرف عبادات نہیں بلکہ باہمی محبت اور خیر خواہی بھی ہے۔ اگر ہم واقعی سچے مسلمان بننا چاہتے ہیں، تو ہمیں ایک دوسرے کے لیے خیر خواہ بننا ہو گا۔

نفرت کی جڑیں اور ان کا علاج

آج دلوں میں کدورت اور رنجشیں کیوں بڑھ رہی ہیں؟ اس کی بنیادی وجوہات درج ذیل ہیں:

خود غرضی اور تکبر

دنیا کی محبت اور حسد

دنیوی مفادات پر رشتے بنانا اور توڑنا

شریعت کے احکامات کو نظر انداز کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار فرمایا:

إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ

"حسد اور بغض سے بچو، کیونکہ یہ نیکیوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے آگ لکڑی کو جلا دیتی ہے۔"

(سنن أبو داوٗد 4903، سنن الترمذي 2510)

محبت واخوت کو عام کرنے کے عملی طریقے

میرے مرشدِ پاک کی تعلیمات کی روشنی میں چند عملی نکات درج ذیل ہیں، جن پر عمل کرکے ہم محبت اور بھائی چارے کو فروغ دے سکتے ہیں:

1. دل کی صفائی– اگر اللہ کی رضا چاہتے ہو، تو اپنے بھائی کے لیے دل سے خیر خواہی رکھو۔

2. درگزر اور معافی– تکلیف دینے والوں کو معاف کر دو، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "رحم کرو، تم پر رحم کیا جائے گا۔"(سنن الترمذي1924)

3. صدقہ و خیرات– یہ دلوں سے کدورتیں ختم کرتا ہے اور محبت کو بڑھاتا ہے۔

4. سلام کو عام کرو– نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سلام کو پھیلاؤ، محبت بڑھ جائے گی۔" او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح مسلم 54)

. اللہ کے لیے محبت قائم کرو– دنیاوی مفادات پر مبنی رشتے دیرپا نہیں ہوتے، لیکن جو تعلق اللہ کے لیے ہو، وہ ہمیشہ قائم رہتا ہے۔

میرے مرشدِ پاک حضرت حافظ محمد عبد الحق صاحب دامت برکاتھم کے ارشادات کے مفہوم کے مطابق، آج کا دور فتنوں سے بھرا ہوا ہے، اور جدید ٹیکنالوجی ان فتنوں کے پھیلاؤ کا ایک بڑا ذریعہ بن چکی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ دجالی دور ہے، جہاں ہر چیز کو دجالی سازشوں کے تحت انسان کو حق سے دور کرنے کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔

جدید آلات: دجالی فتنہ یا سہولت؟

آج کے جدید آلات، جیسے موبائل فون، کمپیوٹر، اور انٹرنیٹ، بظاہر سہولت کے ذرائع ہیں، مگر حقیقت میں ان کے ذریعے انسان کی سوچ، عقیدہ، اور طرزِ زندگی کو تبدیل کیا جارہا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، يَأْتُونَكُمْ بِمِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ

"آخری زمانے میں دجال اور جھوٹے لوگ آئیں گے، وہ تمہارے پاس ایسی باتیں لائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے، پس ان سے بچو اور ان سے دور رہو۔"

(صحیح مسلم 7، سنن الترمذي 2255)

یہ حدیث اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ دجالی فتنے ایسے ذرائع سے آئیں گے جو لوگوں کی سوچ کو بدل دیں گے۔

میرے مرشدِ پاک کی تعلیمات کے مطابق:

1. یہ آلات وقت کا ضیاع کرتے ہیں – لوگ گھنٹوں سوشل میڈیا اور تفریحی مواد میں مصروف رہتے ہیں، اور دین کی طرف توجہ نہیں دیتے۔

2. یہ روحانی کمزوری پیدا کرتے ہیں – فحاشی، بے حیائی اور گناہوں کے مواقع فراہم کرتے ہیں، جس سے دل سخت ہو جاتے ہیں۔

3. یہ تعلق باللہ میں رکاوٹ ہیں – لوگ ذکر، عبادت اور روحانی ترقی کے بجائے ان آلات میں مشغول ہو کر غفلت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

4. یہ دجالی نظام کے تحت کام کرتے ہیں – میڈیا، انٹرنیٹ، اور دیگر ذرائع کے ذریعے اسلام اور اہلِ حق کو کمزور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

محبتِ الٰہی اور ذکر کی برکتیں

میرے مرشدِ پاک حضرت حافظ محمد عبد الحق صاحب دامت برکاتھم کے بیانات میں محبتِ الٰہی اور عشقِ الٰہی کا ذکر کثرت سے ملتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب دل میں اللہ کی محبت جاگزین ہو جائے تو ساری دنیا کی محبتیں ثانوی ہو جاتی ہیں، اور انسان کو وہ روحانی لذت نصیب ہوتی ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ کی یاد دلوں کی زندگی ہے، اور اس کی سب سے بڑی نشانی یہ ہے کہ بندہ ہر حال میں اپنے رب کو یاد رکھے، اور اس کے ذکر سے کبھی غافل نہ ہو۔

نماز کے بعد لازمی ذکر

آپ حکم[5] فرماتے ہیں کہ ہر فرض نماز کے بعد

1. دس مرتبہ کلمہ طیبہ:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔"

2. دس مرتبہ درود شریف:

اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد و علی آل سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم وصل علیہ

3. کئی دفعہ آپ فرماتے ہیں کہ گیارہویں بار پورا کلمہ طیبہ پڑھا کرو۔

[5] آپ نے اس طرح بھی فرمایا ہے کہ نو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھ کر دسویں بار پورا کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھا کریں، اسی طرح آپ نے ایک دفعہ فرمایا کہ لا الہ الا اللہ دس دفعہ پڑھ کر گیارویں دفعہ محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ساتھ ملایا کریں اور اس کے بعد دس دفعہ درود شریف اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد و علی آل سیدنا ومولانا محمد و بارک وسلم وصل علیہ. فرمایا یہ وظیفہ تو کرنا ہی کرنا ہے اس کے علاوہ جتنا زیادہ ہو سکے تلاوت، درود شریف، ذکر واذکار، سنن ،نوافل وغیرہ کا بھی اہتمام کیا جانا چاہیے۔

آپ فرماتے ہیں کہ یہ معمول کبھی نہیں چھوڑنا چاہیے کیونکہ اس سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے اور بندہ اللہ کے قرب میں آتا ہے۔

ذکرِ الٰہی کی اہمیت

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں:

وَٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

"اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔"(سورہ الجمعہ:10)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ، مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ

"جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور جو یاد نہیں کرتا، ان کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔"(صحیح البخاری: 6407)

میرے مرشدِ پاک کی نصیحت

آپ فرماتے ہیں:

1. اللہ کے ذکر کو لازم پکڑو—ہر حالت میں زبان اللہ کے ذکر سے تر رکھو۔
2. ذکر میں استقامت پیدا کرو—چاہے مصروفیت کتنی بھی ہو، ذکرِ الٰہی کو ترک نہ کرو۔
3. ذکر کو معمولی نہ سمجھو—بظاہر چھوٹے اذکار کے عظیم فوائد ہیں، ان کی قدر کرو۔
4. قلبی ذکر کو اپناؤ—دل کو اللہ کے ذکر میں لگا کر ہر وقت یادِ الٰہی میں مشغول رہو۔

وظائف کی اہمیت

جب 23 اپریل 2015 کو پہلی بار سیدی مرشدی سے ملاقات ہوئی، تو آپ نے ایک نہایت اہم اور فکر انگیز بات ارشاد فرمائی۔ آپ نے حاضرین سے فرمایا:

"جو شخص وظیفہ لیتا ہے اور پھر اسے چھوڑ دیتا ہے، وہ وظیفہ اسے بددعا دیتا ہے!"

وضاحت: ذکرِ الٰہی: عہد کی پاسداری

یہ بات ہمیں سوچنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ ہم میں سے کتنے لوگ وظائف لینے کے بعد چند دن جوش و خروش سے پڑھتے ہیں، پھر چھوڑ دیتے ہیں؟ کبھی مصروفیت کا بہانہ، کبھی نیند کا غلبہ، کبھی دل کا اکتاہٹ محسوس کرنا۔

بزرگانِ دین فرماتے ہیں:

1. وظیفہ لینا، گویا اللہ کے در پر دستک دینا ہے۔ اگر دستک دے کر خود ہی پیچھے ہٹ جاؤ، تو محرومی تمہارا مقدر بن سکتی ہے۔

2. وظائف جادوئی الفاظ نہیں، یہ ایک روحانی عمل ہے جو استقامت اور یقین مانگتا ہے۔

3. جس نے ذکر کو معمولی سمجھا، اس نے اپنی قسمت کو خود بگاڑا۔

4. اگر کسی وجہ سے وظیفہ جاری نہ رکھ سکو، تو کم از کم ادب اور ندامت کے ساتھ استغفار کر لو، تاکہ ذکرِ الٰہی کی بے حرمتی نہ ہو۔

پسندیدہ شعر

یہی وہ شعر ہے جو میرے مرشدِ کریم کے دل کے نہایت قریب ہے۔ آپ اپنے بیانات کے آخر میں بڑے درد اور محبت کے ساتھ اسے پڑھتے ہیں اور مجلس کو ایک روحانی کیفیت میں چھوڑ دیتے ہیں۔

یادِ او سرمایہ ٔ ایماں بود

ہر گدا از یادِ او سلطان بود

ترجمہ: "اللہ کی یاد ہی ایمان کا اصل سرمایہ ہے، اور جو فقیر اللہ کی یاد میں مشغول ہو، وہی حقیقت میں سلطان ہے۔"

یہ الفاظ سن کر ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے مجلس میں سکون اور نور کی ایک لہر دوڑ گئی ہو۔ اللہ کی یاد ہی اصل بادشاہت ہے، اور جو اس دولت سے مالامال ہو جائے، وہ کسی دنیاوی جاہ و حشمت کا محتاج نہیں رہتا۔ یہی وہ پیغام ہے جو میرے مرشدِ کریم اپنی زندگی سے بھی دیتے ہیں اور اپنی نصیحتوں میں بھی دہراتے ہیں۔

یہاں کچھ مزید مشہور اشعارِ مثنوی شریف بطور تبرک زینت قرطاس کرتا ہوں

تو کریمی من کمینہ بردہ ام

لیکن از لطفِ شما پروردہ ام

یا اللہ تو رحیم و کریم ہے اور میں کم ظرف انسان ہوں

لیکن تیرے لطف و کرم سے ہی میری بقا ہے

زندگی آمد برائے بندگی

زندگی بے بندگی شرمندگی

مقصدِ حیات اللہ کے احکامات پر عمل پیرا ہونا ہے

اللہ کے احکامات سے روگردانی میں خسارہ ہی خسارہ ہے

یادِ او سرمایۂ ایمان بود

ہر گدا از یادِ او سلطان بود

اللہ کی یاد دین و ایمان کی دولت ہے

ایک ادنیٰ انساں اس کے احکامات پر علم پیرا ہو کر سلطاں بن جاتا ہے

سید و سرور محمد نورِ جاں

مہتر و بہتر شفیعِ مجرماں

(ہمارے) سر دار حضرت محمد ﷺ کائنات کی جان اور نور ہیں

آپ ﷺ گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے ہیں

چوں محمد ﷺ پاک شد از نار و دود

ہر کجا رو کرد وجہہ اللہ بود

حضورِ پاک ﷺ کائنات کی مصفہ ترین پاک ترین ہستی ہیں

آپ جس چیز کا بھی حکم دیں وہ حکمِ خداوندی ہے

شہبازی لامکانی جانِ او

رحمتہ اللعٰلمیں در شانِ او

آپ ﷺ کو عرشِ معلیٰ پر معراج کرئی گئ

آپ ﷺ دونوں جہانوں کے لئے رحمت ہیں

مھترین و بہترینِ انبیاء

جز محمد ﷺ نیست در ارض و سماں

آپ ﷺ انبیاء کے سر دار امام الانبیاء ہیں

آپ ﷺ کے مثل کائنات میں کوئی نہیں

اولیاء اللہ ہو اللہ اولیاء

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

جو اللہ کے ولی ہیں اللہ ان کا ولی ہے

یعنی پیرِ کامل کو دیکھنے سے اللہ کی یاد آجاتی ہے

ہر کہ پیرِ ذاتِ حق را یک نہ دید

نے مرید و نے مرید و نے مرید

جو اپنے پیرِ کامل کو اللہ کا ولی نہیں سمجھتا

وہ مرید نہیں ہو سکتا وہ مرید نہیں ہو سکتا

مولوی ہر گز نہ شد مولائے رومؒ

تا غلامِ شمس تبریزی نہ شد

مولوی کبھی بھی مولانا رومؒ نہ ہوتا

اگر حضرت شمس الدین تبریزی کا مرید نہ ہوتا

مولانا جلال الدین رومی تبریزی رحمتہ اللہ علیہ

سیدی مرشدی حضرت خواجہ حافظ محمد عبدالحق صاحب نے ایک موقع پر مجھ سے فرمایا:

"مولانا رومؒ اور ان کی مثنوی شریف کی محبت مجھے اپنے والد صاحب، حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الغفور ثانی صاحب سے ملی ہے۔"

یہ جملہ سن کر مجھے اندازہ ہوا کہ عشقِ الٰہی اور تصوف کی یہ روشنی نسل در نسل منتقل ہو رہی ہے۔ میرے مرشدِ کریم کا مولانا رومؒ کی شاعری سے خاص تعلق ہے، اور آپ کے بیانات میں مثنوی شریف کے اشعار بارہا سننے کو ملتے ہیں۔

دریاشریف کی محبت

میرے حفظِ قرآن پاک کے زمانے میں جب بھی والدہ ماجدہ سے بات ہوتی، تو وہ ہمیشہ سب سے پہلے سیدی مرشدی کی خیریت دریافت کرتیں، اور یہ بھی پوچھتیں کہ ملاقات ہوئی ہے یا نہیں؟ دراصل دریا شریف کی محبت والدہ ماجدہ کو اپنے والدِ ماجد حضرت خواجہ پیر سباق بابا جی صاحب سے ورثے میں ملی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ بار بار اس بارے میں سوال فرماتیں، اور اس محبت کے صدقے میری کوشش ہوتی کہ حضرت مرشد پاک جنہیں ہم سب عرف میں قبلہ بابا جی صاحب کہتے ہیں سے ملاقات ہو جائے۔

والدہ کی دعاؤں کی برکت سے یہ کوشش کبھی رائیگاں نہ گئی، اور ملاقاتوں کا ایک طویل سلسلہ الحمدللہ والشکرللہ شروع ہو گیا اور اللہ پاک یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رکھے آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

اب ملاقات کا انداز بدل گیا ہے

آج بھی ملاقات ہوتی ہے، لیکن اب مرشدِ پاک کی صحتِ مبارک پہلے جیسی نہیں، اس لیے محض دیدار پر اکتفا کرتے ہیں۔ دیدار کے بارے آپ فرماتے ہیں کہ

تو بول یا نہ بول تیرے بولنے کا غم نہیں
تیرا ایک دیدار تیرے بولنے سے کم نہیں

خود آپ کئی بار بندہ کو فرما چکے ہیں:

"دل تو کرتا ہے کہ پھر پہلے کی طرح بیٹھے رہیں، لیکن میری ہمت نہیں رہی اور صحت کام نہیں کرتی۔"

یہ جملہ سن کر دل میں ایک عجیب کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ ہستی جو ہمیں روحانی دولت سے مالا مال کر رہی تھی، آج

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے کمزور ہو چکی ہے، مگر چہرے پر وہی نور، وہی محبت اور وہی شفقت برقرار ہے۔

اے اللہ! ہمارے مرشدِ کریم کی حفاظت فرما، ان کی عمر میں برکت عطا فرما، ہمیں ان کی صحت اور عافیت سے فیضیاب کر، اور انہیں ہمارے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے سرمایۂ خیر بنا۔ ان پر اپنی برکات اور انوار کی بارش فرما، اور ہمیں ان کی خدمت میں حسنِ ادب عطا کر۔ ہمیں دنیا میں بھی ان کی معیت عطا کر اور آخرت میں جنت کے باغات میں ان کی رفاقت نصیب فرما۔

آمین یارب العالمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

دعا برائے فیوض وبرکات

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الْمُنْتَفِعِينَ بِفُيُوضَاتِ سَيِّدِنَا وَمُرْشِدِنَا، وَبَارِكْ لِي فِي مَحَبَّتِهِ وَصُحْبَتِهِ، وَأَفِضْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِهِ مَا يُزَكِّي بِهِ قَلْبِي وَيُنِيرُ بِهِ دَرْبِي، وَارْزُقْنِي الْأَدَبَ مَعَهُ، وَاجْعَلْنِي مِنَ السَّائِرِينَ عَلَى نَهْجِهِ، وَأَكْرِمْنِي بِرُؤْيَتِهِ فِي الدُّنْيَا وَفِي الآخِرَةِ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ۔

ترجمہ:

اے اللہ! مجھے میرے مرشدِ کریم کے فیوض وبرکات سے فائدہ حاصل کرنے والوں میں شامل فرما، اور ان کی محبت و صحبت میں برکت عطا فرما۔ ان کی برکات کا فیض مجھ پر نازل فرما، جو میرے دل کو پاک کرے اور میرے راستے کو منور کرے۔ مجھے ان کے ادب کی توفیق عطا فرما، اور مجھے ان کے طریقے پر چلنے والا بنا۔ مجھے دنیا میں ان کی زیارت اور آخرت میں جنت کے باغات میں ان کی رفاقت نصیب فرما۔

آمین یارب العالمین

مرشدِ پاک کی شفقت

مرشدِ پاک کی محبت اور شفقت ہمیشہ ایسی رہی کہ کبھی یہ احساس نہیں ہوا کہ والد صاحب کا سایہ سر پر نہیں ہے۔ آپ نے ہمیشہ توجہ اور محبت دی، اور ایسا لگتا ہے جیسے والد کی شفقت کا نعم البدل مل گیا ہو۔ کھانے پینے، پہننے اوڑھنے، بچھونے—ہر ہر چیز کا آپ نے خیال فرمایا۔ دورانِ طالب علمی بھی اور آج بھی، سب کچھ آپ کی دعاؤں کا صدقہ ہے۔ الحمدللہ!

یہ احساس ہی عجیب ہے کہ ایک ایسا روحانی باپ ملا جس کی شفقت نے ہر خلا کو بھر دیا۔ اللہ تعالیٰ مرشدِ پاک کا سایہ سلامت رکھے، عمر دراز فرمائے، اور ہمیں ہمیشہ ان کی محبت، دعا، اور فیوض و برکات سے نوازتا رہے۔

تحیۃ المسجد کا اہتمام

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب مرشدِ پاک آستانہ شریف سے مسجد شریف تشریف لائے، تو جیسے ہی دروازے سے داخل ہوئے، بیٹھنے سے پہلے فرمانے لگے:

"دو رکعت مسجد کی پڑھنی ہیں۔"

یہ سن کر دل میں مسجد کی عظمت اور اس ادب کا احساس مزید بڑھ گیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ آپ پہلی صف میں کھڑے ہوئے اور نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ تحیۃ المسجد ادا فرمائی۔

تحیۃ المسجد وہ نماز ہے جو کسی بھی مسجد میں داخل ہونے پر بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل کے طور پر پڑھی جاتی ہے۔ یہ نماز مسجد کا حق اور اس کے ادب کا ایک عملی اظہار ہے، جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید کے ساتھ کرنے کا حکم دیا ہے۔

حدیث مبارکہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

(صحیح بخاری:444، صحیح مسلم:714) او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

"جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو، تو جب تک دو رکعت نماز نہ پڑھ لے، بیٹھے نہیں۔"

یہ حدیث ہمیں سکھاتی ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلا عمل اللہ کی بندگی اور تعظیم ہونی چاہیے۔

یہی محبتِ الٰہی اور سنت پر عمل کا شوق تھا جو میں نے مرشدِ پاک میں دیکھا۔ جیسے ہی آپ مسجد شریف میں داخل ہوتے، فوراً تحیۃ المسجد ادا فرماتے۔ آپ کا یہ عمل زندگی بھر کی ایک حسین یاد ہے، جو ہمیشہ دل میں جاگزین رہے گی۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْمُعَظِّمِينَ لِبُيُوتِكَ، وَمِنَ الْمُقِيمِينَ لِلصَّلَاةِ فِيهَا، وَوَفِّقْنَا لِتَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ فِي كُلِّ دُخُولٍ، وَاجْعَلْهَا سَبَبًا لِمَغْفِرَتِنَا، آمِين

"اے اللہ! ہمیں اپنے گھروں کی تعظیم کرنے والوں میں شامل فرما، اور ہر داخلے پر تحیۃ المسجد پڑھنے کی توفیق عطا فرما، اور اسے ہماری مغفرت کا ذریعہ بنا دے۔ آمین

رمضان المبارک 2025 کی ستائیسویں شب

ستائیسویں شب، جو کہ لیلۃ القدر کی امید والی راتوں میں سے ایک ہے، اس مبارک موقع پر سیدی و مرشدی، حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی جلوہ افروزی اہلِ محبت کے لیے سعادت وبرکت کا باعث بنی۔

آپ نے حاضرین کو ڈھیروں دعاؤں سے نوازا، خصوصاً حفاظِ کرام کو مبارکباد دی اور ان کی محنت و جدوجہد کو سراہا۔ دربار شریف کی انتظامیہ، الحق سیکیورٹی فورس کے خدمات پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے، انہیں دعاؤں سے نوازا۔

اعتکاف کی فضیلت

آپ نے اعتکاف کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"اعتکاف کا ثواب دو حجوں اور دو عمروں کے برابر ہے۔ یہ مقدر کی بات ہے کہ کس کو یہ سعادت نصیب ہوتی ہے۔ اللہ پاک ہمیں بے ادبیوں سے محفوظ رکھے ہیں" اسی طرح آپ نے 15 ویں تراویح (کرونا والے دنوں) بیان میں فرمایا کہ غیبت کرنے والا اور غیبت سننے والا دونوں گناہ میں شریک ہیں۔ فرمایا کہ دعا کیا کرو کہ رمضان شریف کا ایک سیکنڈ اور ایک منٹ بھی ضائع نہ جائے۔ رمضان شریف کے دن خیرات کے دن ہیں، رمضان شریف کے دن رات فضیلت والے ہیں، نوافل پڑھو، قرآن مجید شریف کی تلاوت فرماؤ اور رمضان شریف میں قرآن مجید شریف کی تلاوت کا سب سے زیادہ ثواب ہے، درود شریف پڑھو، ذکر شریف کرو فرمایا چائے میں میٹھا جتنا زیادہ کروں گے اتنی ہی چائے میٹھی ہوگی اسی طرح جتنی زیادہ عبادت کروں گے اتنے ہی درجات بلند ہوں گے، مقامات بلند ہوں گے، اسی موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہر چیز مل جاتی ہیں لیکن خلوص اور پیار محبت کسی کسی جگہ ملتی ہیں فرمایا خلوص، پیار محبت اس جگہ ملتی ہیں جہاں خلوص، پیار محبت کمایا ہوا ہوتا ہے۔

بیعت کا طریقہ

حضرت والا نے کئی افراد کو بیعت سے مشرف فرمایا۔ آپ کا طریقۂ بیعت کچھ اس طرح ہے، آپ فرماتے ہیں

"سب ہاتھ اٹھاؤ جس طرح دعا کے لیے اٹھاتے ہیں، پھر آپ کچھ ورد فرماتے ہیں، اس کے بعد شفقت بھری دعا دیتے اور ارشاد فرماتے کہ ہاتھوں کو چہرے پر ملو۔" اس طرح سے آج کل بیعت فرماتے ہیں کیونکہ ابھی اکثر اجتماعی بیعت ہوتی ہیں پہلے فرداً فرداً بیعت فرماتے تھے۔

ذکر و عبادات کی تلقین

آپ نے مریدین و حاضرین کو روحانی ترقی کے لیے چند اہم نصیحتیں فرمائیں:

ہر نماز کے بعد دس مرتبہ کلمہ طیبہ اور دس مرتبہ درود شریف پڑھنے کی تلقین فرمائی، اور فرمایا: یہی طریقت کا سبق ہے۔

نماز کی پابندی اور ذکر و اذکار کی تاکید فرمائی۔

حب الوطنی اور افواج کے لیے دعائیں

آپ نے وطنِ عزیز کی سالمیت کے لیے خصوصی دعا فرمائی۔ خاص طور پر فوج اور پولیس کے لیے دعائیں کیں، جو کہ آپ کی حب الوطنی کا واضح ثبوت ہے۔ اللہ کریم ہمیں اپنے اولیاء کرام کی نصیحتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت والا کا سایہ تادیر قائم رکھے۔ آمین۔

یہ تمھارا دینی گھر ہے

سیدی و مرشدی حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ ستائیسویں شب کو آنے والوں کو فرمایا کہ:

"لنگر شریف لازمی کرو، پھر تمہاری مرضی ہے، جانا چاہو تو تشریف لے جاؤ، اور اگر یہاں رہنا چاہو تو رہ جاؤ۔ وہ تمہارا دنیاوی گھر ہے، اور یہ تمھارا دینی گھر ہے، اور دینی گھر کا مقام زیادہ ہوتا ہے۔"

کثرتِ طواف

سیدی مرشدی حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے ایک مرتبہ مجھ سے (محمد نصیر الحق) فرمایا:

"جب میں عمرہ شریف کے لیے گیا تھا تو طواف بہت زیادہ کیا کرتا تھا۔"

یہاں طواف کی مختصر فضیلت بھی بیان کی جاتی ہیں

طواف کی فضیلت

طوافِ کعبہ ایک عظیم عبادت اور قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ یہ وہ عمل ہے جس میں بندہ اللہ کے گھر کا چکر لگا کر اپنی بندگی اور وفاداری کا اظہار کرتا ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔

1. طواف کے بارے میں قرآنِ مجید:

اللہ تعالیٰ نے طواف کرنے والوں کی مدح فرمائی:

﴿وَعَهِدْنَا إِلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْمَٰعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِينَ وَٱلْعَٰكِفِينَ وَٱلرُّكَّعِ ٱلسُّجُودِ﴾

(سورۃ البقرہ:125)

"اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو تاکید فرمائی کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں، رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک رکھو۔"

2. طواف کے بارے میں حدیثِ مبارکہ:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ أُسْبُوعًا فَأَحْصَاهُ، كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ»

(سنن ابن ماجہ:2956)

"جو شخص بیت اللہ کا سات چکروں کا طواف کرے اور اسے شمار کرے، تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔"

3. طواف میں نیکیوں کی بارش:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى أَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ»

(سنن الترمذی:868)

"اے بنی عبد مناف! کسی کو اس گھر کا طواف کرنے اور دن یا رات کے کسی بھی وقت نماز پڑھنے سے نہ روکو۔

مرشدِ پاک کی سنتِ نکاح

حضرت سیدی مرشدی خواجہ حافظ محمد عبد الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے عقدِ نکاح میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد امین صاحب رحمہ اللہ کی صاحبزادی تھیں۔ حضرت شیخ الحدیث آپ کے صرف سسر ہی نہیں، بلکہ استاد اور ماموں بھی تھے، یوں آپ کا یہ نکاح خاندانی نسبتوں کے ساتھ ساتھ علمی اور روحانی وابستگی کا حسین امتزاج تھا۔

آپ کی ہمشیرہ حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الغفور باباجی صاحب دریاشریف کے عقد میں تھیں، اور یہی عظیم خاتون میرے سیدی و مرشدی حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الحق صاحب کی والدہ ماجدہ تھیں۔

حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کی وفات بھی انتہائی بابرکت انداز میں ہوئی۔ آپ اپنی مسجد میں عشاء کی نماز کی امامت کررہے تھے، دورانِ قرأۃ مصلے پر گر گئے اور وہیں جان، جان آفریں کے سپرد کردی۔

اہلیہ مطہرہ کی رحلت

پیرِ طریقت، رہبر شریعت، زبدۃ السالکین، عمدۃ الواصلین، سند العارفین، سیدی مرشدی حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی اہلیہ مطہرہ ایک نیک سیرت، عابدہ، زاہدہ اور ولیہ کاملہ خاتون تھیں۔ آپ صوم و صلوٰۃ کی سختی سے پابند، تقویٰ و طہارت میں ممتاز، اور اعلیٰ اخلاق کی حامل تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بابرکت نکاح سے دو صاحبزادے عطا فرمائے:

1. صاحبزادہ حضرت حافظ محمد مصطفیٰ الحق صاحب

2. حضرت حضرت حافظ محمد مجتبیٰ الحق صاحب

وصال باکمال

یہ عظیم خاتون 15 جون 1989ء، بروز جمعرات، بمطابق 10 ذی القعدہ 1409ھ کو اپنے رب کے حضور حاضر ہوئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اس وقت مرشدِ پاک کی عمر مبارک تقریباً 42 سال تھی۔

دوبارہ نکاح نہ کرنے کا فیصلہ

بہت سے احباب اور مخلصین نے سیدی و مرشدی کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ابھی جوان ہیں، دوسری شادی کر لیں، مگر آپ نے ایک حکمت بھرا جواب دیا:

"شادی سنت تھی، کر کے پوری کر لی، اب جب اللہ نے لے لی، تو دوسری نہیں کرتا، کیونکہ اب میں اللہ کی یاد کے لیے فارغ ہو گیا ہوں۔"

یہ جواب آپ کی عشقِ الٰہی میں فنا ہونے کی علامت اور صبر و رضا کی عملی تصویر ہے۔ آپ کی سادہ زندگی اور روحانی بلند مقامات کے پیچھے یہی زہد و تقویٰ ہے جو ہر پہلو میں نمایاں نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اہلیہ محترمہ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کی روحانی و علمی میراث کو تا قیامت جاری رکھے۔ آمین۔

حضرت والد ماجد کا وصال

سیدی و مرشدی حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے والد ماجد، سلطان العارفین حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الغفور باباجی صاحب جون 1976ء بمطابق 1396ھ میں اس دنیا سے پردہ فرما گئے۔ اس وقت مرشدِ پاک کی عمر شریف تقریباً محض 29 سال تھی۔ یاد رہے کہ آپ کے قبلہ والد ماجد حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الغفور باباجی صاحب نے نے ابتدائی دینی تعلیم کامرہ، اکھوڑی اور گرد و نواح میں حاصل کی۔ مزید علومِ دینیہ کے شوق نے آپ کو سفر پر آمادہ کیا، چنانچہ آپ کے ماموں حضرت قاضی غلام جیلانی صاحب نے آپ کو اپنے ساتھ لے کر دھورہ، ہندوستان پہنچایا، جہاں آپ نے اعلیٰ دینی علوم کی تکمیل فرمائی۔

والد ماجد کی امامت اور جنازہ

سیدی و مرشدی حضرت مولانا خواجہ حافظ محمد عبد الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو یہ عظیم سعادت حاصل رہی کہ آپ اپنے والد ماجد، سلطان العارفین حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الغفور باباجی صاحب رحمہ اللہ کی زندگی میں آپ کے امام رہے، حتیٰ کہ ان کے وصال تک یہ سلسلہ جاری رہا اور اپنے والد ماجد حضور قبلہ عالم باباجی صاحب نور اللہ مرقدہ الشریف کا جنازہ بھی آپ نے پڑھایا۔

خانقاہوں کی خاموشی اور غلط عقائد کا فروغ

سیدی و مرشدی حضرت مولانا خواجہ حافظ محمد عبد الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: "غلط عقائد اس لیے زیادہ ہوگئے اور بڑھتے جا رہے ہیں کہ خانقاہیں خاموش ہوگئی ہیں۔ پہلے جب خانقاہیں فعال تھیں، تو بدعقیدگی کا زور نہیں چل سکتا تھا، مگر جب خانقاہوں میں شہزادے بیٹھ گئے، جنہیں بس اچھی گاڑی، بڑی کوٹھی اور دنیاوی عیش و عشرت کی فکر لاحق ہوگئی، تو خانقاہوں کی وہ روشنی مدھم پڑ گئی جو دین کے صحیح عقائد کی حفاظت کرتی تھی۔"

یہ حقیقت ہے کہ ماضی میں خانقاہیں علم و عمل اور اصلاحِ عقائد کا مضبوط قلعہ تھیں، جہاں سے لوگوں کو روحانی و دینی تربیت ملتی تھی۔ مگر جب یہ مراکز صرف ظاہری شان و شوکت کے مراکز بننے لگے، تو باطل نظریات کو پنپنے کا موقع مل گیا۔

اہم نوٹ: میں صرف وہی باتیں لکھ رہا ہوں جو سیدی و مرشدی حضرت مولانا خواجہ حافظ محمد عبد الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے بندہ نصیر الحق سے فرمائی ہیں کیونکہ آپ حضور کی صحبت بابرکت میں بے شمار دفعہ کئی سال مسلسل جمعرات اور جمعہ شریف کو حاضری ہوتی رہی ہیں یہاں تک کہ آپ نے فرمایا کہ اب میری ہمت نہیں رہی اور میں معذور ہو گیا ہو، اللہ پاک مہربان مرشد کا سایہ سلامت تا قیامت رکھے صحت و تندرستی کے ساتھ) یا جو مجھے کسی مستند ذریعے سے معلوم ہوئیں۔ نیز، میں الفاظ کے بجائے مفہوم بیان کر رہا ہوں تاکہ بات زیادہ واضح ہو جائے اور اس کا مفہوم مکمل طور پر سمجھ میں آئے۔

والدہ ماجدہ کا وصال اور حج کے سفر کا واقعہ

سیدی و مرشدی حضرت مولانا خواجہ حافظ محمد عبد الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی والدہ ماجدہ کا وصال 7 نومبر 1985ء بمطابق 23 صفر المظفر 1405ھ، بروز جمعرات کو ہوا۔

ایک مرتبہ آپ جمعہ شریف کے بیان میں فرما رہے تھے:

"جب میں حج پر جانے لگا تو میری والدہ ماجدہ شدید بیمار تھیں۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ میں اپنا سفر مؤخر کر دیتا ہوں، میں نہیں جاتا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا: نہیں، تم ضرور جاؤ، میں تب تک زندہ رہوں گی جب تک تم واپس نہیں آجاتے۔"

آپ فرماتے ہیں:

"میں حج شریف کے بعد واپس آیا، تو والدہ ماجدہ نے تب جا کر وصال فرمایا۔"

یہ واقعہ والدہ ماجدہ کی دعاؤں اور محبت کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے کہ انہوں نے اپنی اولاد کے دینی سفر اور حج جیسے مبارک فریضے کو مقدم رکھا اور اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی زبان سے کہے گئے الفاظ کو پورا فرمایا۔

والدہ ماجدہ کی قبر مبارک کا کتبہ

سیدی و مرشدی حضرت مولانا خواجہ حافظ محمد عبد الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی والدہ ماجدہ کی قبر شریف کے کتبے پر یہ شعر درج ہے:

منگتے تو رہے منگتے شاہوں میں دکھا دو

جس کو میری سرکار سے ٹکڑا نہ ملا ہو

یہ شعر والدہ ماجدہ کے بلند مقام اور نسبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جو بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار سے جھولی پھیلا کر مانگتا ہے، وہ کبھی خالی نہیں لوٹتا۔

حضرت صاحبزادہ مجتبیٰ الحق رحمہ اللہ

29رجب 1424ھ بمطابق 2003ء کو سیدی و مرشدی حضرت مولانا خواجہ حافظ محمد عبد الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے چہیتے اور لاڈلے بیٹے، حضرت صاحبزادہ حافظ مجتبیٰ الحق رحمہ اللہ دنیا سے پردہ فرما گئے۔

آپ حقیقی معنوں میں ملنگ اور فقیر صفت شخصیت کے مالک تھے۔ مرشد کریم آپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے لیکن تقدیر کے فیصلے کچھ اور تھے۔ شادی کو ابھی ایک سال بھی مکمل نہ ہوا تھا کہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔ آپ کے عقد میں حضرت مولانا حافظ سلطان محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹی تھی۔

آپ کی وفات کا مرشد کریم پر گہرا اثر پڑا۔ لیکن آپ اللہ کی رضا پر راضی رہے اور جبل استقامت بنے رہے اور زبان حال سے کہتے رہے

ایک بار بندہ (نصیر الحق) سے فرمایا:

"وہ مکمل فقیر تھا، درویش صفت تھا۔ جہاں آج ان کی قبر مبارک ہے، وہیں انہوں نے کبوتر پال رکھے تھے۔"

حافظِ قرآن اور زبردست یادداشت

آپ انتہائی پکے حافظِ قرآن تھے، اور منزل (قرآن یاد رکھنے) کا یہ عالم تھا کہ ایک بار ایک شخص، جو رستم ضلع مردان سے آیا تھا، مرشد کریم کی بارگاہ میں حاضر ہوا بندہ بھی حاضر تھا۔ اس نے عرض کیا:

"حضور! میں نے دریا شریف میں حفظ کیا ہے اور اب میرے ساتھ کئی طلبہ حفظ کر رہے ہیں۔"

سیدی و مرشدی نے فرمایا:

"وہ دریا ہے اور تم اس سے نکلنے والی نہر ہو۔"

اسی گفتگو کے دوران اس شخص نے ایک حیران کن بات بتائی کہ:

"صاحبزادہ مجتبیٰ الحق صاحب ہمیں گھڑی پکڑوا کر کہتے کہ دیکھو میں کتنے منٹ میں ایک پارہ پڑھتا ہوں، اور حیرت انگیز طور پر وہ صرف چار منٹ میں ایک پارہ پڑھ لیتے تھے۔" اسی مجلس میں اس نے کہا کہ حضور میں کراچی میں تھا، ذہنی مریض ہو گیا تھا وہاں کراچی سے آ رہا تھا بہت سخت پریشان تھا سکون بالکل بھی نہیں تھا ذہنی توازن کھو بیٹھا تھا عرض کیا حضور ملتان کے ریلوے سٹیشن پر میں نے آپ کو دیکھا آپ مجھے دیکھ رہے ہیں اور ہنس رہے ہیں تو اس سے میری طبیعت کو کافی چین و سکون ملا۔

یہ آپ کے کمال درجے کی منزلت، فطری ذہانت اور روحانی مقام کا واضح ثبوت ہے۔ دنیا کی یہ راہگزر ہمیشہ کے لیے کسی کا ٹھکانہ نہیں، کچھ مسافر آتے ہیں، روشنی پھیلاتے ہیں، دلوں کو گرما کر، محبتیں بکھیر کر، پلک جھپکتے میں رخصت ہو جاتے ہیں۔ صاحبزادہ حافظ مجتبیٰ الحق رحمۃ اللہ علیہ بھی انہی خوش نصیبوں میں سے تھے، جو مختصر وقت کے لیے آئے، مگر اپنی یادیں دلوں میں ہمیشہ کے لیے چھوڑ گئے۔

آپ کی قبر مبارک پر لکھا ہوا یہ غم بھرا شعر آج بھی زائرین کے دلوں میں درد کی لہر دوڑا دیتا ہے:

آئے تھے مثلِ بُلبُل سیر گلشن کر چلے

سنبھال مالی باغ اپنا، ہم تو اپنے گھر چلے

کیا خبر تھی کہ جس ہنستی مسکراتی، فقیر منش ہستی کو مرشد کریم نے اپنی آنکھوں کا تارا بنایا تھا، وہ اتنی جلدی اس دنیا کی قید سے آزاد ہو جائے گی۔ جن کی خاکساری، درویشی اور زہد و تقویٰ کی مثالیں دی جاتی تھیں، وہ اتنی جلدی اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ جائیں گے۔

ایک باپ کے دل کا دکھ کیسا ہو گا جس نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی امید اپنی آنکھوں کے سامنے مٹی کے سپرد کر دی؟ وہ لمحہ کیسا ہو گا جب جانشین کی مسند خالی ہو گئی؟ یہ درد صرف وہی سمجھ سکتا ہے جس نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی متاع خود اپنے ہاتھوں سے قبر میں اتاری ہو۔

حضرت صاحبزادہ حافظ محمد مصطفیٰ الحق صاحب

20 جنوری 2019 بروز اتوار، بمطابق 13 جمادی الاول 1440 ہجری — وہ دن جس نے آستانہ عالیہ بحر الحق شریف کو غم واندوہ میں مبتلا کر دیا۔ حضرت حافظ محمد مصطفیٰ الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ، جو خوش مزاجی، دردِ دل، محبت و شفقت کا پیکر تھے، اس دنیا کو الوداع کہہ گئے اور اپنے رب کے حضور رختِ سفر باندھ لیا۔

یہ خبر بجلی بن کر گری، یقین کرنا مشکل تھا۔ کیونکہ چند روز قبل ہی ان سے ملاقات ہوئی تھی۔ وہی محبت بھری مسکراہٹ، وہی شفقت بھرا انداز۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا، "آپ خادم حسین صاحب کے بیٹے ہیں؟" میں نے عرض کیا، "نہیں، میں پیر سباق شریف سے ہوں۔" یہ سن کر مزید شفقت سے گلے لگایا — کون جانتا تھا کہ یہ آخری ملاقات ہو گی، یہ آخری لمحے ہوں گے!

جنازے کی تیاری

حکم ملا کہ سب طلباء دریا شریف جاؤ اور خدمت کرو۔ میری ڈیوٹی اعلانات کی لگی تھی، اور پورے علاقۂ چھچھ میں گاڑی پر لوڈ اسپیکر کے ذریعے ہم اعلانات کرتے رہے، اگلے دن جنازہ تھا۔

تدفین کا دردناک منظر

تدفین آستانہ عالیہ بحر الحق شریف میں ہوئی۔ میں خود اسی کمرے میں موجود تھا جہاں یہ المناک لمحہ پیش آیا۔ سیدی مرشدی کے ساتھ دونوں پوتے دائیں بائیں کھڑے تھے۔ منظر دل دہلا دینے والا تھا—وہ والد جس نے ساری زندگی محبت لُٹائی تھی، آج اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے لختِ جگر پر خاک ڈال رہا تھا۔ مگر اللہ کی رضا پر راضی رہے۔

غم کا اثر

یہ حادثہ ایسا صدمہ تھا کہ سیدی مرشدی کی صحت پر گہرا اثر چھوڑ گیا۔ آپ نہایت کمزور اور علیل ہو گئے۔ اس صدمے کے بعد وہیل چیئر یا کرسی پر آنا جانا ہونے لگا۔

اللہ کریم میرے عظیم مرشد کو صحت و تندرستی کے ساتھ سلامت رکھے، اور حضرت مصطفیٰ الحق رحمۃ اللہ علیہ کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ آمین

اہلِ اللہ کی پہچان اور سیدی مرشدی کے صبر و استقامت

اولیاءِ کاملین کی زندگی آزمائشوں سے بھری ہوتی ہے۔ کسی بزرگ نے فرمایا ہیں کہ:

"اللہ کے خاص بندے وہ ہیں

جن کی خواہشات پوری نہیں ہوتیں،

جو اکثر بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں،

اور جن کے مخالفین زیادہ ہوتے ہیں۔"

یہی مشکلات ان کے بلند مقام کی دلیل ہوتی ہیں، کیونکہ جتنا بڑا امتحان، اتنا ہی بلند درجہ۔

اگر آج کے زمانے میں کسی بزرگ ہستی پر شدید مصائب آئے ہیں تو وہ میرے سیدی مرشدی حضور قبلہ حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی ذاتِ گرامی ہے۔

زندگی کے کٹھن مراحل

- جوانی میں اہلیہ کا وصال، جو کہ وفا اور دیانت کی پیکر تھیں۔
- پہلے صاحبزادہ حافظ مجتبیٰ الحق رحمۃ اللہ علیہ کی جدائی
- پھر بڑے بیٹے حضرت حافظ محمد مصطفیٰ الحق رحمۃ اللہ علیہ ک غم
- مسلسل بیماریاں اور جسمانی مشقتیں، دل کی تکلیف کے باعث اسٹنٹ لگوانا، فالج اور لقوہ جیسی بیماریاں۔
- 2015 میں بائی پاس سرجری کا سخت مرحلہ۔

یہ سب محض ظاہری آزمائشیں ہیں، جبکہ باطنی طور پر اللہ نے صبر، رضا اور استقامت کی لازوال دولت سے نوازا ہے۔

بیوی کی وفات، جوان بیٹوں کا یکے بعد دیگرے وصال، بیماریوں کا سلسلہ اور دنیا کی ناقدری—یہ سب وہ غم تھے جو کسی عام انسان کو توڑ کر رکھ دیتے، مگر میرے سیدی مرشدی نے ہر تکلیف کو محبتِ الٰہی کی آزمائش سمجھ کر خندہ پیشانی سے قبول کیا اور کبھی لبوں پر شکوہ نہ آنے دیا۔

یہ وہی استقامت ہے جس کے بارے میں فرمایا گیا:

"إِنَّمَا يُوَفَّى ٱلصَّٰبِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ"

"بے شک صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔"(الزمر:10)

اللہ کریم میرے مرشدِ پاک کو صحتِ کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔

آمین ثم آمین

مسنون خلال کا طریقہ – سیدی مرشدی کی رہنمائی

حضرت حافظ محمد عبد الحق دامت برکاتہم کی مجلس میں بندہ حاضر تھا۔ دورانِ گفتگو طہارت اور صفائی کے آداب پر بات ہوئی۔ سیدی مرشدی نے شفقت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے فرمایا:

"پاؤں کی انگلیوں میں خلال نیچے سے اوپر کی طرف کرنا چاہیے، یہی صحیح طریقہ ہے۔" یہ الفاظ سن کر دل میں ایک روحانی تازگی محسوس ہوئی۔ آپ کی باتوں میں ہمیشہ حکمت اور اتباعِ سنت کا رنگ نمایاں ہوتا تھا۔ یہ نصیحت نہ صرف طہارت کے ایک جز کی وضاحت تھی بلکہ اس میں اتباعِ سنت اور باریک احکام کی طرف توجہ کی تلقین بھی تھی۔ علماء کرام نے لکھا ہے ہاتھ کی انگلیوں میں خلال رنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرے، جس کو تشبیک کہا جاتا ہے۔

اور پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی خنصر یعنی چھنگلی سے دائیں پیر کی چھنگلی سے شروع کرے اور بائیں پیر کی چھنگلی پر ختم کرے، اس طور پر کہ انگلی کو نیچے کی جانب سے اوپر کی جانب لائے۔

وتخليل أصابع اليدين بالتشبيک والرجلين بخنصريده اليسرىٰ ...بخنصررجله اليمنىٰ أي وخاتمابخنصررجله اليسرىٰ؛لان خنصرالرجل اليمنىٰ هي يمنىٰ أصابعهاوإبهام اليسرىٰ كذٰلک أي فيدخل خنصره من جهة ظهر القدم فيخلل من أسفل صاعداً إلىٰ فوق لامن جهة باطنه۔[الدرالمختار: ۱۔۸۷][۱]

دردِ دل

حضرت قبلہ باباجی صاحب دامت برکاتہم القدسیہ سے علالت کی وجہ سے ملاقات کم ہوتی ہے، بعض اوقات دلِ بے قرار ملاقات کا شدید تقاضا کرنے لگتا ہے تو پرانی یادوں سے بہلاتا ہوں تاکہ دل کو چین و سکون ملے کیوں کہ کسی نے بہت خوب کہا ہے کہ

ذکرِ حبیب وصلِ حبیب سے کم نہیں

اور

کبھی یادیں کبھی باتیں کبھی پچھلی ملاقاتیں
بہت کچھ یاد آتا ہے ترے اِک یاد آنے سے

آج دل پر پھر یادِ مرشد کا غلبہ ہے اور ماہی بے آب کی طرح مرشد پاک کے ذکر کے لیے تڑپ رہا ہے تو اے دل بشاش و میرے مرشد پاک کو اللہ پاک نے دردِ دل سے خوب نوازا ہے یقیناً محبت پھیلانا اور دکھی انسانیت کی خدمت کا شمار اعلیٰ ترین نیکیوں میں ہوتا ہے غریبوں یتیموں مسکینوں ناداروں کو اپنے قریب

کرنا، گلے سے لگانا، ان کی ضروریات زندگی پوری کرنا، لاچاروں کو خودی کا احساس دلانا، بے سہاروں کو سہارا دینا میرے مرشد پاک کا شیوہ ہے خواجہ میر درد نے درد کی اہمیت و حقیقت کو یوں بیان کیا ہے کہ

درد دِل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

اے دل! بندہ دریائے رحمت شریف حفظ کرتا رہا والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کا سایہ سر سے چھ ساڑھے چھ سال کی عمر میں ہی اٹھ گیا تھا مالی حالات بھی ایسے ہی تھے، اس صورت حال میں مرشد پاک نے میری ہر چیز کا اور ہر طرح کا خوب خیال رکھا، کھانے پینے اوڑھنے بچھونے جیب خرچ گرمی سردی کے کپڑے کوٹ واسکٹ ٹوپی جرابے وغیرہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک دفعہ سردی کا موسم تھا مغرب کے بعد آپ مسجد شریف سے متصل حجرہ مبارکہ میں تشریف فرما تھے مجھے بلایا حاضر ہوا تو وہاں ایک خوبصورت قیمتی سردیوں کی جرسی بالکل نئی پڑی ہوئی تھی آپ حضور نے نہایت شفقت اور پدرانہ محبت دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ آپ کے لیے جرسی لایا ہوں پھر آپ نے فرمایا کہ اب میرے سامنے اس کو پہن تاکہ میں آپ کو پہنتے دیکھ سکوں، پھر آپ نے مجھے بالکل اسی طرح جیسے ایک شفیق مہربان اور سائبان باپ اپنے بیٹے کو کہتا ہے فرمایا کہ یہ بٹن بھی بند کرو تاکہ آپ کے سینے کو ٹھنڈک نہ پہنچے یقیناً میں کم عمر ونا سمجھ تھا سینے کو چھپانے کی پروانہ کرتا لیکن آپ حضور کا اس طرف بھی توجہ اور خیال تھا پھر مجھے فرماتے ہیں کہ اس کے جیب دیکھو دونوں ابھی تک سلے ہوئے ہیں جو کہ اس بات کی علامت ہے کہ یہ بالکل نئی ہے یہ آپ کی کمال شفقت و محبت جو اس یتیم کے ساتھ فرماتے، فجزاھم اللہ تعالیٰ عنی احسن الجزاء فی الدارین بحرمۃ جد الحسن والحسین، یہ تو فقط ایک مثال ہے ایسے سینکڑوں واقعات ہے، تو یہ بتا رہا تھا کہ آپ کو اللہ پاک نے بے سہاروں کا سہارا دکھوں کا مداوا بنایا ہوا ہے دردِ دل کے بارے آپ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر بہت پڑھتے ہیں

دل بدست آور کہ حج اکبر است

از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

قلب المؤمن عرش اللہ

20 فروری 2020 بروز ہفتہ شریف سیدی مرشدی حفظہ اللہ نے مسجد شریف میں لگے نئے سنگ مرمر (ماربل) کا معائنہ فرمایا بعد ازآں مسجد شریف میں تشریف فرما ہو کر دو رکعت تحیۃ المسجد ادا فرمائے اس کے بعد خلوت خانہ میں تشریف لے گئے لاشئ (ناچیز) بھی حاضر خدمت تھا، بندہ نے ظاہر کی بات عرض کی تو فرمایا شریعت تو ظاہر کو دیکھتی ہیں، حتی الوسع گناہ سے بچ کہ رہے، فرمایا کہ اگر ایک ہی گھر میں دوست کو بھی بلایا جائے اور دشمن کو بھی تو کیا دوست خوش ہو گا؟ فرمایا تو اسی طرح دل عرش اللہ ہے اس میں اس پاک ذات کے علاوہ کسی کو نہیں بسانا چاہیئے، اسی مجلس میں آپ نے فرمایا کنجری کا واقعہ بیان فرمایا کہ ایک بزرگ نے ان کو مصلی پر بٹھایا اور بارگاہ الہٰی میں دعا کی تو وہ ولیہ کاملہ بن گئ

۔وظیفہ مبارک

حضور قبلہ عالم سیدی و مولائی نے یکم اکتوبر 2020 کو فرمایا کہ یااللہ یارحمن یارحیم یاارحم الراحمین سو دفعہ پڑھ کر پھر وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد پڑھا کرے فرمایا اس کا وِرد روزانہ کرے۔

چُپ نہ شود

آپ فرماتے ہوتے ہیں کہ ملاں آں باشد کہ چپ نہ شود۔

تخلیہ پسند کرنا

31 جولائی 2020 بعد از نماز عشاء کل عید الاضحی ہے یکم اگست کو، آپ حضور کی خدمت بابرکت میں بندہ حاضر، مختلف امور پر گفتگو فرمائی اور بندہ کے عرض کرنے پر فرمایا کہ مجھے سب سے زیادہ تخلیہ (خلوت) پسند ہے بندہ نے عرض کیا کہ اگر کسی کو خلوت میسر ہو جائے تو کیا کرے تو ارشاد فرمایا کہ یہی سوچا جائے اور دعا کی جائے کہ یا اللہ اپنا نور عطا فرما، اپنا بندہ بنا دے، اپنی معرفت عطا فرما۔

نمازوں کی امامت

آپ مبارک نے اسی صحبت مبارک میں فرمایا کہ میں حضرت قبلہ عالم باباجی ثانی لاثانی حافظ محمد عبد الغفور باباجی صاحب نور اللہ مرقدہ الشریف کی حیاتِ بابرکات میں تین نمازیں پڑھایا کرتا تھا اور جمعہ شریف بھی اور ظہر و عصر حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ خود مہربانی فرماتے اور بعد میں ساری نمازیں پڑھاتا تھا۔

مصلی پر پہلا کونسا پاؤں؟

فرمایا ایک دن میں نے حسب معمول جماعت کرائی تو بعد میں حضور قبلہ باباجی صاحب اعلی اللہ مقامہ فی علیین نے پوچھا کہ پہلے کونسا پاؤں مسجد میں رکھنا چاہیے تو عرض کیا کہ حضور دایاں پاؤں تو فرمایا کہ آپ نے تو مصلی پر بایاں پاؤں پہلے رکھا۔

طریقت شریعت کے بغیر

30 ستمبر 2019 بروز پیر ایک طویل مجلس میں آپ نے فرمایا کہ طریقت شریعت کے بغیر گمراہی ہے اور فرمایا کہ اپنی والدہ کی خوب خدمت کرواِسی میں آپ کے لیے فیض ہے۔

دلائل الخیرات شریف طریقہ

آغاز بروز منگل شریف بمع دعاء النیۃ اختتام بروز پیر شریف، منگل شریف اسماء باری تعالیٰ اور اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم باقی ایام صرف اسماء باری تعالیٰ جل جلالہ کی قرأت و تلاوت، اگر ہو سکے تو اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی روز بڑھنا چاہیئے، شروع کرنے سے پہلے قبل سورۃ فاتحہ تک پڑھنا اور مصنف رحمہ اللہ کے روح کو اس کا ثواب پہنچانا اور فضائل درود شریف میں وارد احادیث میں سے بعض کی تلاوت کرنا

تکمیل کے لیے وقت

سیدی وسندی روحی وقلبی محبوب سبحانی مرشد پاک دامت برکاتہم العالیہ ومتعنا اللہ بطول حیاتہ نے 24 نومبر 2020 کو فرمایا کہ ہر چیز میں وقت لگتاہے اور تصوف وطریقت کے تکمیل میں بھی کچھ وقت لگتاہے

اسرار و معانی

دورانِ تلاوت جو اسرار ورموز اور روحانی کیفیت طاری ہوتی ہیں اسی کو فیض کہتے ہیں فرمایا یہ بزرگوں کا فیض ہے کہ سینے میں خود باتیں آجاتی ہیں، یہی طریقت ہے۔

چار نومبر کی حسین رات

4نومبر 2020 بروز بدھ بعد از نماز عشاء فوراخادم صاحب آیا کہ مرشد پاک مبارک طلب فرمارہے ہیں سیدی مرشدی نے بے پناہ محبتوں شفقتوں مہربانیوں سے اتنا نوازا کہ جو دس پندرہ دن کی ملاقات نہیں ہوئی تھی سب کی محبت اکھٹے عنایت فرمائی، دست بوسی و قدم بوسی کی سعادت حاصل ہوئی الحمدللہ والشکرللہ۔

وظیفہ اور پیسے

اسی صحبت میں فرمایا کہ مجھے مجذوبوں اور فقیروں سے بہت محبت تھی اور بہت بلند پایہ کے مجاذیب کے ساتھ میرا تعلق تھا، فرمایامیں ایک آیت کریمہ کاورد کیا کرتا تھاتوروزانہ سراندے (تکیہ) کے نیچے پیسے پڑے ہوتے تھے صبح جب دیکھتا تو غالباً آپ مبارک نے فرمایا کہ دس روپے پڑے ہوتے تھے (غالباًدس کاذکر فرمایا) پھر ایک دن ایسا ہوا کہ حضور قبلہ عالم باباجی نور اللہ مرقدہ (مرشد پاک کے قبلہ والد گرامی)نے دوران درس شریف فرمایا کہ ایسے لوگ بھی ہیں جو قرآن مجید شریف سے ترنگے نکالتے ہیں کہ دنیا ملعون ہے اور اس کے چاہنے والے کتے ہیں، فرمایامیں سمجھ گیا کہ حضور قبلہ باباجی صاحب نور اللہ مرقدہ نے یہ مجھے فرمایاہے، فرمایاپھر اس دن کے بعد پھر میں وہی ورد کرتا بھی تو پیسے نہیں آتے تھے، فرمایاآپ کی والدہ ماجدہ میری ہمشیرہ صاحبہ ہے اور آپ کاگھر میراگھر ہے۔

مکتوبات امام ربانی ورسالہ قشیریہ

بندہ نے عرض کی کہ مکتوبات شریف اور رسالہ قشیریہ پڑھنے کی اجازت ہے تو آپ نے اجازت عطا فرمائی اور فرمایا کہ مکتوبات شریف کے تو بہت برکات ہیں۔

وساوس اور خیالات کا علاج

فرمایا اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم سات مرتبہ پڑھ کر دل پھونک دو تو ان شاءاللہ تعالیٰ غلط خیالات و وساوس دور ہو جائینگے۔

یہاں صرف محبت کی بات ہے

آپ حضور سے بارہا سنا کہ فرمارہے ہیں تقریریں تو آپ علماء سے سنتے رہتے ہیں یہاں صرف محبت کی بات ہے، محبت ایسا لفظ ہے کہ ہونٹوں کے آپس میں ملنے کے بغیر ادا ہی نہیں ہو سکتا۔

اللہ والے

انیس اکتوبر دو ہزار سولہ بروز بدھ کو بندہ نصیر الحق اپنے شیخ مرشد و مربی کی خدمت اقدس میں حاضر تھا تو فرمایا کہ پورا قرآن پاک اللہ کے ولیوں کی تعریف ہے، فرمایا اللہ والے کی طرف جانے والے سو بندوں کے قاتل کو اللہ پاک نے معاف فرمایا، فرمایا حضرت عبد الرحمن چھوہروی رحمہ اللہ نے تیس پارے مجموعہ صلوات الرسول لکھا ہے حالانکہ آپ امی تھے، فرمایا اللہ والوں کو اللہ پاک سینے میں ڈالتا ہے، فرمایا کہ حضرت سیدنا خضر علیہ السلام نبی ہے یا ولی اس میں کلام ہے لیکن یہ متقین ہے کہ سیدنا خضر علیہ السلام ولی ہے، فرمایا ولیوں کا شان یہ ہے کہ اگر ایک بات پر ڈٹ جائے تو وہ ہو جاتا ہے اگر قسم

کھائے تو اللہ پاک انہیں حانث نہیں فرماتا، فرمایا کہ جب تمھیں کوئی شیطانی خیال یا وسوسہ آئے تو لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھو اور تعوذ یعنی اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم تین بار پڑھ کر بائیں طرف تھوک دو اور اس خیال کی طرف بالکل توجہ نہ دو، فرمایا شیطان بندے کو راہ راست سے ہٹانے کے لیے مختلف حربے استعمال کرتا ہے، فرمایا کہ مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ نے یہاں تک فرمایا ہے کہ ہر انسان کو شیطان ہی سمجھو کیونکہ اکثر انسان کے لباس میں ملبوس شیطان ہوتے ہیں جو آپ کو سب سے اچھا لگے اکثر وہی شیطان ہوتا ہے، فرمایا اللہ والوں کے ساتھ جو روحانی نسبت اور رشتہ ہوتا ہے وہ نہ صرف دنیا بلکہ آخرت میں بھی ہوتا ہے، فرمایا ایک ولی اللہ کو کسی نے شہید کرکے اس کے کپڑوں اور پورے بدن کو خون سے رنگ کیا تو جواباً اس ولی اللہ نے قاتل کو روحانیت میں رنگ دیا، فرمایا جب بھی فرصت ملے تو استغفار پڑھا کرو۔

دل صاف ہونے کا طریقہ

بندہ نے عرض کیا حضور دل کیسے صاف ہوتا ہے؟ ارشاد فرمایا دل اللہ پاک کے ذکر سے صاف ہوتا ہے، اور مرشدِ کامل کی نگاہ و توجہ سے اس میں صفائی اور جِلا آتی ہے، فرمایا جب دل صاف ہو جاتا ہے تو اس میں ہر کوئی نظر آنے لگتا ہے، لیکن یہ دل ہر کسی کا نہیں ہوتا پھر مثال دیتے ہوئے فرمایا جیسے شیشے پر قلعی ہو جائے تو وہ آئینہ بن جاتا ہے اور اس میں عکس نظر آتا ہے، اسی طرح جب دل کی قلعی ہو جائے تو وہ صاف ہو جاتا ہے اور حقیقت کے عکس کو ظاہر کرنے لگتا ہے۔

نسیان کے لیے وظیفہ

بندہ نصیر الحق نے عرض کیا حضور! سبق بہت جلد بھول جاتا ہے، کوئی ایسا وظیفہ بتا دیجیے کہ بھولی ہوئی باتیں بھی یاد آجائیں، ارشاد فرمایا یہ دعا سات مرتبہ پڑھا کرو اللّٰہُمَّ نَوِّرْ قَلْبِي بِعِلْمِكَ وَاسْتَعْمِلْ

بَدَنِي بِطَاعَتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَيْهِ پہلے اور آخر میں درود شریف پڑھو، دعا سات مرتبہ پڑھ کر ہاتھوں پر دم کرو اور ہاتھ دل پر پھیر لو۔

مولانا روم اور مرشد

فرمایا کہ مرشد نے مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ پر بہت سختیاں ڈالی تھیں ایک یہ کہ اس کا علم جاتا رہا تو مولانا روم رحمہ اللہ نے عرض کیا کہ میرا علم جا رہا ہے مرشد نے فرمایا کہ جب تمھارے دل سے علم کی قلعی اتر جائے تب ہی دوسری قلعی چڑھے گی، علم ظاہر بندے میں تکبر پیدا کرتی ہے، کہتے ہیں کہ

قال را بگزار مرد حال شو

پیش مرد کامل پائے مال شو

قیل و قال سے گزر جا اور حال میں آجا اور اپنے آپ کو مرشد کامل کے سامنے نچھاور کر تب ہی کامیابی ملتی ہے۔

خوش طبعی

مرشد کریم متعنا اللہ بطول حیاتہ وبقائہ کو اللہ پاک نے اعلی اخلاق سے نوازا ہے، آپ حضور بندہ کے ساتھ خوش طبعی فرمایا کرتے بندہ چونکہ پٹھان ہے تو آپ میرے ساتھ کبھی کبھی پشتو میں بات فرماتے کہ سنگہ یئ خہ دے طبعیت جوڑ دے ایک دفعہ آپ نے پشتو کا نعتیہ مصرعہ فرمایا

خائستہ زما جانان دے ---------------- دٹول جہاں سلطان دے

طریقت کا چاہنے والا

دس صفر المظفر 1438 کو آپ نے فرمایا کہ اب طریقت کا چاہنے والا کوئی نہیں سب دنیا کے چاہنے والے ہیں، جو اللہ والے تھے وہ چلے گئے اور اب علم بھی فقط نام کا رہ گیا ہے، فرمایا کہ آپ کے نانا جان کے ساتھ میرے بہت گہرے تعلقات تھے، آپ کے نانا جان حج سے واپس آتے تو میں جاتا بہت سے مہمان ہوتے ، میرے ساتھ بڑے پیار اور محبت سے ملتے، ایک دفعہ آپ کے نانا جان حج سے آئے تو میں مبارک باد کے لیے گیا تو مجھے عربی کی کتابیں دی، ان کتابوں میں باریک لکھائی کی گئی تھی اور فرمایا کہ یہ کتابیں میں آپ کے لیے وہاں سے لایا ہوں، وہ کتابیں ابھی بھی میرے پاس ہیں۔ فرمایا کہ آپ کے نانا جان جب دریا شریف آتے تو چونکہ نماز میں پڑھاتا تھا تو نماز کے بعد کافی گفتگو ہو جاتی، فرمایا ایک دفعہ دریا شریف آئے تو وہیل چیئر پر میرے کمرے تک آئے پھر جاتے ہوئے میں بھی گاڑی تک ساتھ گیا، اس وقت کافی بیمار تھے، فرمایا کہ آپ کے نانا جان رحمہ اللہ مجھے اکثر عمامہ شریف دیتے جو میں باندھتا تھا پہلے میں وہی عمامہ شریف باندھتا تھا لیکن چونکہ وہ جلدی سست ہو جاتی اس لیے ابھی یہ دوسرا عمامہ شریف باندھتا ہوں، فرمایا جس نے رب کو پہچان لیا وہ گونگا ہو گیا، جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا گویا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔

شوال کے چھ روزے

ارشاد فرمایا کہ سال میں تین سو ساٹھ دن ہے اور رمضان شریف میں تیس روزے ہوتے ہیں تو ہر روزے کے بدلے میں اللہ تبارک و تعالیٰ دس نیکیاں عطا فرماتا ہے تو تیس روزوں کی تین سو نیکیاں ہو گئی کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "من جاء بالحسنة فله عشر امثالها" اور پھر حدیث شریف بیان فرمائی جس میں شوال کے چھ روزوں کے رکھنے کا حکم ہے تو ان چھ روزوں کے ساٹھ نیکیاں ہو گئی پس سال میں 360 دن

ہوتے ہیں اور رمضان شریف کی تین سو نیکیاں اور شوال کے ساٹھ نیکیاں کل ملا کر 360 بنتی ہے یعنی پورے سال کے دنوں کے برابر نیکیاں ہو گئی۔ سبحان اللہ۔ حضور مرشد پاک نے یہ بھی فرمایا کہ 10 محرم الحرام کو جس نے سرمہ لگایا اس کی آنکھیں خراب نہیں ہو گی اور اس دن جس نے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا تو ہاتھ کے نیچے جتنے بال آگئے اتنے ہی نیکیاں اسے ملے گی اور جو بندہ اس دن غسل کرے تو اسے ایک ایک قطرے کے بدلے نیکیاں ملتی ہیں اور اس دن (یعنی دس محرم الحرام) جو دو رکعت نفل پڑھے پہلی رکعت میں "لقد جاء کم رسول من انفسکم الخ پڑھے تو اس کا بھی بہت زیادہ اجر ہے۔

ولیوں کی شان

فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے ولیوں کو بہت بڑی شان عطا فرمائی ہے تختِ بلقیس کو لانے والا کون تھا وہ جن نہیں تھا بلکہ اللہ کا ولی تھا آصف برخیا جنہوں نے بلقیس کے شاہی تخت کو بلقیس کے آنے سے پہلے حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر کیا تھا۔

میری ساری بہار میرے پیر سے ہے

میرے دل کی قرار میرے پیر سے ہے

میری زندگی کے بہترین یادیں

ساری وابستہ میرے پیر سے ہے

عبادت کیسی کرنی چاہیے؟

فرمایا عبادت ایسی کرو گویا تو اللہ پاک کو دیکھ رہا ہے لیکن یہ کسی کسی کا مقام ہے کم از کم اتنا تو ہونا چاہیئے کہ خدا عزوجل ہمیں دیکھ دیکھ رہا ہے۔

مشکوٰۃ شریف

20 مئی 2016 جمعہ شریف کا مبارک دن تھا بعد از نماز عصر بندہ اپنے عظیم محسن کی بارگاہ میں حاضر تھا آپ نے عینک زیب چشم فرمائے اور مشکوٰۃ المصابیح شریف میں احادیث بیان کرنا شروع کر دی ایک حدیث شریف بیان فرماتے تو اس کے بعد دوسرا نکالتے پھر فرماتے کہ آپ کو ایک اور حدیث شریف سناتا ہوں اس طرح آپ نے کافی احادیث بیان فرمائے، آپ کو صفحہ صفحہ یاد تھا کہ فلاں فلاں صفحہ پر فلاں حدیث شریف ہے، فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان، 33 مرتبہ الحمدللہ، 33 دفعہ اللہ اکبر پڑھتا ہے تو یہ ننانوے تسبیحات ہو گئی پھر ایک دفعہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک کہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی شئ قدیر پڑھے تو یہ سو ہو گئ اس کی فضیلت یہ ہے کہ جس کے جس کے گناہ سمندر کے جاگ برابر بھی ہو تو اللہ پاک معاف فرما دیتا ہے۔(الحمدللہ والشکرللہ آپ سے شرف تلمذ حاصل ہوا)

زر غبا تزدد حبا

مرشد پاک زیدہ مجدہ کی بارگاہ میں تسلسل کے ساتھ حاضری ہوتی تھی پھر کبھی کبھی دو ہفتے بعد حاضری نصیب ہوتی تو آپ فرماتے۔زر غبا تزدد حبا۔

ملاقات میں ناغے سے محبت بڑھتی ہیں۔

یادِ الٰہی : سیدی مرشدی مبارک کا معمول رہا ہے کہ رات کو منبر کے ساتھ بیٹھ کر ذکر اذکار اور اوراد میں مشغول ہو جاتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی پھر بھی آپ بیٹھے رہتے جب سورج طلوع ہو جاتی پھر آپ اشراق شریف ادا فرما کے آرام فرماتے تھے۔

لا پر وقف

بندہ نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھتا تو الحمد للہ رب العالمین پر وقف کرتا تو آپ مبارک نے قرآن شریف میں سورۃ فاتحہ نکال کر فرمایا جہاں آیت کے اوپر لا ہو تو سانس نہ لو بلکہ ملا کر پڑھا کرو، پھر رموز او قاف والا صفحہ نکال کر فرمایا کہ دیکھو لا کا مطلب ہے لا وقف علیہ، فرمایا کہ العلمین کے ن کو الرحمن کے را سے ملایا[6] کرو، فرمایا کہ حضرت باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ملا کر پڑھتے تھے، مرشد پاک مبارک جب رمضان شریف میں منزل پڑھتے تو ربط کے ساتھ یعنی ایک آیت کو دوسرے کے ساتھ دوسرے کو تیسرے کے ساتھ ملا کر پڑھتے۔

منزل اور نذرانے شکرانے

جن خوش نصیبوں نے نے آپ کی اقتدا میں میں تراویح پڑھنے کی سعادت حاصل کی ہیں انہیں پتہ ہے آپ منزل کیسے پڑھتے ہیں، بندہ نے کو جب پہلی دفعہ ستائیسویں شریف کے موقع پر سیدی مرشدی کے اقتداء میں میں نماز تراویح ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی تھی تو آپ حضور نے آخری پارہ عم یتسالون کی منزل پڑھی تھی آپ کے آواز مبارک میں اتنا اثر لطف و سرور کے بیان سے باہر ہے، انوارات برکات کے نزول کی وجہ سے فضا یکسر بدل گئی اور دلی کیفیات جو تھی وہ ہی تھی، ہر کسی کو محسوس ہو رہا تھا گویا در و دیوار وجد کر رہے ہیں اور وجد کیوں نہ کریں گے کہ تلاوت اللہ تعالیٰ کے کلام کی ہو اور

---

[6] تاج کمپنی کے بعض نسخوں میں لکھا ہوتا ہے لا پر وقف کرو یا نہ کرو کچھ فرق نہیں پڑتا اور بعض میں لکھا ہوتا ہے کہ لا کا مطلب ہے لا وقف علیہ لہذا اگر وقف کیا گیا تو اعادہ کرنا ہو گا۔

ایک عارف و کامل کی زبان سے ہو پھر آپ مبارک منزل پڑھتے بھی ایسے ہیں کہ سننے والے کا جی کرتا ہے کہ سنتا رہوں، مرشد پاک اطال اللہ عمرہ وحیاتہ کسی سے پیسے نہیں لیتے البتہ اگر کوئی دینے والا ایسا ہو کہ اگر ان سے پیسے نہ لیے جائے تو ناراض ہوتا ہے تو پھر آپ حکمت سے ایسا کرتے ہیں کہ ان سے وہ پیسے لے لیتے ہے اور فرما دیتا ہے کہ میں نے قبول کر لیے ہیں پھر اس کے ساتھ کئی گنا اپنی طرف سے ملا کے اسے واپس کر دیتے ہیں اسی طرح کی تکمیل حفظ پر بندہ کپڑے وغیرہ مرشد پاک کی بار گاہ میں پیش کی تو آپ نے اس تھیلے کو چوما سر پر رکھا اور اس میں سے صرف عطر اور مسواک لے لی اور کپڑے واپس کیے اور سلائی کے لیے پانچ سو روپے بھی عطا فرمائے، آپ نے دربار شریف کا سارا کام کروایا، آستانہ عالیہ بحر الحق شریف اور مسجد شریف کی عالیشان اور شاندار تعمیر فرمائی لیکن کسی سے نہ چندہ مانگا ہے اور نہ کبھی طلباء سے کھالیں جمع کروائی ہے آپ منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر علی الاعلان فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے ایک روپیہ بھی دیا ہو تو اُٹھ جائے ہمارے علم میں ہونا چاہیئے کہ اس سے بڑائی مقصود نہیں ہوتی بلکہ اپنے آپ کو تہمت سے بچانا مقصود ہوتا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان کا مفہوم ہے اپنے آپ کو تہمت کی جگہ سے بچاؤ اور آپ کا اپنی ذات کو تہمت سے بچانا اور دوسروں کو غیبت و بدگمانی سے بچانا مقصود ہوتا ہے۔

ایک مبارک دعا

مرشد پاک زیدہ مجدہ سے راقم نے یہ دعا سن کے یاد کی ہیں آپ یہ دعا فرماتے ہوتے ہیں اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین

درود شریف

مرشد پاک حفظہ اللہ ورعاہ خود بھی کثرت سے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں نذرانہ درود شریف پیش کرتے ہیں اور جمیع محبین محبوبین کو بھی تاکید و تلقین فرماتے ہیں بندہ نے اپنے شفیق و کریم مہربان مرشد سے یہ درود شریف سیکھے ہیں اللهم صل على سيدنا و مولانا محمد و على آل سيدنا و مولانا محمد و بارك وسلم وصل عليه ، اللهم صل على سيدنا محمد و آله و عترته بعدد كل معلوم لک ، اللهم صل على سيدنا محمد و على آل سيدنا محمد بعدد مافي جميع القرآن حرفا حرفا و بعدد كل حرف الفا الفا و بارك وسلم وصل عليه صلوة وسلاما عليک ياسيدی يا رسول وعلى آلک واصحابک ياسيدی يا حبيب الله ---

پردہ پوشی

مرشد پاک مبارک کے جہاں بے شمار اوصاف حمیدہ ہیں ان میں سے ایک نمایاں صفت پردہ پوشی ہیں، بندہ آستانہ عالیہ بحرالحق شریف رہ چکاہیں، بارہامشاہدہ کیا کہ آپ ہمارے عیوب و کوتاہیوں سے اعراض کررہے ہیں ایک دفعہ فرمایامجھے سب پتہ ہے لیکن میں حسن ظن کرتا ہوں۔

اصلاح کا بہترین طریقہ

اکثر لوگ اگر کسی کی اصلاح کرنا چاہے تو وہ اصلاح بات مجمع میں سب کے سامنے کر دیتے ہیں حالانکہ یہ سراسر غلط ہے یہ اصلاح نہیں بلکہ رسوا کرنا ہے، اصلاح کے سلسلے میں میرے مرشد پاک کا طریقہ کارلاجواب ہے بندہ کی ایک غلطی تھی آپ پردہ پوشی فرماتے رہے جب وہ غلطی برقرار رہی تو آپ اشارۃً و کنایۃً تنبیہہ فرماتے رہے جب پھر بھی وہی غلطی برقرار رہی تو بندہ آپ کی بارگاہ اقدس میں حاضر

تھا ایک خادم بھی حجرہ مبارکہ میں موجود تھا آپ نے خادم سے فرمایا کہ آپ چلے جائیں وہ نکل گیا اب حجرہ شریف کے اندر فقط بندہ اور حضرت اقدس مرشد پاک مبارک موجود تھے آپ نے نہایت ہی شفقت و محبت سے سب سے پہلے غلطی کے نقصانات کو بیان فرمایا پھر کھل کر اصلاح فرمائی، اسی طرح ایک اور طالب علم تھا وہ داڑھی چھوٹی کرتا تو آپ نے انہیں بلایا اور محبت سے فرمایا کہ صوفی صاحب داڑھی لمبی کرو، ایک اور صاحب تھے ان کی داڑھی تو تھی لیکن مروڑ مروڑ کر وہ ٹھوڑی کے نیچے کرتا تاکہ چھوٹی نظر آئے آپ نے اس سے فرمایا کہ داڑھی نہ چھپایا کرو دیکھو سکھ داڑھی پر نہیں شرماتے تو ہم مسلمان کیوں شرمائے۔

سلسلہ عالیہ چشتیہ

محسنِ محترم اطال اللہ عمرہ وحیاتہ نے فرمایا کہ میں جو وظائف بیعت دیتا ہوں یہ سلسلہ عالیہ چشتیہ ہے یہ سلسلہ اور سلسلوں سے آسان ہے۔

اللہ والوں کا دل

فرمایا اللہ والوں کی آنکھیں بند ہوتی ہیں اور دل جاگتا ہے۔

فرمایا ہم وفا کرتے ہیں لوگ جفا کرتے ہیں، فرمایا طلباء کرام میرے لیے بیٹوں سے زیادہ پیارے ہیں۔

عورتیں گھر میں رہے

مرشد کریم مبارک نے فرمایا کہ حضرت باباجی صاحب نور اللہ مرقدہ الشریف عورتوں کے گھر سے نکلنے کے خلاف تھے ایک دفعہ مولانا امیر زادہ صاحب اکوڑہ خٹک والے گھر والوں سمیت آگئے، خود حضرت

قبلہ عالم باباجی صاحب کی پاس مسجد شریف حاضر ہوئے اور عرض کی حضور گھر والوں کو ساتھ لایاہوں تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے جلال میں فرمایا کہ عورتوں کے لیے گھر یا قبر (خزولہ کور یا گور)

دل کا اطمینان

حضرت مرشد پاک حفظہ اللہ تعالیٰ نے بندہ کو فرمایا سو دفعہ سبحان اللہ پڑھا کرو، سو دفعہ الحمدللہ پڑھا کرو، سو دفعہ اللہ اکبر پڑھا کرو اور سو دفعہ کلمہ شریف پڑھا کرو سو دفعہ کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرو، فرمایا اللہ تعالیٰ کے ذکر میں دل کا اطمینان ہے۔

لوگوں سے زیادہ کیوں نہیں ملتا

مرشد پاک مبارک نے فرمایا کہ میں لوگوں سے اس لیے زیادہ نہیں ملتا کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں اس کے بجائے اللہ پاک کا ذکر کیوں نہ کرو جس نے ہمیں پیدا کیا ہے

جو اللہ کا محبوب ہو جائے

حضرت سیدی فیوضا تھم الجاریہ نے فرمایا کہ جو اللہ پاک کا محبوب ہو جاتا ہے وہ لوگوں کو بھی محبوب ہو جاتا ہے۔

نیم کے پتے

سیدی مرشدی و سیلتی الی اللہ و الی الرسول حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الحق صاحب دامت اطال اللہ عمرہ وحیاتہ کی بارگاہ میں 2016 سے مسلسل جمعرات وجمعہ شریف حاضری ہوتی اور شرف قدم بوسی حاصل ہوتی، دریائے رحمت شریف سے جمعرات کو آستانہ عالیہ بحر الحق شریف حاضر ہوتا تو آپ دریافت فرماتے کہ صحت کیسی ہے؟(بندہ کے منہ میں شدید چھالے ہوتے تھے) عرض کیا چھالے ہیں فرمایا کہ یہ معدے کا مسئلہ ہے پھر آپ نے اپنی زیر استعمال دوائی تبخیر معدہ (جس میں ایک ڈبہ آپ نے آدھا استعمال فرمایا تھا اور ایک سیل بند تھا) اور اکسیر جگر عنایت فرمائی اور فرمایا کہ نیم کے پتہ بھی گرمی دور کرنے کے لیے بہترین ہے فرمایا پنساریوں کے پاس اکثر پرانے پتے پڑے ہوتے ہیں جب میں ہری پور کی طرف جاؤں گا تو وہاں سے آپ کے لیے تازہ نیم کے پتے لاؤں گا چند دن بعد آپ تازہ نیم کے پتے لائے اور لانگری صاحب کو پیغام بھیجا کہ روزانہ کچھ پتے لیکر اس میں دو گلاس پانی ڈال کر جوش دیا کرے حتیٰ کہ ایک گلاس رہ جائے بندہ وہ پانی روزانہ پیتا الحمدللہ اس سے بے حد فائدہ ہوا۔(بندہ نہ تو اپنے کریم مرشد کی عنایات کثیرہ کا بدلہ دے سکا ہے نہ دے سکتا ہے فاجرہ علی اللہ)

بغیر استری کپڑے

ایک دن فرمایا کہ میرے کپڑے طالب علم دھویا کرتے تھے اور استری کے بغیر کپڑے پہنتا تھا اور اب دل نواز صاحب کپڑے جبہ وغیرہ کے استری کا اہتمام کرتے ہیں۔(یہ پروا نہیں کہ کپڑے استری ہو ایسے ہو ویسے ہو)

بہترین وقت

آپ سے بارہاسنا کہ جو وقت اللہ کی یاد میں گزر جائے وہی اچھا ہے. آپ کی صحت شریف کیسی ہیں؟اس کے جواب میں آپ کے زبان سے کبھی گلے شکوے نہیں سنے گئے ہمیشہ صابر وشاکر رہتے ہیں۔

اختلافات کیوں؟

ایک طالب علم (منیر الحق) کے تکمیل حفظِ قرآن مجید کے موقع پر آئے ہوئے مہمانوں سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم سب کارب ایک ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب کا ایک ہے اور کتاب (قرآن مجید شریف) سب کا ایک ہے تو آپس میں اتنی شدت سے اختلافات کیوں؟

نامِ نامی اسم گرامی شریف

فرمایا کہ نامِ نامی اسم گرامی شریف محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اتنی مٹھاس ہے کہ جب تک ہونٹ ایک دوسرے کو دو دفعہ نہ چومے تو ادا ہی نہیں ہو سکتا فرمایا اس مٹھاس کو وہی محسوس کر سکتا ہے جس کو بیماری نہ ہو (بدعقیدگی کی)

تصویر اتار دو

دریاشریف کے ساتھ قریبی گاؤں موسی میں سالانہ محفل ہوتی تھی مرشد کریم مبارک شمعِ محفل ہوتے تھے اس محفل کی ایک بڑی پوسٹر آویزاں تھی جس میں حضرت مرشد گرامی کی تصویر بھی تھی جب محفل ہوگئی توراقم نے پوسٹر سے وہ تصویر جدا کرکے کمرے میں میں آویزاں کرلی، چند دن گزرے تو وقاص صاحب آگئے اور کہا کہ قبلہ باباجی صاحب فرمارہے ہیں کہ آپ کی محبت اپنی جگہ پر لیکن تصاویر لگانا جائز نہیں ہے لہذا اسے اتارو۔ واضح رہے کہ بت پرستی کی ابتداء ایسی ہوئی تھی کہ پرانے زمانے میں لوگ اپنے صلحاء کے مجسمے محبتاً بنالیتے تھے اور پھر اس کی تعظیم کرتے تھے آخر کار مرورِ زمانہ کے ساتھ وہ تعظیم بت پرستی کی شکل اختیار کرگئی۔

سند پسند نہ فرمانا

بندہ نے اپریل 2019 میں الشہادۃ الثانویۃ العامۃ (اول) کا امتحان دیا تھا امتحان میں 600 میں سے 553 نمبر تھے، امتحان مردان میں دیا تھا، جب امتحان سے فارغ ہوئے تو سیدی مرشدی حفظہ اللہ تعالیٰ ورعاہ سے مسجد شریف میں شرف ملاقات ہوئی آپ منبر شریف کو ٹیک لگائے تشریف فرما تھے تو آپ نے سخت ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا، فرمایا کہ سبق اللہ پاک کی رضا کے لیے پڑھنا چاہیئے نہ کہ سند کے لیے اور ایک دن بندہ نے عرض کیا کہ حضور میرا ایف اے مکمل ہوگیا ہے تو فرمایا کہ اچھا ہوا لیکن مبارک باد نہیں دیتا کیونکہ یہ انگریز کا نظام تعلیم ہے، حضرت قبلہ باباجی ثانی رحمۃ اللہ علیہ بھی انگریزی تعلیم کو سخت ناپسند فرماتے تھے، یہ سب آپ حضرات کی کمال للّٰہیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

دوست بنو

فرمایا کہ یار باش بار مباش یعنی دوست بننا چاہیئے بوجھ نہیں بننا چاہیئے۔

نفس کی مثال

فرمایا نفس کی مثال مکھی کی ہے مکھی کا کام گندگی پھیلانا ہے اسی طرح نفس بھی گندگی پھیلاتا ہے ". افادہ کی نیت سے نفس کی مختصر وضاحت پیش خدمت ہے نفس امارہ پہلا نفس ہے یہ سب سے زیادہ گناہوں کی طرف مائل کرنے والا اور دنیاوی رغبتوں کی جانب کھینچ لے جانے والا ہے۔ ریاضت اور مجاہدہ سے اس کی برائی کے غلبہ کو کم کر کے جب انسان نفس امارہ کے دائرہ سے نکل آتا ہے تو لوامہ کے مقام پر فائز ہو جاتا ہے۔ اس مقام پر دل میں نور پیدا ہو جاتا ہے۔ جو باطنی طور پر ہدایت کا باعث بنتا ہے جب نفس لوامہ کا حامل انسان کسی گناہ یا زیادتی کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے تو اس کا نفس اسے فوری طور پر سخت ملامت کرنے لگتا ہے اسی وجہ سے اسے لوامہ یعنی سخت ملامت کرنے والا کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس نفس کی قسم کھائی ہے:

وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِO

"اور میں نفس لوامہ کی قسم کھاتا ہوں۔" القیامۃ،2:75

تیسرا نفس نفس ملہمہ ہے۔ جب بندہ ملہمہ کے مقام پر فائز ہوتا ہے تو اس کے داخلی نور کے فیض سے دل اور طبعیت میں نیکی اور تقوی کی رغبت پیدا ہو جاتی ہے چوتھا نفس مطمئنہ ہے جو بری خصلتوں سے بالکل پاک اور صاف ہو جاتا ہے اور حالت سکون واطمینان میں آجاتا ہے۔

یہ نفس بارگاہ الوہیت میں اسقدر محبوب ہے کہ حکم ہوتا ہے:

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُO ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ.

"اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ آ۔"

الفجر،28،27:89

یہ نفس مطمئنہ اولیاء اللہ کا نفس ہے یہی ولایت صغریٰ کا مقام ہے۔ اس کے بعد نفس راضیہ، مرضیہ اور کاملہ یہ سب ہی نفس مطمئنہ کی اعلیٰ حالتیں اور صفتیں ہیں اس مقام پر بندہ ہر حال میں اپنے رب سے راضی رہتا ہے اس کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔

ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةًO

"اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ آ اس حال میں کہ تو اس سے راضی ہو۔"

الفجر،28:89

دلکش کلام

ایک موقع پر نسبت کے بارے میں آپ نے اپنے مخصوص انداز میں فرمایا

میری نظروں میں کوئی کیسے جچے

اے ساجد

نسبت یار نے مغرور بنا رکھا ہے

اسی طرح مرشد کریم مبارک دامت فیوضہم والٹن لاہور تشریف لے گئے تھے تو میرے کریم مرشد عارف باللہ نے یہ کلام[7] عارفانہ سوز اور گداز سے مکمل پڑھا تھا

میں لج پالاں دے لڑ لگیاں مرے توں غم پرے رہندے

مری آساں امیداں دے سدا بوٹے ہرے رہندے

خیال یار دے وچ میں مست رہنداہاں دن راتی

مرے دل وچ سجن وسدا مرے دیدے ٹھرے رہندے

دعا منگیا کرو سنگیو کتھے مرشد نہ رُس جاوے

جنہاں دے پیر رُس جاندے اُو جیوندے وی مرے رہندے

---

[7] ویڈیو یوٹیوب پر موجود ہیں۔

کدی وی ڈب نئیں سکدے اُوہ چڑھدے پانیاں اندر
جو ٹھلدے آسرے تیرے اُوہو بیڑے ترے رہندے

کدی وی لوڑ نئیں پیندی مینوں در در تے جاون دی
میں لجپالاں دا منگتا ہاں مرے پلے بھرے رہندے

نیازیؔ مینوں غم کا دا مری نسبت ہے لاثانی
کسے دے رہن جو بن کے قسم رب دی کھرے رہندے

محفل نعت مکمل بیان

نحمده و نصلی و مسلم علی رسوله الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وان کانوا من قبل لفی ضلٰلٍ مبین صدق اللہ مولنا العظیم و بلغنا رسوله النبی الکریم الامین و نحن علی ذٰلک لمن الشھدین والشاکرین والحمد للہ رب العالمین

حضراتِ گرامی! السلام علیکم ورحمتہ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ

حضراتِ گرامی! میں حقیر پر تقصیر لا شئ انسان ہوں، اس مجلس مبارک کے اندر ان مشائخ عظام علمائے کرام اور نعت خوان حضرات کے سامنے لب کشائی کرنا میں بڑی بے ادبی سمجھتا ہوں بہر کیف الامر فوق الادب کے حکم مبارک کے ماتحت اپنی حاضری لگاؤں گا، دوسری بات یہ ہے کہ ہر کوئی اپنے محبوب کے ذکر کرنے پر مجبور ہوتا ہے جب تک اپنے محبوب کا ذکر نہ کرے تو اس کے دل کو چین و سکون حاصل نہیں ہوتا اسی لیے فرماتے ہیں کہ من احب شیئا اکثر ذکرہ یعنی جس کے ساتھ محبت ہوتی ہے اکثر اسی کا ذکر ہوتا ہے، قربان حکم کے تعمیل کے مطابق اپنی مختصر حاضری پیش کروں گا قربان میں بتاتا چلوں کہ میرے ساتھیوں کو میرے مزاج کا پتہ ہے میر املنا بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ قلیل ہوتا ہے اور قربان میں بالکل ہی چھپا انسان ہوں اس مجلس مبارک میں مجھے محبت کھینچ کر لایا، ایک آقائے دو عالَم حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت مبارک اور دوسرا ان ساتھیاں مبارکاں کی محبت مبارک میرا اس مجلس مبارک میں شرکت کا سبب بنا الحمد للہ رب العالمین نبی علیہ السلام کے نظر رحمت کے نام

تحت حاضری نصیب ہوئی، میں بالکل قلیل وقت میں اپنے محبوب آقائے دوعالَم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک کروں گا قربان میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ہر کوئی اپنے محبوب کے ذکر کرنے پر مجبور ہوتا ہے تو اس محفل مبارک کا انعقاد صرف آقائے دوعالَم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک کرنے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد کرنے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرے کرنے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں نعت پیش کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات بیان کرنے کے لیے ہوئی ہے، میں نے آپ کے سامنے قرآن مجید شریف کی جو آیتِ کریمہ تلاوت کی ہے یہ آیت کریمہ لقد منّ اللہُ سے شروع ہوتی ہے۔ محبوبانِ گرامی! اللہ جل وعلی شانہ نے جتنا قیمتی انسان کو پیدا فرمایا اتنا قیمتی کسی اور چیز کو پیدا نہیں فرمایا اور جس وقت انسان دنیا سے چلا جاتا ہے تو اربوں کھربوں یہاں تک کہ پوری دنیا کی دولت بھی لگا دیا جائے تو وہ انسان واپس نہیں آسکتا۔ محبوبانِ گرامی! اگر انسان کے زندگی میں اس کی آنکھ ضائع ہو جائے یا اس کے اور اعضاء ضائع ہو جائے تو اگر پوری دنیا کی دولت بھی خرچ کیا جائے تو وہ آنکھ وہ اعضاء پھر اس طرح نہیں ہو سکتے جس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُسے عطا فرمائے تھے دیکھو اللہ تبارک وتعالیٰ نے کتنا قیمتی انسان کو پیدا فرمایا ہے لیکن اللہ جل جلالہ نے یہ نہیں فرمایا کہ اے میرے بندے میں نے تیرے اوپر احسان کیا، ہاں ایک مقام پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے احسان کا لفظ مہربانی فرمایا جیسے کہ اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم الخ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے مومنوں میں نے تمھارے اوپر بڑا احسان فرمایا کہ میں نے تمھارے اندر رسول بھیجا اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم تم میں رسول بھیجا تم میں سے، اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے رسول بھیج کر میں نے تمھارے اوپر بہت بڑا احسان فرمایا۔ محبوبانِ گرامی! احسان کا لفظ کس وقت مہربانی فرمایا؟ اللہ جل جلالہ نے احسان کا لفظ اس وقت مہربانی فرمایا جس وقت کالی کملی والا یار عطا فرمایا۔

"بیشک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے (عظمت والا) رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ وہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے قرآن حکیم کے مطابق لوگ کھلی گمراہی میں تھے گمراہی اور جہالت کا دور تھا ان لوگوں کو شعور تک نہیں تھا جب بارش نہیں ہوتی تھی تو وہ جہلاء و گمراہ کفر و شرک کے اندھیروں میں ڈوبے اور گئے ہوئے لوگ اپنی ذہن کے مطابق سوکھا گھاس چارپائیوں کے دُم کے ساتھ باندھ دیتے اور پھر اس کو آگ لگا دیتے تھے جس وقت وہ آگ لگاتے اور آگ کی تپش ان چارپایوں کے جسم کو پہنچتی تو وہ دوڑتے اور جب وہ دوڑتے تو آگ اور بھی تیز ہو جاتا یہ آقائے دوعالَم صلی اللہ علیہ وسلم کے آمد مبارک سے پہلے کی بات کر رہاہوں محبوبانِ گرامی! اسی طرح اگر میں ان جاہلوں اور گمراہوں کے دور کی بات عرض کرتا چلوں تو اس دور میں اگر کسی کے گھر لڑکا پیدا ہو جاتا تو اسکی پرورش کرتے اور اگر لڑکی پیدا ہو جاتی تو اس لڑکی کو زندگی در گور کرتے اسی لیے اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید شریف میں فرمایا ہے وان کانوا من قبل لفی ضللٍ مبین اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے تو جب لڑکیوں کو ان کے والدین زندہ در گور کرتے تو فریاد کرتی کہ اے امی جان! اے ابّا جان! ہمیں کیوں دفنا رہے ہو ان لڑکیوں کی چیخ و پکار اور حیوانوں بے زبانوں کی فریاد جس وقت ان کے دُم کے ساتھ گھاس باندھ کر آگ لگاتے جب ان کے جسم کو تپش پہنچتی تو فریاد کرتے ان فریادوں کو رب العالمین نے سن کر آقائے دوعالَم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں مبعوث مہربانی فرمایا۔ جس وقت دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری مبارک ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی اسم گرامی شریف محمد رکھا گیا (صلی علیہ وسلم) تو میں عرض کرتا ہوں کہ یہ نام مبارک ایسا ہے اگر کوئی منکر ہے یا کوئی محبت کرنے والا ہے سوائے چومنے کے ادا ہی نہیں کر سکتا سارے فرماؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ اسم شریف سوائے چومنے کے ادا ہی نہیں ہوتا اور چومنا بھی

ہے تو دو دفعہ ، دو دفعہ ہونٹ چومیں گے تب ہی حضور صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم ادا ہو گا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ہر کسی کو اپنا محبوب میٹھا لگتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنا محبوب بھی میٹھا پیدا فرمایا ہے اور محبوب کا نام بھی میٹھا منتخب مہربانی فرمایا ہے ، اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی اور اسم گرامی شریف میں ایسی مٹھاس رکھی ہے کہ سوائے چومنے کے ادا ہی نہیں ہوتا اور جب عاشق اس نام مبارک کو ادا کرتا ہے تو اسے اِس نام مبارک سے لذت اور مٹھاس حاصل ہوتی ہے پھر ایسے منکرین بھی ہیں جو کہتے ہیں اس اسم مبارک سے ہمیں مٹھاس حاصل نہیں ہوئی تو اُن لوگوں کے لیے جواب کیا ہو گا؟ ان کے لیے جواب یہ ہو گا ہے کہ منکر اس نام نامی اور اسم گرامی شریف میں مٹھاس ضرور ہے لیکن تیرے زبان کے اندر مرض ہے تیرے زبان کے اندر کونسا مرض ہے ؟ تمھیں ملیریا بخار ہے اور ملیریا بخار کی نشانی یہ ہے کہ جس بندے کو ملیریا بخار ہوتا ہے اس کا منہ کڑوا ہوتا ہے اور جب منہ کا ذائقہ کڑوا ہو تو قرآن حکیم شریف فرماتا ہے " ودم لبناً خالصاً سائغاللشٰربین (سورۃ نحل)، لیکن جب ملیریا کے مریض کو دودھ پلاؤ تو وہ کہے گا کہ دودھ کوڑا ہے بے مزہ ہے حقیقت میں دودھ میٹھا ہے لیکن مریض! تیرا منہ کوڑا ہے تیرا منہ کڑوا ہے جب تمھیں دودھ کا مزا اور لذت حاصل نہیں ہوتی تو یہ نہیں کہ دودھ کڑوا ہے دراصل تیرا منہ کڑوا ہے تیرا عقیدہ برباد ہے اس لیے تجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی شریف سے ذائقہ محبت اور مٹھاس حاصل نہیں۔ قربان میرا مزاج بولنے کا ہے ہی نہیں میں بالکل خاموش طبعیت انسان ہوں، اللہ جل جلالہ ہمیں نبی علیہ السلام کی سچی محبت نصیب فرمائے ، جن جن کے دل میں جو جو حاجات ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ اس مجلس مبارک کے صدقے اس جذبے اور محبت کے صدقے وہ حاجات پورے فرمائے ، مشکلات دور فرمائے ، قرضوں بیماریوں اور ہر طرح کی مجبوریوں سے اللہ تبارک و تعالیٰ محفوظ فرمائے تو میں عرض کرتا ہوں کہ ہر عاشق کا اپنا ایک انداز ہوتا ہے اسی لیے فرماتے ہیں

کہاں کے نصیب اللہ اکبر حجر اسود

جہاں کے پتھروں نے پاؤں چومے محمد کے

صلی اللہ علیہ وسلم

عاشق کی تخیل دیکھو عاشق کی سوچ دیکھو عاشق کا جذبہ دیکھو عاشق کہتا ہے کہ وہ پتھر حجر اسود سے سے بلند ہے اور مقام کے لحاظ سے اونچا ہے جو حضور پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے تلوؤں مبارک سے لگی ہو، ہر عاشق کا اپنا اپنا انداز ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت نصیب فرمائے ہمیں اسی کی محبت میں رکھے اور اسی محبت میں ہمیں اس دنیا سے لے جائے اور نبی علیہ السلام کے دربار مبارک کی حاضری نصیب ہو اللہ تبارک وتعالیٰ سب پر اپنا رحم فرمائے۔ آمین اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد صلٰوۃ تنجینا بھا من جمیع الاھوال والآفات وتقضی لنا بھا جمیع الحاجات وتطھرنا بھا من جمیع السیئات وترفعنابھا عندک اعلی الدرجات وتبلغنا بھا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیاۃ وبعد الممات انک علی کل شیٔ قدیر، ھو الحبیب الذی ترجی شفاعتہ، لکل ھول من الاھوال مقتحم، اللھم یارب صل وسلم دائما ابدا، علی حبیبک خیر الخلق کلھم وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین[8]۔

8 - (محفل نعت: نور ورحمت کی برسات بمقام باہتر تحصیل فتح جنگ ضلع اٹک بروزہ ہفتہ بمطابق 20 اگست 2005)

سخاوت

ایک دفعہ سیدی مرشدی دامت برکاتہم العالیہ نے فرمایا

"میری تمنا ہے کہ میرے پاس خوبصورت، صاف و شفاف کمرے ہوں، بہترین اور اعلیٰ درجے کے کھانے ہوں، اور میں اللہ کی مخلوق کو کھلاتا رہوں۔"

یہ محض الفاظ نہ تھے، بلکہ آپ کی عملی زندگی اس تمنا کی مکمل تفسیر ہیں آپ نے ہمیشہ اپنے محبوبوں کی بہترین کھانوں سے ضیافت فرمائی۔ عام طور پر مرید اپنے پیر کی دعوت کرتے ہیں، لیکن یہاں معاملہ برعکس ہیں یہاں مرشد اپنے مریدوں کی دعوت کرتے ہیں بے شمار مواقع پر آپ نے انفرادی طور پر بھی مہمانوں کی تواضع فرمائی اور سالانہ عرس شریف میں اس سخاوت کا ایک حسین منظر دیکھنے کو ملتاہیں

عرس شریف 8، 9، 10 جمادی الثانی کو منعقد ہوتا ہے۔ یہ کوئی رسمی تقریب نہیں بلکہ اہل سنت و جماعت کا ایک معتبر اور باوقار جلسہ ہوتا ہے، جہاں اندرون و بیرونِ ملک سے جید علماء و مشائخ تشریف لاتے ہیں۔ ان میں حضرت علامہ مولانا شیخ عبدالہادی قادری صاحب (امام احمد رضا اکیڈمی، جنوبی افریقہ)، پیر سید مظفر حسین شاہ صاحب (کراچی)، علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب، علامہ عمر فیض قادری صاحب، صاحب زادہ ابو بکر چشتی صاحب اور دیگر جید علماء شامل ہوتے ہیں۔ وہ حالاتِ حاضرہ پر روشنی ڈالتے، امت کو درپیش فتنوں کے خلاف فکری و علمی رہنمائی فراہم کرتے اور دین کی سربلندی کے لیے قیمتی نکات بیان کرتے

محبین کی ضیافت

عرس شریف کی اختتامی نشست کے بعد، جو حضرات واپس جانا چاہتے ہیں، وہ رخصت ہو جاتے ہیں، لیکن دور دراز سے آئے ہوئے محبین، خاص طور پر کراچی وغیرہ کے مہمان، قیام کرتے ہیں۔ اگلے دن سیدی و مرشدی کی جانب سے ان کے اعزاز میں خصوصی دعوت کا اہتمام کیا جاتا ہے، جس میں مختلف اقسام کے لذیذ کھانے پیش کیے جاتے ہیں جیسے چاول، بکرا گوشت، تکہ گوشت، قورمہ، روسٹ مرغ، کابلی پلاؤ، میٹھے چاول، رشین سلاد، فروٹ چاٹ، سادہ گوشت، سفید گوشت، سلاد وغیرہ

یہ انواع و اقسام کے کھانے صرف جسمانی غذا نہیں ہوتے بلکہ محبت، عقیدت اور اخلاص کے رنگ میں ڈوبے ہوتے ہیں۔ یہ آپ کی بے مثال محبت کی روشن دلیل ہیں۔ بندہ نصیر الحق بلا مبالغہ کہتا ہے کہ جو شفقت و محبت آپ اپنے محبوبوں پر نچھاور فرماتے ہیں، شاید ہی کوئی اور کرتا ہو۔

کھانا کھلانے کی فضیلت

اسلام میں مہمان نوازی اور کھانے کھلانے کی بے شمار فضیلتیں بیان کی گئی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"تم اپنے قیدی کو کھلاؤ، مسکین کو کھلاؤ اور مہمان کی عزت کرو۔" (بخاری و مسلم) او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم

اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"جو شخص کسی روزہ دار کو افطار کرائے تو اس کے لیے بھی ویسا ہی ثواب ہے، جیسا روزہ رکھنے والے کے لیے، بغیر اس کے کہ روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی ہو۔"(ترمذی)

آپ ﷺ نے خود سادہ اور عمدہ کھانے کھلانے کا اہتمام فرمایا اور صحابہ کرام بھی اسی سنت پر کاربند رہے۔

یہی سنت سیدی و مرشدی نے بھی اپنائی اور ہر خاص و عام کے لیے دستر خوان بچھایا۔ آپ کی ضیافت محبت اور عقیدت کی وہ مثال ہے، جسے الفاظ میں مکمل بیان کرنا ممکن نہیں۔

محبت کی نسبت، مریدی کا دعویٰ نہیں

سیدی و مرشدی نے کبھی کسی کو "مرید" کہہ کر مخاطب نہیں فرمایا، نہ ہی بیعت کی زنجیروں میں کسی کو جکڑنے کا انداز اپنایا۔ آپ ہمیشہ فرماتے ہیں: "فلاں بھی میرے ساتھ محبت کرتا ہے۔"

یہی وہ لطیف نکتہ ہے جو تعلق کو رسمی حدود سے نکال کر اخلاص، مودّت اور قلبی وابستگی کی روشنی میں پرو دیتا ہے۔ سیدی کی نظر میں نسبت کا معیار محض محبت ہے، اور یہی محبت سالک کو سلوک کی منازل طے کرواتی ہے۔

ایصال ثواب

سیدی مرشدی مسجد شریف کے ساتھ متصل حجرے میں تشریف فرما تھے تو فرمایا کہ ایصال ثواب اگر ایسا کیا جائے کہ یااللہ جو تلاوت اوراد اذکار کیے گئے اس کو اپنی عظیم بارگاہ میں قبول فرما اور اس پر اپنے شایان شان اجر و ثواب عطا فرما، پھر اس طرح کہا جائے کہ اس کا جتنا اجر و ثواب ہے اس کو فلاں بندہ (بزرگ) کی طرف سے امام الانبیاء حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں، اس طرح بہتر ہے۔

نوکری یا صاحبزادگی؟

مرشد پاک فرماتے ہیں کہ ہمارے سیدی مرشدی حضور قبلہ عالم باباجی صاحب ثانی لا ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں کبھی بھی صاحبزادگی کا زعم نہیں دیا، بلکہ ہمیشہ خدمت اور عاجزی کا درس دیا، آپ فرمایا کرتے:

"صاحبزادے نہیں، نوکر بن کے رہو مہمانوں کے لیے وضو کے کوزے اور لوٹے بھرتے رہو، جوتے سیدھے کرتے رہو۔"

ہمارے سیدی مرشدی نے ہمیشہ یہی سکھایا کہ عظمت نام و نسب سے نہیں، بلکہ خاکساری اور خدمت سے حاصل ہوتی ہے۔ یہی وہ دروازہ ہے جہاں سے حقیقت کی روشنی دلوں میں اترتی ہے۔

نہ بھولنے والی گھڑیاں

آستانہ عالیہ بحر الحق شریف کی سالانہ تقریبات میں حاضر ہوا تھا اس کے بعد تقریباً ۴۰ دن ہو گ ئے کہ درِ شیخ پر حاضری نہیں ہوئ ی تھی، جب جانا ہوتا ہے تو کوشش یہی ہوتی ہے کہ شبِ جمعہ کو حاضری دوں تاکہ نماز جمعہ بھی وہی پڑھنے کی سعادت حاصل کر سکوں، کل بدھ کو سویا تو رات کو حضرت مرشد پاک کی زیارت کا شرف حاصل ہوا مجھے سمجھ آگئی کہ چالیس دن سے زیادہ ہوگئے ہیں اور حاضری نہیں ہوئی ہیں حضرت شیخ کی بارگاہ میں حاضر ہونا چاہیے چنانچہ ساڑھے تین بجے گھر سے نکلا پیدل روڈ تک گیا ایک گاڑی رکی بٹھایا انہوں نے کہا ہم شب جمعہ کے لیے جا رہے ہیں اگر آپ جاتے ہیں نوشہرہ کی طرف تو ہمارے ساتھ ہی چلے میں نے ان کا شکریہ ادا کیا اور دل میں کہا کہ جانا میں نے بھی شب جمعہ کے لئے ہی ہے لیکن میرا مرکز آستانہ عالیہ بحر الحق شریف اٹک ہے خیر جیسا ہی گاڑی سے اترا وہی کامرہ کے ایک مولانا صاحب سے ملاقات ہوئی ان کے ساتھ اور بھی دوست تھے انہوں نے اصرار کیا کہ ہمارے ساتھ جگہ ہیں آپ ہمارے ساتھ چلے جائے، دوران سفر ان سے مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی، نماز عصر کے لئے حضرت جی بابا رحمۃ اللہ علیہ کی دربار پر انوار پہنچے، حاضری کی بعد نماز عصر باجماعت ادا کی، مولانا صاحب کو میں نے کہا امامت آپ فرمائے لیکن انہوں نے حسن ظن اور حسن عقیدت سے مجھے آگے کر دیا، آستانہ شریف مغرب کے ختم شریف میں شرکت کی، لنگر شریف تناول کیا، مرشد پاک حفظہ اللہ کے خادم حافظ وقاص صاحب کو میں نے کہا کہ حضرت قبلہ مرشد پاک کو عرض کرے اگر ان کی صحت اجازت دے تو شرف دیدار ہو جائے اللہ پاک ان کا بھلا کرے انہوں نے کہا کہ میں ضرور عرض کروں گا، عشاء کے بعد منتظر رہا کہ شائد بلاوا آجائے لیکن جب دس سے اوپر ہوگئے میں نے کہا شائد آپ کی صحت ٹھیک نہیں ہوگی، صبح سوا دس بجے بھائی وقاص صاحب نے مسلسل تین کالیں کی اور ساتھ میں

خادم خاص محترم جناب دل نواز صاحب نے بھی کال کی، اٹھایا تو فرمانے لگے اوپر کچن کا دروازہ کھلا ہے آپ آئیں، گیا تو آپ نے کہا کہ حضرت باباجی صاحب دامت برکاتہم بلارہے ہیں جیسے ہی خلوت میں داخل ہوا میرے مہربان اور کامل مرشد نے ہنستے اور مسکراتے ہوئے شرف دست وقدم بوسی سے نوازا، میرے حضرت کی مسکراہٹ اور تبسم کا نقشہ ہر وقت میرے خیال وفکر میں موجود ہوتا ہے، آپ نے حسب عادت کریمہ خیر وعافیت دریافت فرمائی والدہ ماجدہ کی صحت کا پوچھا اور سلام کے بعد سب سے پہلے جو آپ نے بات فرمائی وہ یہ تھی کہ دستار بندی مبارک ہو میرا یقین ہے کہ آپ نے مجھے فرمایا کہ مبارک ہو بس انشاء اللہ مبارک ہی ہوگئی الحمدللہ اس مبارکبادی کو قبولیت کی سند سمجھتا ہوں آپ نے اپنے دونوں دست شفقت مبارک میرے سر پر رکھے اور میرے سر کو چوما اور یقینا یہی میری اصل دستار بندی تھی، آپ نے ڈھیر ساری دعاؤں سے نوازا اور بہت ہی خوش ہوئے فرمایا آیا کرو ملاقات ہویا کرے گی اور اس کے علاوہ اور بہت سے باتیں فرمائی فرمایا رمضان شریف میں زندگی باقی رہی تو ادھر ہی قرآن مجید شریف سناؤں گے، فرمایا آپ نے حفظ بھی یہی کیا ہے اور کتابوں کی ابتدا بھی یہی کی ہے آپ کی خوشی آپ کے چہرے مبارک سے صاف جھلک رہی تھی اور آخر میں آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے دوہزار روپے نکالے اور مجھے عطا فرمائے اور ایک جوڑا سردی کا سفید کلر کا عنایت فرمایا۔ فرمایا کراچی سے مہمان آئے ہوئے ہیں لیکن ابھی تک ان سے نہیں ملا ہوں، آپ کے چہرے مبارک پر ضعف جسم کمزوری آثار نمایاں تھے۔ اللہ پاک اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے آپ مبارک کا سایہ مجھ احقر سمیت جمیع اہلسنت پر قائم سلامت رکھے اور آپ کو لمبی زندگی عطا فرمائے صحت کاملہ مستمرہ کے ساتھ۔ آج ۲۳ رجب المرجب 1446 جمعة المبارک کا خوبصورت دن ہے اور 24 جنوری 2025ہیں۔(اللہ پاک آپ کا سایہ سلامت تاقیامت رکھے۔

حقیقی سلوک: عاجزی کا جوہر

سیدی مرشدی حضور قبلہ حافظ محمد عبدالحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ، اکثر اپنے بیانات میں فرماتے ہیں:

"میں مسجد کا جھاڑو کش ہوں اور تمہاری جوتیوں کو سر پر رکھ کر تاج سمجھنے والا ہوں۔"

یہ الفاظ محض گفتار نہیں، بلکہ سلوک و تصوف کا نچوڑ ہیں۔ سلوک کی راہ میں سب سے پہلا زینہ عاجزی اور انکساری ہے۔ وہی شخص معرفت کے دروازے پر پہنچ سکتا ہے جو اپنے وجود کو مٹی سے بھی کم تر سمجھے۔

بزرگانِ دین نے ہمیشہ خود کو بندوں کی خدمت میں جھکا کر ہی ولایت کے تاج سر پر سجائے ہیں۔ یہی وہ راستہ ہے جو انسان کو محبوبِ الٰہی بناتا ہے۔ حقیقی بزرگی یہ نہیں کہ لوگ کسی کو بڑا مانیں، بلکہ یہ ہے کہ انسان خود کو سب سے چھوٹا سمجھے۔ جب سالک کی انا ختم ہو جاتی ہے تو اسے حقیقت کی روشنی میسر آتی ہے۔

سیدی مرشدی کی یہ تعلیم ہمیں سکھاتی ہے کہ جو خود کو جھکا لیتا ہے، وہی رفعت کے مقام پر فائز ہوتا ہے۔ یہی حقیقتِ سلوک ہے اور یہی درِ ولایت پر دستک دینے کا طریقہ۔

آپ کا پسندیدہ شعر

"مٹادے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے

کہ دانہ خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہے زنجیریں"

سیدی مرشدی حضور قبلہ حافظ محمد عبد الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ اکثر اس شعر کو بیان فرماتے ہیں، کیونکہ اس میں سلوک کا بنیادی اصول پوشیدہ ہے—اپنے نفس کو فنا کر دینا، تکبر اور خودی کو مٹا دینا، تاکہ حقیقی روحانی بلندی حاصل ہو۔

یہی فلسفہ ہمیں انبیاء، اولیاء اور صدیقین کی زندگی میں نظر آتا ہے کہ جو اپنے آپ کو فنا کر دیتا ہے، وہی در حقیقت بقا کی منزل کو پالیتا ہے۔ جیسے ایک بیج جب مٹی میں دب کر اپنی ظاہری ہستی کو مٹا دیتا ہے، تبھی وہ ایک سرسبز درخت میں تبدیل ہو کر ہزاروں بیج دیتا ہے۔

یہی اصول تصوف میں "فنا فی الشیخ، فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ" کی بنیاد ہے۔ جب سالک اپنی خواہشات، اپنے وجود اور اپنی میں کو ختم کر دیتا ہے، تو وہ اللہ کی محبت، معرفت اور قرب کی نعمت سے سرفراز ہوتا ہے۔ یہی وہ راز ہے جو مرشدِ کامل اپنے مریدوں کو سکھاتے ہیں کہ اپنی ہستی کو مٹادو، تاکہ حقیقت کے نور میں جلا پاؤ۔

عورت کا فتنہ اور راہِ سلوک

ایک مرتبہ بندہ ناچیز کو سیدی و مرشدی حضور قبلہ حافظ محمد عبد الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"النساء حبائل الشیطان"

یعنی "(فاسقہ) عورتیں شیطان کے جال ہیں۔"

یہ جملہ در حقیقت ایک گہری حکمت پر مبنی ہے، جو نبی کریم ﷺ کی حدیثِ مبارکہ کا حصہ ہے۔ اس فرمان کا مقصد عورت کو کمتر ثابت کرنا نہیں بلکہ انسان کو اس کے سب سے بڑے آزمائشی دروازے سے خبر دار کرنا ہے۔

راہِ سلوک میں سب سے بڑی رکاوٹ نفس اور دنیا کی محبت ہوتی ہے، اور اکثر شیطان انسان کو عورت کی محبت، اس کی خواہش اور کشش کے ذریعے بہکانے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر یہ محبت حدودِ شریعت میں رہے تو رحمت، اور اگر سرکشی اختیار کرلے تو فتنہ بن جاتی ہے۔

اولیاءِ کرام اور صوفیائے عظام ہمیشہ سالکین کو ضبطِ نفس، نگاہ کی حفاظت، اور شرعی حدود کی پاسداری کی تلقین کرتے رہے ہیں تاکہ وہ شیطانی وسوسوں اور دنیاوی جال میں نہ پھنسیں اور اپنی روحانی ترقی جاری رکھ سکیں۔

سیدی مرشدی کے اس فرمان میں ہمارے لیے دراصل ایک تنبیہ اور نصیحت ہے کہ سالک کو اپنی راہ میں اپنے نفس پر قابو پانے کی سخت ضرورت ہے، کیونکہ یہی وہ دروازہ ہے جہاں اکثر فتنہ داخل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو راہِ سلوک میں استقامت عطا فرمائے، آمین۔

سیدی و مرشدی: وہ اوصاف جو چار دانگ عالم میں مشہور ہیں

سیدی و مرشدی حضور قبلہ حافظ محمد عبدالحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی شخصیت نورِ سلوک سے روشن اور روحانی کمالات کی آئینہ دار ہے۔ ان کے چند نمایاں اوصاف جو ہر خاص و عام میں مشہور ہیں، اور جن کا بندہ ناچیز نے بارہا مشاہدہ کیا ہے، درج ذیل ہیں:

1۔ کمال عاجزی

سیدی مرشدی کی عاجزی ایسی ہے کہ گویا "قطرہ سمندر میں گم ہو جائے۔" باوجود بلند مرتبہ ہونے کے، آپ ہمیشہ خود کو معمولی خادم سمجھتے ہیں۔ آپ اکثر فرمایا کرتے ہیں:

"میں مسجد کا جھاڑو کش ہوں اور تمہاری جوتیوں کو سر پر رکھ کر تاج سمجھنے والا ہوں۔"

یہ انکساری در حقیقت سنتِ انبیاء کی جھلک ہے، جس نے بے شمار دلوں کو آپ کا گرویدہ بنا دیا۔

2۔ دوسروں کو بے پناہ عزت سے نوازنا

آپ کے در سے کبھی کوئی محروم نہیں لوٹا۔ چھوٹے ہوں یا بڑے، عامی ہوں یا عالم، ہر ایک کو اتنی عزت دیتے کہ مخاطب خود کو معتبر محسوس کرنے لگتا ہیں ایک عام مرید بھی جب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا تو یوں محسوس کرتا جیسے وہی سب سے خاص ہے۔

3۔ سخاوت

آپ کی سخاوت کسی ایک پہلو تک محدود نہیں۔ نہ صرف مالی، بلکہ قلبی وسعت میں بھی بے مثال ہیں۔ کبھی کسی سائل کو خالی ہاتھ واپس نہیں بھیجا، بلکہ ضرورت سے بڑھ کر عطا فرمایا۔

4۔ مہمان نوازی: آپ کی خانقاہ و آستانہ سخاوت اور مہمان نوازی کا عملی نمونہ ہے۔ روزانہ دستر خوان بچھتا ہے، وہ صرف کھانے کی محفل نہیں بلکہ محبت و اخلاص کا منظر پیش کرتا ہے۔ جب آپ کی صحت اچھی تھی تو آپ خود مہمانوں کی خدمت میں مصروف رہتے اور اپنی ذات کو خدمت کے لیے پیش کرتے، اب خدام خدمات سرانجام دیتے ہیں لیکن آپ بھرپور نگرانی فرماتے ہیں۔

5۔ ادب

ادب کی دولت سے آپ کا دامن ہمیشہ بھرا رہا ہے آپ کا طریقہ ہمیشہ یہی رہا کہ اہلِ علم و اہلِ نسبت کی بے حد تعظیم کرتے ہیں اور اسی ادب کی برکت سے آپ کی مجلس میں نور اور برکت کا نزول ہوتا ہیں

یہ اوصاف آپ کی ذاتِ گرامی کا ایسا حسین امتزاج ہیں، جو ہر دیکھنے والے کو سلوک و محبت کی راہ پر چلنے کا درس دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی سیدی و مرشدی کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

جمالِ حکمت و فیضانِ معرفت

سیدی و مرشدی حضرت خواجہ حافظ محمد عبدالحق باباجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ و فیوضہم علینا کی صحبت بابرکت میں بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی، جہاں کلامِ محبت کے دریا بہتے تھے اور الفاظ میں حکمت و معرفت کے دروازے کھلتے تھے۔

ایک دن باباجی حضور نے فرمایا:

"بول یا نہ بول، تیرے بولنے کا غم نہیں

، تیرا ایک دیدار، تیرے بولنے سے کم نہیں۔"

یہ الفاظ سن کر دل کے نہاں خانوں میں عجیب کیف پیدا ہوا۔ گویا یہ کلام ہمیں یقین دلا رہا تھا کہ سکوت میں بھی محبت کی زبان بولتی ہے، کہ دیدار کی تاثیر کبھی الفاظ کے شور سے کم نہیں ہوتی۔

جب میں اپنی ابتدائی درسی کتب باباجی حضور کی زیرِ شفقت پڑھ رہا تھا، (مرشد پاک نے بندہ ناچیز کے پڑھائی کے لیے کئی استاذہ کو بلایا آپ انہیں بھاری معاوضے دیتے رہے فقط اس لیے کہ بندہ پڑھ جائے واللہ العظیم بندہ حقیر نہ اس احسان عظیم کا بدلہ دے سکا ہے نہ دے سکے گا بس اتنا ہی کہوں گا کہ باری تعالیٰ آسیدی مرشدی کو اپنے شایان شان اجر و ثواب و بدلہ عطا فرما) تو ان میں حضرت سعدیؒ کی کریما بھی شامل تھی۔ باباجی اکثر اس کے اشعار پڑھ کر فہم و ادراک کے نئے در وا کرتے۔ ان کی زبانِ مبارک سے کریما کے یہ الفاظ بارہا سنے:

کریما بہ بخشائے بر حال ما

کہ ہستم اسیر کمند ہوا

نداریم غیر از تو فریادرس

توئی عاصیاں را بخش وبا

نگہدار مارا از راہ خطا

خطا در گزار و صوابم نما

یہ اشعار پڑھ کر قبلہ باباجی صاحب نے فرمایا:

"سخاوت بود کار صاحب دلاں،

سخاوت بود پیشہ مقبلاں۔"

گویا ہمیں سکھایا جا رہا تھا کہ اہلِ دل کا شعار سخاوت ہے اور وہی لوگ کامیابی کی منازل طے کرتے ہیں، جو ایثار و درگزر کا مزاج رکھتے ہیں۔ حضرت مرشد پاک کے ملفوظات میں حکمت کے انوار جھلکتے اور روح کو سیراب کرنے والے حقائق پنہاں ہوتے ہیں۔

ایک اور موقع پر حضرت باباجی صاحب نے فرمایا: "قرآن پاک اللہ کے ولیوں کی شان بیان کرتا ہے کہ یہ لوگ جنت الفردوس کے وارث ہیں۔"

یہ ملفوظ ہمیں اس حقیقت کی طرف متوجہ کرتے ہیں کہ اللہ کے نیک بندے وہی ہیں جو قرآن کے مطابق اپنی زندگیاں گزارتے ہیں اور یہی لوگ دائمی سعادت کے حق دار ٹھہرتے ہیں۔

"شانِ ولایت اور حکمتِ الٰہیہ"

فرمایا: سیدنا خضر علیہ السلام اللہ کے برگزیدہ ولی اور علمِ لدنی کے حامل تھے، جبکہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام جلیل القدر نبی اور شریعت کے علمبردار تھے۔ مگر حکمتِ الٰہیہ نے یہ ظاہر فرمایا کہ بعض معاملات میں اہلِ معرفت کو وہ خصوصی علم عطا کیا جاتا ہے جو ظاہری اسباب سے ماورا ہوتا ہے۔ اس سے اہلِ ولایت کے مقام اور ان کے علمی فیوض کی عظمت نمایاں ہوتی ہے، جو سراسر اللہ کی عطا ہے۔

"رحمتِ الٰہی اور نیک صحبت کی برکت"

سیدی مرشدی نے فرمایا: ایک شخص، جو 100 جانوں کا قاتل تھا، جب اللہ والوں کی بستی کی طرف روانہ ہوا تو راستے میں ہی اس کی روح قبض کرلی گئی۔ مگر چونکہ اس کا رخ نیکوں کی طرف تھا، اس لیے اللہ نے اپنی رحمت سے زمین کو حکم دیا کہ نیکوں کی بستی کا فاصلہ کم کر دیا جائے، اور یوں وہ مغفرت کا مستحق ٹھہرا۔ یہ واقعہ اس حقیقت کو اجاگر کرتا ہے کہ اللہ والوں کی طرف سفر بھی انسان کے لیے بخشش اور رحمت کا سبب بن سکتا ہے، اگر نیت میں اخلاص ہو۔

خواجہ عبد الرحمان چھوہروی کی کرامت

فرمایا کہ اللہ والوں کو سکھانے والا اللہ پاک ہے، کیونکہ نبی جو تمام کے تمام اولیاء اللہ ہیں، انہیں اللہ ہی نے علم عطا فرمایا اور ان کے دلوں میں علم کا نور ڈالا۔ یہی حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو وہ علم عطا کرتا ہے جو انسانوں کی قدرت سے باہر ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ خواجہ عبد الرحمان چھوہروی رحمۃ اللہ علیہ امی تھے، یعنی ان کے پاس دنیاوی تعلیم نہیں تھی، لیکن اللہ کی بے پایاں کرم سے انہوں نے 30 پارے اور "صلوات الرسول" کا مجموعہ لکھا۔ یہ کرامت اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ اللہ پاک اپنے منتخب بندوں کو علم سکھانے میں کسی دنیاوی اصول کا محتاج نہیں ہوتا، بلکہ اپنی خاص عنایت سے انہیں وہ علم عطا کرتا ہے جو لوگوں کی عقل سے ماورا ہوتا ہے۔

فرمایا ولیوں کے یہ شان ہے اگر ایک بات پر ڈٹ جائے تو وہ ہو جاتا ہے اگر وہ قسم کھالیں تو اللہ پاک اس کی قسم کو پورا فرماتا ہے۔

علم کی اہمیت

سیدی مرشدی نے فرمایا کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا اللہ تیرا شکر ہے تو نے ہمیں علم دیا اور ہمارے دشمنوں کو دولت دی کیونکہ دولت فنا ہونے والی ہے اور علم ہمیشہ رہنے والا ہے۔ (سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے مشہور اشعار کا یہ ترجمہ ہیں اشعار یہ ہیں

رضِینا قِسمَۃَ الجَبّارِ فِینا

لَنا عِلمٌ وَلِلْجُہّالِ مَالُ

فَإِنَّ المَالَ یَفْنَی عَنْ قَرِیبٍ

وَإِنَّ العِلمَ بَاقٍ لَا یَزَالُ

ترجمہ: ہم اللہ کی تقدیر پر راضی ہیں، ہمارے پاس علم ہے اور جاہلوں کے پاس مال ہے؛ یقیناً مال جلد ختم ہو جائے گا؛ جبکہ علم ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔)

شیطانی وسوسوں سے بچاؤ کا طریقہ

سیدی مرشدی حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے فرمایا:

"جب تمہیں شیطان کی طرف سے کوئی غلیظ خیال یا وسوسہ آئے، تو فوراً 'لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم' پڑھو اور 'اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم' تین دفعہ پڑھو، پھر بائیں طرف تھوک دو۔"

عجز و محبت کا حسین امتزاج

ایک دفعہ عرس شریف کے اگلے سیدی و مرشدی، حضور قبلہ حافظ محمد عبد الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے محبوبوں سے درد بھرے لہجے میں فرمایا: اللہ پاک کے بندے دور دور سے تشریف لاتے ہیں لیکن ان سے ملاقات نہیں کر پاتا مجھے ڈر ہے کہ کہیں اللہ ناراض نہ ہو جائے، میں معذور ہوں اس لیے ملاقات نہیں کر سکتا، خدا کے لیے مجھے معاف کرنا اور راضی رہنا

یہی وہ اوصافِ حمیدہ ہیں جو اللہ کے نیک بندوں کو محبوب بناتے ہیں، اور یہی وہ روش ہے جس سے قلوب کی زمین پر اخلاص کے پھول کھلتے ہیں۔

شبہات سے اجتناب

سیدی و مرشدی، حضور قبلہ حافظ محمد عبد الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے ایک بار فرمایا:

"جب میں سفر پر جاتا تھا تو آٹا گوندھا ہوا ساتھ لے جاتا تھا۔ پھر پیر سباق شریف کے قریب جی ٹی روڈ پر ایک باشرع تندور والا تھا، جو آپ کے نانا صاحب کے ساتھ تعلق رکھتا تھا۔ میں اسے آٹا دے کر روٹی بنوا لیتا تھا۔"

یہ بظاہر ایک عام سی بات ہیں، مگر در حقیقت یہ صوفیاء کرام کی اس سنت کی جھلک ہیں، جو ہمیشہ مشتبہ اور بازاری کھانوں سے اجتناب کرتے ہیں۔ کیونکہ طیب و پاکیزہ غذا دل و روح پر اثر انداز ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہیں کہ اہلِ تصوف اپنی خوراک کے معاملے میں نہایت محتاط رہتے ہیں۔

یہ عمل ہمیں سکھاتا ہے کہ جس چیز میں ذرہ برابر بھی شبہ ہو اسے ترک کرنا چاہیے، اسے ترک کر دینا ہی اہلِ طریقت کا شعار ہے، تاکہ قلب کی پاکیزگی اور روح کی لطافت برقرار رہے۔

استغفار کی ساعتیں

جمعہ شریف کا مبارک دن تھا۔ عصر کے بعد سعادت نصیب ہوئی کہ سیدی و مرشدی حضور قبلہ حافظ محمد عبدالحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی قدم بوسی کی اور کچھ دیر صحبت میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔

جب رخصت ہونے لگا تو آپ نے شفقت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے فرمایا:

"اولیائے کاملین عصر سے مغرب تک استغفار میں مشغول رہتے ہیں۔"

پھر لمحہ بھر توقف فرمایا اور مسکرا کر گویا ہوئے:

"مغرب میں ابھی کچھ وقت باقی ہے، آپ بھی ایک تسبیح (100 مرتبہ استغفار) پڑھ سکتے ہیں، اور میں بھی پڑھتا ہوں۔"

اللہ پاک ہم سب کو خوب استغفار کی توفیق عطا فرمائے۔

سونے سے قبل بخشش کا نورانی وظیفہ

سیدی مرشدی ہمیشہ اپنے محبین کو تلقین فرماتے کہ رات کے پر سکون لمحات میں، جب دنیا کی ہلچل مدھم پڑ جائے اور دل کی دھڑکنیں سکون کے ترانے چھیڑنے لگیں، اس وقت استغفار کو اپنا معمول بنا لو۔

فرماتے:

"جو بندہ سوتے وقت اللہ کے حضور جھک جائے، اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کرے، اور اپنے رب سے مغفرت طلب کرے، وہ گویا اپنے بستر پر نہیں بلکہ رحمت کے سائے میں سوتا ہے۔"

پس، سونے سے پہلے یہ استغفار تین بار پڑھنا لازم کر لو:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

ترجمہ:

"میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں، جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے، قائم رکھنے والا ہے اور میں اسی سے توبہ کرتا ہوں۔"

(سنن الترمذي، 5/339، بیروت)، (مشکاۃ شریف)

یہ وہ مبارک الفاظ ہیں جو دل کو گناہوں کی کثافت سے پاک کر دیتے ہیں، روح کو جلا بخشتے ہیں، اور سونے والے کو اللہ کے عفو و کرم کی چادر میں لپیٹ دیتے ہیں۔

حضرت پیر بابا صاحب کے دربار پر حاضری

اہلِ سلوک کے لیے خانقاہی آستانے صرف اینٹ پتھر کی عمارتیں نہیں، بلکہ تجلیاتِ الٰہیہ کے مظاہر اور روحانی تربیت کے مراکز ہوتے ہیں۔ جہاں فنا فی اللہ کے جام پلائے جاتے ہیں، قلوب کی صفائی کی جاتی ہے، اور مسافرانِ راہِ حق کو منزلِ عشق کی راہ دکھائی جاتی ہے۔ سیدی مرشدی، حضرت حافظ محمد عبد الحق صاحب دامت برکاتہم، ہمیشہ اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری کو دل و جان سے محبوب رکھتے ہیں۔ خصوصاً حضرت پیر بابا رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر آپ کا ایک والہانہ عشق تھا۔ آپ نہ صرف خود حاضری دیتے، بلکہ محبت کرنے والوں کا ایک قافلہ لے کر جاتے، گویا کہ ایک روحانی کارواں، جو عشقِ الٰہی کی خوشبو سے معطر ہوتا۔ یہ محض ایک ظاہری سفر نہ ہوتا، بلکہ باطنی اسرار کی روشنی میں لپٹا ایک تربیتی مرحلہ ہوتا۔ آپ خود اس قافلے کے سالار ہوتے، راستے میں ذکر و اذکار کی محفلیں ہوتیں، ہر دل تسبیح کی مالا میں پرویا جاتا، اور ہر نگاہ خاکساری کے نور میں نہا جاتی۔ دربارِ پیر بابا پر پہنچتے ہی ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی۔ سب شرکاء کے لیے قیام و طعام کا اہتمام پہلے سے ہوتا۔ آپ نے ہمیشہ اس بات کا خیال رکھا کہ جو بھی محبت میں سفر کرے، وہ کسی دنیوی فکر میں مبتلا نہ ہو، بلکہ پوری یکسوئی کے ساتھ اس روحانی مجلس کا حصہ بنے۔ لانگری آپ ساتھ لے کر جاتے تاکہ شرکاء قافلہ کو طعام کی کوئی ضرورت نہ ہو، آپ کی نگرانی میں دیگیں پکائی جاتیں، لنگر تقسیم ہوتا، اور ہر نوالہ شکر کے آنسوؤں کے ساتھ کھایا۔

چینیوں اور رومیوں کا مقابلہ: سیدی مرشدی غوث الزماں حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الحق صاحب حفظہ اللہ ورعاہ نے ایک دفعہ بندہ نصیر الحق کو مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ کی یہ حکایت بیان فرمائی تھی کہ چین اور روم کے نقاشوں کے درمیان مقابلہ ٹھن گیا۔۔۔ بادشاہ وقت نے ان دونوں گروپوں کو ایک بڑے ہال کمرے میں بند کر دیا اور حکم دیا کہ وہ ایک ایک دیوار پر اپنی مہارت کا جادو جگائیں۔۔۔۔ جسے دیکھ کر فیصلہ کیا جائے گا کہ کس ملک کے نقاش بہتر ہیں۔ بادشاہ نے ہال کمرے کے درمیان ایک بھاری پردہ لٹکا دیا تاکہ وہ ایک دوسرے کا کام نہ دیکھ سکیں۔۔۔۔۔۔۔۔ چین کے نقاشوں نے قسم ہا قسم کے رنگ اور برش طلب کئے جبکہ روم کے نقاشوں نے کچھ بھی نہ مانگا۔۔۔۔ دونوں نے اپنا اپنا کام شروع کر دیا۔۔۔۔ چینی مختلف رنگوں کی آمیزش سے عمدہ ترین نقش و نگار بنانے میں دن رات لگے رہے جبکہ رومیوں نے اپنی دیوار کو خالی پالش کر کے چمکانا شروع کر دیا انہوں نے دیوار کو اس قدر چمکا دیا کہ وہ آئینے کی مانند عکس دکھانے لگی جبکہ چینیوں کے بیل بوٹے نقش و نگار اس قدر دلفریب دلآویز تھے کہ عقل دنگ رہ جاتی۔ ایک ہفتہ تک یہ دونوں گروہ اپنا اپنا کام کرتے رہے۔۔۔ جب کام مکمل ہو گیا تو بادشاہ کو مطلع کیا گیا۔۔۔۔ بادشاہ نے پہلے چینیوں کا کمال دیکھا بہت خوش ہوا پھر وہ رومیوں کی طرف متوجہ ہوا انہوں نے درمیان سے پردہ ہٹایا تو چینیوں کے نقش و نگار صیقل کی ہوئی دیوار میں دکھائی دینے لگے بادشاہ نے رومیوں کے کام کو اول قرار دیا جو بغیر کچھ خرچ کئے چینیوں سے بازی لے گئے ۔۔۔۔۔۔ مولانا روم فرماتے ہیں کہ رومیوں کے کام کی مثال ان باخدا صوفیوں کی سی ہے جو نہ تو اتنا علم رکھتے ہیں نہ کوئی دوسرا ہنر۔ لیکن انہوں نے اپنے قلوب کو اس قدر صیقل کیا ہوا ہے کہ اس میں جمال الٰہی ہر گھڑی منعکس ہوتا رہتا ہے صوفیاء کے دل میں کسی قسم کا لالچ کینہ بغض حرص نہیں ہوتا انہوں ان آلودگیوں سے اپنے قلوب کو پاک کر لیا ہوتا ہے۔

جب یہ حکایت آپ نے بیان فرمائی تو یقیناً آپ کا مقصد یہی ہو گا کہ آپ بھی اپنے قلب کو آلائشوں سے پاک کر کے اسے جمالِ حق کا آئینہ بنالیں۔

فائدہ: ماسٹر عبدالصبور صاحب کے بقول پیر بابا رحمۃ اللہ علیہ قافلہ کی صورت میں آخری حاضری اگست ستمبر 1999 کو فرمائی گئی۔

دنیا کی حقیقت

ایک دفعہ حضور مرشد پاک نے فرمایا اس کا ماحصل فی الذہن یہ ہے کہ یہ دنیا ایک خواب کی مانند ہے، جہاں عزت، رتبہ، دولت اور شان و شوکت سب کچھ آنکھ کھلتے ہی بکھر جاتا ہے۔ جب تک سانسیں بحال رہتی ہیں، لوگ محبت کے جام پلاتے ہیں، سونے اور جواہرات کا خراج پیش کرتے ہیں، عزت و احترام میں پلکیں بچھاتے ہیں۔ ماں باپ کے دل میں اولاد کے لیے لازوال محبت ہوتی ہے، دوستوں کی محفلیں آباد رہتی ہیں، دنیا ہر لمحہ دامِ فریب بچھائے مسکراہٹیں بکھیرتی ہے۔ لیکن جیسے ہی موت کی آہٹ سنائی دیتی ہے، یہ سب کچھ ایک سراب کی طرح تحلیل ہونے لگتا ہے۔ جو ماں باپ زندگی بھر اپنے بیٹے کے لیے قیمتی لباس خریدتے ہیں، وہی محبت کرنے والے ہاتھ اسے کفن کی سادہ چادر میں لپیٹ کر دنیا کے سب تعلقات منقطع کر دیتے ہیں۔ وہی جو زیورات پہناتے تھے، اب اس کے ہاتھوں سے انگوٹھیاں اتارتے ہیں۔ جو لوگ عیش و عشرت کی محفلوں میں اسے شریک کرتے تھے، وہی آج اسے مٹی کے سپرد کرنے کی تیاری کر رہے ہوتے ہیں۔ یہی دنیا کی حقیقت ہے۔ دنیا والوں کو معلوم ہے کہ اس سفر میں جاہ و جلال، مال و زر اور رتبہ و منصب کا کوئی فائدہ نہیں۔ جو کچھ ساتھ جاتا ہے، وہ دل کی پاکیزگی، اعمال کی روشنی اور وہ نور ہے جو قلب کی صیقل شدہ دیوار میں جمالِ الٰہی کی صورت منعکس ہو رہا۔

لطائفِ باطن اور درِ مجدد الف ثانی رحمہ اللہ

ایک مجلس میں سیدی و مرشدی، غوثِ زماں حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الحق صاحب حفظہ اللہ ورعاہ نے ارشاد فرمایا:

"حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے لطائف کو یوں نہیں چلایا کہ ہر کسی کو نظر آئے کہ وہ دھڑک رہے ہیں۔ یہ ایک باطنی راز ہے، جو ہر نگاہ کی گرفت میں نہیں آتا۔ لطائف کا جاری ہونا محض ظاہری حرکات یا جسمانی تجربات پر موقوف نہیں، بلکہ یہ ایک روحانی معاملہ ہے، جو اللہ کی عطا اور مشائخ کی توجہ سے نصیب ہوتا ہے۔

حضرت نے مزید فرمایا: "حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کا فلاں لطیفہ جاری نہ ہو رہا ہو، تو وہ میرے دربار پر آکر اسے جاری ہوتا دیکھے گا۔" مجھے یاد نہیں کہ آپ نے کس لطیفے کا ذکر فرمایا تھا۔ یہ حقیقت اہلِ نسبت کے لیے ایک عظیم بشارت ہے کہ جس کی روحانی ترقی میں کوئی رکاوٹ ہو، وہ درِ مشائخ پر حاضر ہو، اخلاص کے ساتھ طلب کرے، اور اپنی باطنی اصلاح کے لیے فیض یافتہ نگاہوں کے سامنے جھک جائے۔ جو لوگ اس حقیقت کو سمجھ لیتے ہیں، وہی اصل کامیاب لوگ ہیں، جن کے سینے میں ذکر اللہ کا نور جاری ہو جاتا ہے اور جن کے لطائف، خواہ کسی کو نظر نہ آئیں، مگر حقیقت میں ان کے باطن میں ایک نورانی انقلاب برپا ہو تا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امتیوں سے محبت

ایک دفعہ میں نے اپنے سیدی مرشدی سے عرض کیا کہ حضور، دل بہت چاہتا ہے کہ عمرہ شریف ادا کروں۔ آپ نے میری عرض پر دعا فرمائی اور پھر سوال کیا، "جو شخص ماں باپ کے قریب ہوتا ہے، اس کے ساتھ محبت زیادہ ہوتی ہے یا جو ان سے دور ہوتا ہے؟" میں نے عرض کیا، "جو ماں باپ سے دور ہوتا ہے، وہ لاڈلا ہوتا ہے۔" تو آپ نے فرمایا، "حضور صلی اللہ علیہ وسلم ماں باپ سے زیادہ مہربان ہیں، اور جو امتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وطن پاک سے دور ہیں، قریب کے مقابلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے زیادہ محبت فرماتے ہیں۔" یہ بات میری یاد سے محو ہو گئی تھی، مگر آج والدہ ماجدہ نے یہ ملفوظ دوبارہ یاد دلایا۔ 5 اپریل 2025

رمضان: روحانیت کا مہینہ

سیدی و مرشدی، غوثِ زماں حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الحق صاحب حفظہ اللہ ورعاہ نے ارشاد فرمایا: رمضان روحانیت کا مہینہ ہے، اس میں روحانیت بنانی چاہیے۔

یہ مبارک مہینہ محض روزے رکھنے اور ظاہری عبادات تک محدود نہیں، بلکہ یہ دل کی صفائی، باطن کی روشنی اور قربِ الٰہی کے حصول کا سنہری موقع ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں انسان کو اپنے اندر جھانک کر دیکھنا چاہیے کہ اس کا دل اللہ کی یاد سے کتنا روشن ہے، اس کی روح کس قدر لطافت اور نورانیت سے معمور ہے، صوفیائے کرام رمضان کو اپنی روحانی تربیت کے لیے خاص طور پر استعمال کرتے تھے۔ یہ مہینہ انہیں ظاہری اور باطنی تزکیہ کی یاد دلاتا تھا، جس میں بھوک اور پیاس صرف جسم کے لیے نہیں بلکہ روح کے لیے ایک غذا بن جاتی ہے۔ کم کھانے، کم سونے، کم بولنے اور زیادہ ذکر و فکر میں مشغول ہونے سے دل میں ایک خاص لطافت اور نور پیدا ہوتا ہے، جو عام دنوں میں مشکل ہوتا ہے، پس جو لوگ رمضان کو صرف جسمانی مشقت سمجھتے ہیں، وہ اس کے حقیقی راز سے غافل ہیں۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں ہمیں اپنی روح کو جلا بخشنی ہے، ذکر و اذکار، تلاوتِ قرآن، درود و استغفار اور محبتِ الٰہی میں غرق ہو کر اپنی باطنی دنیا کو سنوارنا ہے۔ جو شخص اس مہینے میں اپنی روح کو جِلا بخشنے میں کامیاب ہو گیا، وہ سارا سال اس نورانی برکت سے مستفید ہوتا رہے گا۔

ہر شب، شبِ قدر است

سیدی و مرشدی، غوثِ زماں حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الحق صاحب حفظہ اللہ ورعاہ سے رمضان المبارک میں کئی بار یہ شعر سننے کی سعادت نصیب ہوئی:

اے خواجہ چہ پرسی ز شب قدر نشانی

ہر شب شب قدر است قدر بدانی

(ترجمہ: تو شبِ قدر کی نشانی کیوں پوچھتا ہے؟ اگر تُو قدر جان لے، تو ہر رات ہی شبِ قدر ہے) یہ شعر حقیقتِ شبِ قدر اور اس کے پیغام کو خوبصورت انداز میں بیان کرتا ہے۔ عام طور پر لوگ صرف ایک خاص رات کی تلاش میں رہتے ہیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ ہر وہ رات جس میں بندہ اللہ کی طرف متوجہ ہو، گناہوں سے توبہ کرے، عبادت میں مشغول ہو، وہی اس کے لیے شبِ قدر بن جاتی ہے، مرشدِ کامل کی یہ نصیحت ہمیں یہ درس دیتی ہے کہ شبِ قدر کو محدود نہ سمجھو، بلکہ ہر رات کو عبادت، ذکر، اور توبہ سے قیمتی بنالو۔ جو انسان اللہ کی رضا کے لیے ہر رات کو خاص بنالے، اس کے لیے ہر شب شبِ قدر ہے، اور ہر لمحہ رحمتِ الٰہی کا دروازہ کھول سکتا ہے۔

فیضِ مرشد اور اخلاص کی برکت

سیدی و مرشدی، غوثِ زماں حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الحق صاحب حفظہ اللہ ورعاہ نے فرمایا: "جو اخلاص کے ساتھ آئے گا، اسے یہاں کے درخت، بوٹی اور در و دیوار سے بھی فیض ملے گا۔" اخلاص وہ جوہر ہے جو ایک عام جگہ کو بھی مقامِ فیض میں بدل دیتا ہے۔ جب کوئی سالک خالص نیت اور طلبِ حق کے ساتھ کسی صاحبِ نسبت درویش کے آستانے پر حاضر ہوتا ہے، تو وہاں کی فضا، در و دیوار، درخت اور گھاس تک اس پر رحمت کے اثرات ڈالنے لگتے ہیں۔ اخلاص کے ساتھ حاضر ہونے والا دل کی آنکھ سے دیکھنے لگتا ہے، اور اسے ہر چیز میں نورِ معرفت اور رحمتِ الٰہی کے آثار دکھائی دینے لگتے ہیں۔ یہی اخلاص ہی وہ کنجی ہے جو طالبِ حق کے لیے دروازے کھول دیتی ہے، اور اسے ہر سمت سے فیض پہنچنے لگتا ہے۔

درودیوار سے فیض کیسے حاصل ہوتا ہے؟

یہ سوال ایک عارفانہ نکتہ لیے ہوئے ہے کہ پیرِ کامل کی موجودگی یا عدم موجودگی کے باوجود ایک جگہ، اس کے درودیوار، درخت اور فضا سے فیض کیسے مل سکتا ہے؟ صوفیائے کرام اور اولیاء اللہ کے ہاں اس کا جواب بہت گہرا اور روحانی حکمتوں سے بھرپور ہے۔

روحانی اثرات کا باقی رہنا

جس جگہ اللہ کے ولی کثرت سے عبادت، ذکر و اذکار اور ریاضت کرتے ہیں، وہ جگہ خود روحانی انوار سے معمور ہو جاتی ہے۔ جیسے مسجد، خانقاہ، یا وہ حجرہ جہاں اللہ والے بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں، وہ جگہ ایک مخصوص نورانی کیفیت اختیار کر لیتی ہے۔

محبت اور نسبت کا اثر

جس دل میں اخلاص اور محبت ہو، وہ در و دیوار کو عام اینٹ پتھر نہیں سمجھتا، بلکہ اس میں ایک روحانی روشنی محسوس کرتا ہے۔ حضرت رابعہ بصریؒ کے بارے میں آتا ہے کہ جب کوئی ان کے گھر آتا، تو وہاں کی فضا ہی مختلف محسوس ہوتی تھی۔ یہی کیفیت خانقاہوں اور اولیاء کے مزارات پر بھی پائی جاتی ہے۔

جگہوں میں روحانی مقناطیسیت

روحانی طور پر بلند شخصیات کی صحبت اور قیام سے زمین کے ذرات تک میں ایک خاص کشش آ جاتی ہے، جو اخلاص رکھنے والوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ جیسے مسجد نبوی میں جا کر ایک عام نمازی بھی وہ کیفیت محسوس کرتا ہے جو عام مساجد میں ممکن نہیں ہوتی۔

دعاؤں اور انوار کا اثر

ولی اللہ جس جگہ ذکر کرتے ہیں، قرآن پڑھتے ہیں، عبادت کرتے ہیں، وہ جگہ انوارِ الٰہی سے روشن ہو جاتی ہے۔ جیسے خانہ کعبہ کی ہر اینٹ میں ایک روحانی کیفیت موجود ہے، اسی طرح اللہ والوں کی خانقاہوں اور مجالس کی در و دیوار بھی تاثیر رکھتی ہیں۔

زمین اور چیزوں میں برکت

قرآن کریم میں کئی جگہ ذکر ہے کہ اللہ نے کچھ جگہوں کو بابرکت بنایا، جیسے مسجد الحرام، بیت المقدس، اور وادیٔ طور۔ اسی طرح پیر و مرشد کے مقام کو بھی اللہ کی رحمت خاص کر دیتی ہے، اور جو سچے دل سے وہاں آتا ہے، اسے محسوس ہوتا ہے کہ در و دیوار تک اس پر مہربان ہیں۔

عقیدت اور یقین کی تاثیر

جس طرح حضرت یعقوبؑ کی بینائی حضرت یوسفؑ کی قمیص سے لوٹ آئی، وہ صرف قمیص کا کمال نہیں تھا بلکہ نسبت اور یقین کا اثر تھا۔ جو اخلاص کے ساتھ کسی فیض یافتہ جگہ پر جاتا ہے، اسے وہاں کے در و دیوار بھی تاثیر دیتے ہیں، کیونکہ وہ جگہ اللہ کی خاص تجلیات کا مرکز بن چکی ہوتی ہے۔

قوالی

سیدی و مرشدی، غوثِ زماں حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الحق صاحب حفظہ اللہ ورعاہ نے فرمایا: "قوالی ہمارے سیدی مرشدی حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الغفور باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں کی تھی اس لیے ہم بھی نہیں کرتے، پھر فرمایا کہ جو فائدہ قوالی سے لیا جاتا ہے، وہ تو درختوں کے پتوں کے ہلنے سے بھی حاصل ہوتا ہے"

فارسی کے عظیم صوفی شاعر سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر اور اس کا مفہوم تصوف اور معرفتِ الٰہی کی ایک گہری حقیقت بیان کرتا ہے:

"برگ درختان سبز پیش خداوند ہوش

ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار"

مفہوم: "عقل رکھنے والوں کے لیے درختوں کے سبز پتے بھی اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں، ہر پتہ گویا اللہ کی معرفت (شناخت) کی ایک کھلی کتاب ہے۔"

درختوں کے پتوں کے ہلنے سے روحانی فائدہ کیسے حاصل ہوتا ہے؟

سیدی و مرشدی کے فرمان کے مطابق، جو فائدہ بعض لوگ قوالی سے حاصل کرتے ہیں، وہ تو درختوں کے پتوں کے ہلنے سے بھی مل سکتا ہے۔ اس کی گہرائی کو سمجھنے کے لیے ہمیں روحانیت، قدرت اور فطری تجلیات پر غور کرنا ہوگا۔

فطرت کے ذریعے ذکرِ الٰہی

اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ پوری کائنات اس کی تسبیح کر رہی ہے:

"تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ"

(بنی اسرائیل:44)

یعنی آسمان و زمین اور ہر چیز اللہ کی تسبیح کر رہی ہے، مگر تم ان کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے۔ جب درختوں کے پتے ہلتے ہیں، تو وہ بھی اللہ کے ذکر میں مصروف ہوتے ہیں، اور جو دل اس حقیقت کو سمجھ لے، وہ ان پتوں کے ہلنے سے وہی روحانی کیفیت حاصل کر سکتا ہے، جو کسی قوالی یا موسیقی سے حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

قدرتی سکون اور خشوع

صوفیاء کا طریقہ یہ ہے کہ وہ فطرت میں اللہ کی نشانیاں دیکھتے ہیں۔ ہوا کا چلنا، پتوں کا ہلنا، پرندوں کا چہچہانا، دریا کی روانی یہ سب انسان کو قدرت کے قریب کرتے ہیں۔ جو دل اللہ سے جڑا ہو، وہ درختوں کی سرسراہٹ میں بھی وہی کیفیت محسوس کرتا ہے جو کسی وجد آور نغمے میں مل سکتی ہے۔

خاموش مراقبہ اور ذکر

صوفیاء اور اولیاء کرام تنہائی میں قدرت کے ساتھ جڑنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ حضرت مولانا رومؒ فرماتے ہیں: "خاموشی وہ زبان ہے جو اللہ سے بات کرتی ہے۔" درختوں کے پتوں کی سرسراہٹ ایک خاموشی کا درس ہے، ایک فطری ذکر ہے، جو دل کو سکون اور روح کو نور عطا کر سکتا ہے۔ اگر کوئی اخلاص کے ساتھ کسی درخت کے نیچے بیٹھے اور اپنے باطن میں جھانکے، تو وہ وہی سرور پا سکتا ہے جو بعض لوگ قوالی کے ذریعے چاہتے ہیں۔

قوالی اور قدرت میں فرق: قوالی کا اثر خارجی اور وقتی ہوتا ہے، جو مخصوص الفاظ، راگ، اور دھن پر منحصر ہوتا ہے۔ جبکہ درختوں کے پتوں کی سرسراہٹ ایک مسلسل اور خالص ذکرِ الٰہی ہے، جو ہر لمحہ جاری ہے۔ درخت کے پتے ہلتے ہیں، مگر اپنی مرضی سے نہیں، بلکہ اللہ کی ہوا کے تابع ہو کر۔ یہ صوفیانہ زندگی کی علامت ہے ایک سچا ولی اپنی مرضی نہیں چلاتا، بلکہ اللہ کی رضا میں فنا ہو جاتا ہے۔ جب کوئی اس حقیقت کو سمجھتا ہے، تو درختوں کے ہلنے میں بھی اسے اللہ کا پیغام ملتا ہے، سیدی و مرشدی کے اس قول میں ایک گہری حقیقت ہے: "جو فائدہ قوالی سے حاصل کیا جاتا ہے، وہ تو درختوں کے پتوں کے ہلنے سے بھی مل سکتا ہے۔" یعنی جو دل ذکرِ الٰہی سے جُڑا ہو، وہ کسی خارجی سہارے کا محتاج نہیں، بلکہ وہ قدرت کے ہر مظہر میں اللہ کا جلوہ دیکھ سکتا ہے۔ یہی اصل روحانیت ہے، اور یہی تصوف کا کمال ہے۔

دعا کی تلقین

بندہ کو فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا وَّمِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّمِنْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا وَّفِيْ عَصَبِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ لَحْمِيْ نُوْرًا وَّفِيْ دَمِيْ نُوْرًا وَّفِيْ شَعْرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَشَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا، وَّاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْنِيْ نُوْرًا، وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا، اَللّٰھُمّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا.

نماز میں یہ پڑھا کرو

سیدی مرشدی نے بندہ نصیر الحق کو فرمایا نماز میں یہ دعا بھی پڑھا کرو

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلاَّ اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

"اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں، میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما، بلاشبہہ تو بخشنے اور رحم کرنے والا ہے۔

ایک جامع دعا کا حکم

مرشد کریم نے فرمایا یہ دعا نماز میں پڑھا کرو

اللهم إني أعوذ بك من عذاب القبر وأعوذ بك من عذاب النار وأعوذ بك من فتنة المحيا والممات وأعوذ بك من فتنة المسيح الدجال

اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، زندگی اور

موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور مسیح دجال کی آزمائش سے (بھی) تیری پناہ مانگتا ہوں

درودِ تنجینا

اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد وعلی آل سیدنا و مولانا محمد صلوٰۃ تنجینا بھا من جمیع الاھوال ولآفات وتقضی لنا بھا جمیع الحاجات و تطھرنا بھا من جمیع السیئات و ترفعنا بھا عندک اعلی الدرجات و تبلغنا بھا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیٰوۃ و بعد الممات انک علی کل شیءٍ قدیر ۔

قبلہ مرشد پاک مبارک درود تنجینا بہت پڑھتے ہیں۔

جمعہ شریف[9] کا وظیفہ

سورۃ یسین ، سورۃ قٓ ، سورۃ تغابن ، سورۃ ملک ، سورۃ مزمل

صبح وشام کے اذکار

سبحان اللہ الحمدللہ لاالٰہ الااللہ اللہ اکبر

عید کا انمول وظیفہ

[9] حضرت قبلہ عالم باباجی ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (جمعہ شریف کے لیے) اپنے متعلقین مریدین کو سورۃ کہف اور سورۃ جمعہ پڑھنے کی تاکید فرماتے۔

جس نے عید کے دن تین سو بار سبحان اللہ وبحمدہ پڑھا، پھر اس کا ثواب تمام مسلمان مُردوں کو بخش دیا تو ہر قبر میں ایک ہزار نور داخل ہونگے اور جب یہ آدمی فوت ہو گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسکی قبر میں بھی ایک ہزار نور داخل فرمائے گا۔

سحری کا انمول تحفہ

لاالہ الااللّٰہ الحیُ القیومُ الْقآئمُ علی کلِ نفس بما کسبتْ

جو شخص اس دعا کو سحری کے وقت سات مرتبہ پڑھے گا تو اس کو ہر ستارے کے بدلے میں ہزار نیکیاں ملیں گی اور اس کے ہزار گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اتنے ہی درجے بلند کر دیئے جائیں گے۔

رات کو سوتے وقت کا وظیفہ

استغفرُللّٰہ العظیم الذی لا الہ الاھو الحی القیوم واتوب الیہ

رات کو سوتے وقت پڑھ لیں زندگی کے تمام گناہ خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہو، درختوں کے پتوں کے برابر ہو، ریت کے ذرات کے برابر ہو یا ایام کی تعداد کے برابر ہو معاف ہوں گے

غم و پریشانی دور کرنے کے لیے وظیفہ مبارک

توکلت علی الحی الذی لا یموتُ اَلْحمدللّٰہ الذی لم یتخذ ولدا و لم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذلِّ وکبرہ تکبیرا

(ایک مرتبہ روزانہ)

فضیلت: جب سرکار دوعالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما کثیر اکو بہت پریشانی لاحق ہوتی تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو یہ وظیفہ مبارک دے کر بھیجتا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پریشانی دور ہو جاتی۔

لجپال مرشد کریم کا عطا کردہ وظیفہ

لاالہ الا اللہ الملک الحق المبین[10]

چار عظیم فوائد

فقر وفاقہ سے حفاظت معاشی تنگی دور ہو جانا

وحشت قبر سے حفاظت اور راحت کا حصول

ظاہری وباطنی غنا کا حصول

جنت کے دروازے پر دستک دینا اور دخولِ جنت کا پروانہ

غم ومصیبت سے نجات کی دعا

بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء و هوالسمیع العلیم

[10] یہ مبارک کلمات طیبات سنہری جالیوں پر بھی کندہ ہیں۔

جو شخص صبح وشام اس وظیفہ مبارک کو تین تین مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ہر تکلیف ، غم اور مصیبت سے نجات عطا فرماتا ہے اور دینی و دنیاوی کاموں میں کامیابی عطا فرماتا ہے۔

دنیاوی پریشانیوں سے نجات

حسبی الله لا اله الاهو علیه توکلت وهو رب العرش العظیم

جو شخص صبح و شام سات سات مرتبہ یہ مبارک دعا پڑھتا ہے بے شک فضیلت کے لیے پڑھتا ہے یا بغیر فضیلت کے اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے غموں سے بے نیاز فرما دیتا ہے اور خود اس کے لیے کفیل و وکیل ہوتا ہے۔

شہادت کا درجہ[11]

جو شخص صبح کے وقت تین (3) مرتبہ أعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم پڑھے اور س.ورۃ الحشر کی آخری تین یات پڑھے، تو اس کے ساتھ للہ تعالی ستر (70) ہزار فرشتے مقرر کر دیتے ہیں، وہ شام تک اُس کیلئے دعاء واستغفار کرتے ہیں، اگر اُس دن مر جائے تو شہید بن کر مرے گا، اور جو شام کو پڑھے اُس کو بھی یہی مرتبہ حاصل ہو گا او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(سنن الترمذي، کتاب فضائل القرآن)

أعُوذُبِاللّٰهِ السَّمِیع العَلِیمِ مِنَ الشیطَانِ الرَّجِیم

[11] سورۃ حشر کی آخری آیات کا آپ نے احقر نصیر الحق کو فرمایا تھا کہ صبح شام پڑھا کریں۔

أعُوذُبِاللهِ السَّمِيع العَلِيمِ مِنَ الشيطَانِ الرَّجِيم

أعُوذُبِاللهِ السَّمِيع العَلِيمِ مِنَ الشيطَانِ الرَّجِيم

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

نماز کے بعد کا وظیفہ

یارب لک الحمد کما ینبغی لجلال وجہک و عظیم سلطانه

کسی بھی نماز کے بعد سو بار روزانہ

سیدی مرشدی کی تسبیح سے محبت

اللہ والے ہر چیز میں محبوبِ حقیقی کی یاد تلاش کرتے ہیں۔ اُن کے دل میں ذکرِ الٰہی کی ایسی روشنی جاگزیں ہوتی ہے کہ اُن کی ہر ادا، ہر حرکت اور ہر لمحہ ذکر کی خوشبو سے معطر ہوتا ہے۔ میرے سیدی و مرشدی، حضرت حافظ محمد عبدالحق دامت برکاتہم العالیہ کی زندگی اسی نور سے بھرپور ہے۔

ایک روز بندہ نصیر الحق کو فرمایا: "میں یہاں سے کوئٹہ صرف تسبیح لینے گیا تھا، جب تسبیح ملی تو واپس آگیا۔" یہ کوئی معمولی بات نہیں، بلکہ ایک کامل سالک کے شوقِ ذکر اور توجہِ باطن کا عظیم مظہر ہے۔

اکثر آپ کے دستِ مبارک میں ایک خوبصورت تسبیح ہوتی، جسے تھامے آپ خاموشی سے ذکر میں مشغول ہوتے۔ ایک دن آپ نے فرمایا: "یہ تسبیح کوک کی ہے، کوک وہ لکڑی ہے جس سے نوح علیہ

السلام نے کشتی بنائی تھی۔"عبد الستار خان صاحب اکثر آپ کے حکم سے تسبیح بناتے۔ آپ خود انداز، سوراخ، دھاگہ اور دانوں کی ترتیب تک کی نگرانی فرماتے ہیں۔ کئی بار خدام کو فرماتے : "جاؤ، خان صاحب سے کہو کہ دھاگہ یوں ہو، سوراخ ایسے ہوں..." یہ سب کچھ صرف تسبیح کے حسن کے لیے نہیں، بلکہ ذکر کی راہ کو بہتر اور پُراثر بنانے کی تمنا کا عکس ہے۔ یقیناً یہ سب نشانیاں اس بات کی گواہ ہیں کہ آپ کا دل، ذکرِ الٰہی کا گہوارہ ہے۔ آپ کی تسبیح، آپ کا سکوت، اور آپ کی نگاہیں سب کچھ "یاد" کے دائرے میں سمٹ جاتے ہیں۔

بدھ کے دن ابتدا

سیدی مرشدی دامت فیوضہم ہر نیک کام کی ابتدا اور شروعات بدھ کے دن سے فرماتے ہیں مثلا آستانہ عالیہ بحر الحق شریف میں جب اسباق کی افتتاح ہوتی تو بدھ کے دن سے ہی ہوتی راقم کا جب پہلا سال تھا درس نظامی کا (درجہ اولی) تو سیدی مرشدی حفظہ اللہ نے افتتاحی سبق میں شرکت فرمائی اور طلباء کرام کو مفید اور قیمتی نصائح سے بہرہ ور فرمایا اور یہ بدھ کا مبارک دن تھا۔ تعلیم المتعلم میں کشف الخفاء کے حوالے سے لکھا ہے ما من شئ بدی فی یوم الاربعاء الا وقد تم یعنی کوئی ایسا عمل نہیں جس کی ابتدا بدھ کے دن ہوئی ہو اور وہ پایہ تکمیل تک نہ پہنچا ہو اور سبق شروع کرنے کا یہی طرز عمل حضرت سیدنا امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا بھی تھا۔

دوزانو بیٹھنا

مرشد پاک اطال اللہ عمرہ وحیاتہ اکثر دوزانو بیٹھتے رہے ہیں اور خصوصاً محافل میں کئ کئ گھنٹے مسلسل التحیات کی شکل میں بیٹھتے، اسی طرح آپ نے چارپائی کے بجائے زمین پر ساری زندگی گزاری ہے، بائی

پاس سرجری کے بعد آپ مبارک چارپائی پر آرام فرماتے ہیں۔ اللہ پاک آپ کا سایہ سلامت رکھے آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

سفر راز

سفر ہمیشہ کسی نہ کسی مقصد کے تحت کیا جاتا ہے۔ کچھ لوگ دنیاوی مقاصد کے لیے سفر کرتے ہیں، کچھ تجارتی اغراض کے لیے، اور کچھ محض سیاحت کی غرض سے۔ لیکن کچھ سفر ایسے بھی ہوتے ہیں جو نہ دنیاوی ہوتے ہیں، نہ مادی، بلکہ روحانی اسرار و رموز سے بھرپور ہوتے ہیں، اور جن کی حقیقت صرف وہی جان سکتے ہیں جنہیں اللہ نے خاص بصیرت عطا کی ہو۔ سیدی مرشدی حضرت خواجہ حافظ محمد عبدالحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا پشاور کی طرف سفر بھی ایک ایسا ہی راز ہے جسے جاننے کے لیے ظاہری آنکھ سے نہیں، بلکہ دل کی آنکھ سے دیکھنا ضروری ہے، (آج کل آپ کی صحت ناساز ہیں اس لیے آپ نہیں جاتے، دراصل بات یہ ہے کہ آپ کو اللہ پاک نے ولایت کا وہ مقام عطا فرمایا ہے جس میں ڈیوٹی نہیں کرنی پڑتی اب آپ اپنے خلوت شریف میں بیٹھے ہوتے ہیں اور مشاہدہ حق میں مستغرق ہوتے ہیں آپ صاحبِ مشاہدہ فقیر ہے) آپ اکثر پشاور کا رخ فرماتے، مگر یہ سفر نہ کسی دنیاوی کام کے لیے ہوتا، نہ کسی ملاقات کے لیے، اور نہ ہی کسی ذاتی ضرورت کے لیے۔ حیرت انگیز بات یہ تھی کہ آپ نہ کسی سے ملتے، نہ کسی محفل میں شرکت فرماتے، اور نہ ہی گاڑی سے اترتے، آپ کے قریبی ساتھیوں میں سے ایک وقاص صاحب، جو اکثر آپ کے ساتھ سفر میں ہوتے، انہوں نے ایک بار بندہ کو بتایا: "حضرت باباجی ہمیں فرماتے کہ گاڑی سے اتر جاؤ، اگر کچھ کھانا پینا ہے تو کر لو۔ اگر کسی کی اشتہا ہو تو وہ کھا پی لے، مگر میں گاڑی میں ہی بیٹھا رہوں گا۔" یہی معمول تھا، ہر بار وہی انداز، وہی خاموشی، وہی چہرے پر رومال ڈال کر بیٹھنا، کبھی کبھی آپ مسلسل کئی دنوں تک پشاور جاتے۔ ایک دن بندہ نصیر الحق سے

فرمایا میں پشاور اس لیے بہت زیادہ جاتا ہوں کہ میرے والد صاحب، حضور قبلہ عالم باباجی صاحب ثانی رحمۃ اللہ علیہ بھی وہاں جایا کرتے تھے، اس لیے میں بھی جایا کرتا ہوں، فرمایا دین بھی قبلے کی طرف سے آیا ہے، نیک لوگ بھی اکثر اسی طرف سے آتے ہیں زیادہ ولی بھی اسی طرف ہیں، مرشد پاک مبارک نے فرمایا کہ پشاور کیوں جاتا ہوں؟... یہ راز کی باتیں ہیں۔ اولیاء کرام کی زندگی میں ایسے پہلو ہوتے ہیں جو عام فہم انسانوں کے لیے راز ہوتے ہیں، مگر باطن کی دنیا میں وہ سب سے زیادہ روشن حقائق ہوتے ہیں ، جب آپ کو شدید دل کا دورہ پڑا تھا، اس دن بھی آپ سفر پر تھے۔ آپ نے رشکئی انٹر چینج والی مسجد میں مغرب کی نماز کی امامت فرمائی۔ یہ اس بات کا ثبوت ہیں کہ آپ کا پشاور روز جانا کوئی عام نہیں تھا۔ بندہ کے نزدیک یہ سفر راز تھا، یہ کسی عام مقصد کا سفر نہ تھا، پشاور کی زمین، اس کے باسی، اس کے در و دیوار سب آپ کی نگاہِ کرم سے فیض پا رہے ہیں۔ آپ ہی اس علاقے کے غوث ہیں، جن کی موجودگی سے اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں، اور جن کے دم سے یہ خطہ محفوظ ہے۔ایک دن میرے سیدی مرشدی نے مجھ سے فرمایا توروڈھیر شریف ضلع صوابی میں حضرت خواجہ عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد، حضرت شیخ شعیب بابا رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے۔ وہ ایک عظیم شیخ تھے، جن کے فیوض و برکات آج بھی جاری ہیں۔"، میں نے ادب سے عرض کیا حضور! توروڈھیر شریف سے تو ہماری رشتے داری ہے۔ میری ہمشیرہ صاحبہ کا گھر بھی وہیں ہے، اس لیے ہمارا آنا جانا رہتا ہے۔ میں وہاں کے مشہور دربار، حضرت میاں گل بابا رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لیے بھی جا چکا ہوں، جہاں لوگ جسمانی بیماریوں خصوصاً دانے نکلنے کی شکایت سے شفا پانے کے لیے آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عطا سے وہاں کی خاک بھی شفا بخشتی ہے۔"یہ سن کر مرشد پاک نے ارشاد فرمایا: وہ بھی ایک برکتوں کا مرکز ہے، مگر اگر تم اس سے ذرا آگے بڑھو، تو ایک اور نورانی مقام تمہارا منتظر ہو گا حضرت شیخ شعیب بابا رحمۃ اللہ علیہ کا مزار۔ وہی ہستی ہیں جنہوں نے سیدو شریف کے حضرت خواجہ عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ کو روحانی تربیت دی۔ پھر یہی فیض

مانکی شریف کے مشائخ کو پہنچا، اور بعد میں دریائے رحمت شریف کے باباجی صاحب اول اور باباجی صاحب ثانی رحمہا اللہ نے بھی اسی سلسلے سے فیض پایا۔

سخی اور بخیل

ایک مجلس میں فرمایا

السخی حبیب اللہ و لو کان فاسقا والبخیل عدو اللہ ولو کانا زاھدا

شعر

بخیل ار بود زاہد بحر وبر
بہشتی نہ باشد زحکم خبر

یعنی سخاوت کرنے والا خدا تعالیٰ کا دوست ہے اگرچہ وہ فاسق ہو پھر آپ نے شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ کا مذکورہ بالا شعر پڑھا۔

حکایات المشائخ جند من جنود اللہ

مشائخ کے حالات واقعات ملفوظات اللہ پاک کی لشکروں میں سے لشکر ہیں۔
ما کتب قرو ماحفظ فر
جو لکھا جائے وہ محفوظ رہتا ہیں اور جو یاد کیا جائے وہ فرار یعنی بھول جاتا ہیں ا
سی لیے اہل فہم و دانش ہر معنی خیز قول، فعل اور واقعے کو زینت قرطاس بناتے ہیں
تا کہ آنے والی نسل کے لیے سامانِ عبرت و نصیحت ہو اور لکھنے والے کے لیے صدقہ جاریہ ہو۔
نیز عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ جہاں اللہ والوں کا ذکر خیر ہوتا ہے وہاں رحمتوں برکتوں کا نزول ہوتا ہے،
ذکر الانبیاء عبادۃ وذکر الصالحین کفارۃ کہا گیا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر کرنا عبادت ہے ا
ور اللہ والوں، کاملین کا ذکر کرنا گناہوں کا کفارہ ہے۔
اس کاوش کو اللہ پاک قبول فرمائے اور میری نجات کا ذریعہ بنائے۔
آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا کثیرا

العلم صید والکتابۃ قید
علم گویا شکار ہے اور اسے لکھنا شکار کرنا ہیں۔

یارب صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلھم

نسبت کی برکت : سیدی مرشدی دامت برکاتھم فرماتے ہیں آنا جانا نہ چھوڑو اس نسبت کے

فائدے کا تمھیں قبر میں پتہ چلے گا۔

عقیدہ اور معدہ کی حکیمانہ مثال: قبلہ سیدی مرشدی نے فرمایا: "عقیدہ کی مثال معدے کی

مانند ہے۔ اگر معدہ درست ہو تو غذا جسم کو توانائی اور فائدہ پہنچاتی ہے، لیکن اگر معدہ خراب ہو جائے تو

چاہے کھانے میں کتنی ہی غذائیت اور لذت ہو، وہ جسم کو فائدہ نہیں دے سکتی۔ یہی حال عقیدے کا ہے

اگر عقیدہ صحیح اور مضبوط ہو تو اعمال بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوتے ہیں اور نجات کا ذریعہ بنتے ہیں۔ لیکن

اگر عقیدے میں فساد آجائے، تو اعمال خواہ کتنے ہی زیادہ اور خوبصورت کیوں نہ ہوں، وہ نفع دینے کے

بجائے بے اثر ہو جاتے ہیں۔

صحت اور وقت: قیمتی ترین سرمایہ

سیدی مرشدی نے فرمایا:

"دنیا میں دو چیزیں سب سے زیادہ قیمتی ہیں: ایک صحت اور دوسری وقت۔" پھر ارشاد فرمایا: "اگرچہ وقت قیمتی ہے، لیکن صحت اس سے بھی زیادہ اہم ہے، کیونکہ وقت سے فائدہ اٹھانے کا دارومدار صحت پر ہے۔ اگر صحت اچھی ہو تو انسان وقت کو بہترین طریقے سے استعمال کر سکتا ہے، عبادات میں مشغول ہو سکتا ہے، نیک اعمال بجالا سکتا ہے اور زندگی کی حقیقی برکتوں سے لطف اندوز ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر صحت کمزور ہو تو وقت کی قدر و قیمت جاننے کے باوجود، اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا ممکن نہیں رہتا۔" لہٰذا صحت کی حفاظت کرنی چاہیے، تاکہ اعمالِ صالحہ کرنے کی توفیق ملے اور یہ زندگی حقیقت میں کارآمد بن جائے۔ کیونکہ صحت اللہ کی نعمت ہے، اور اس نعمت کی قدر کرنا خود عبادت ہے۔

لنگر اور ناشتہ

"ایک مرتبہ آستانہ پاک کے مطبخ میں تیار شدہ کھانے کو کسی نے ناشتہ کہا۔ مرشدِ پاک نے اصلاح فرمائی اور فرمایا:

'ناشتہ تو ہوٹلوں میں ہوتا ہے، یہ تو لنگرِ شریف ہے۔'

یادگار دعا

مرشد پاک زید مجدہ نے بندہ کو بے شمار دعاؤں سے نوازا ہیں الحمدللہ والشکرللہ، انہی میں سے ایک موقع پر آپ حضور نے دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ

"اللہ آپ کو اپنے محبوبوں کا محبوب بنائے۔"

ایک دفعہ بندہ حجرہ مبارکہ سے نکلتے ہوئے عرض کیا کہ حضور دعا فرمایا کریں تو فرمایا کہ "میری روحانیت ہر وقت آپ کے ساتھ ہیں"

یہ الفاظ و کلمات بابرکات و دعا مبارک میری دنیا و آخرت کا قیمتی سرمایہ ہیں۔

پسند و ناپسند

بندہ اخبار بینی کا شوق رکھتا تھا۔ جب آستانہ عالیہ بحرالحق شریف میں مقیم ہوا تو خدامِ حضرات سے معلوم ہوا کہ مرشد پاک دامت برکاتہم العالیہ مسجد میں اخبار لانے کو ناپسند فرماتے ہیں، کیونکہ ان میں غیر محرم کی تصاویر ہوتی ہیں۔

اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ حضور کو یہ بات بھی ناپسند ہے کہ کوئی شخص ہوٹلوں یا چوراہوں میں بیٹھا رہے کیونکہ یہ مروت کے خلاف ہیں۔

پہلی منزل، پہلی راہنمائی

مرشد پاک حضور کے حکم سے پہلی مرتبہ منزل سنانے اٹک جانا تھا کبھی سنایا انہیں تھا تو دل لرز رہا تھا۔ خیال آتا تھا: کبھی مصلی پر کھڑا نہیں ہوا، اب کیسے سناؤں گا؟ تو کریم مرشد پاک نے کیفیت کو بھانپ لیا اور فرمایا:

"جب مصلی شریف پر کھڑے ہو تو یوں سمجھو، پیچھے کوئی کھڑا ہی نہیں۔"

عاجزی اور تواضع کی نصیحت

ایک مرتبہ بندہ کے بھانجے، حسنین احمد اور وقاص احمد باباجی صاحب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

ملاقات کے آخر انہوں نے عرض کیا کہ

ہمیں کوئی نصیحت فرمائیں

آپ دامت برکاتہم نے بڑی شفقت سے فرمایا:

"عاجزی اور تواضع کیا کریں۔"

سعادتِ قدم بوسی اور دعائیں

آج 22 اگست 2025 بروزہ جمعۃ المبارک 28 صفر المظفر 1447 کو شرفِ قدم بوسی کی سعادت حاصل ہوئی، الحمدللہ حمداً کثیراً طیّباً مبارکاً فیہ، والشکر للہ مثل ذلک۔

مرشد پاک حضور نے حسبِ سابق ہنستے مسکراتے ہوئے چہرے سے ملاقات اور دیدار عطا فرمایا۔ سب سے پہلے آپ نے خیر و عافیت دریافت فرمائی۔ بندہ نے عرض کیا: "حضور! آپ کی صحت پاک کیسی ہے؟" تو فرمایا:

"کمزوری ہو گئی ہے، بس کبھی لیٹا رہتا ہوں اور کبھی یہاں صوفے پر بیٹھا رہتا ہوں۔"

آپ حضور کی صحت مبارک پر کمزوری کے آثار نمایاں تھے۔ اللہ پاک آپ کا سایہ سلامت تا قیامت رکھے۔ فرمایا: "جامعہ ابو ھریرہ میں پڑھاتے ہو؟" تو عرض کیا جی حضور۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ناچیز نے عرض کیا: "حضور! دعا فرمایا کریں کہ عقیدہ خراب نہ ہو۔ اور میرا عقیدہ وہی ہے جو آپ حضور کا ہے۔" تو آپ نے تبسم فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا: "لوگ تو کافروں کے ساتھ بھی وقت گزار رہے ہیں (امریکہ، انگلینڈ وغیرہ) اور اپنے عقیدے پر مستقیم ہیں۔" پھر آپ حضور نے دعاؤں سے بندہ نوازی فرمائی اور تکمیلِ درس نظامی پر مبارک باد دی۔ (یقینا مبارک ہو گئی ہے میرے کریم کے مبارک دینے سے)

عرض کیا: "حضور! آپ کا ایک فرمان مجھے یاد ہے، آپ نے فرمایا تھا کہ عقیدے کی مثال معدے کی ہے، معدہ درست ہو تو اعمال فائدہ دیں گے، اور اگر عقیدہ خراب ہو تو خوراک چاہے کتنی ہی طاقت ور ہو، فائدہ نہیں دے گی۔" تو آپ نے تائید میں تبسم فرماتے ہوئے سر مبارک ہلایا۔

فرمایا: "اب نماز (عشاء) کا بھی وقت ہونے والا ہے، اور جب آپ آئیں گے اور صحت بہتر ہو تو زیادہ دیر ملاقات ہوا کرے گی۔ وقت کم ہے، میری صحت بہتر ہو تو ملیں گے۔"

بندہ نے اہلیہ کے بارے عرض کیا کہ ڈاکٹر خون کی کمی کا بتا رہے ہیں اور عرض کیا: "حضور! دعا فرمائیں کہ اللہ پاک نیک صالح اولاد عطا فرمائے۔" تو فرمایا: "خیر ہو گی۔"

والدہ ماجدہ کے بارے عرض کیا کہ ان کو چند دن سے ٹانگ میں تکلیف ہے؛ جب گرم ہو تو ٹھیک اور جب ہوا لگے تو درد ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا: باد ہو گی، آپ نے میری والدہ ماجدہ کے لیے جمع کے صیغے سے دعا فرمائی:

"اللہ پاک آپ کی والدہ ماجدہ کا سایہ ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔"

تو بندہ نے عرض کیا: "حضور! آپ سمیت۔" تو فرمایا: "آمین۔"

آپ نے اپنی جیب مبارک سے دو ہزار روپے نکالے اور عطا فرمائے۔ اس ملاقات میں صرف برادرِ مکرم خادم و قاص صاحب موجود تھے۔

اللہ میرے شفیق اور مہربان مرشد پاک کو سدا سلامت رکھے اور آپ کے فیوض و برکات سے ہمیں مستفید، مستفیض اور مالامال فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیر اً کثیر اً کثیر اً۔ (تادم تحریر آخری قدم بوسی ہے یہ

ہر حق دار کو حق دو

سیدی مرشدی نے فرمایا: (آپ نے اس حدیث پاک کے کچھ حصے کا تذکرہ فرمایا تھا لیکن افادہ کے لیے

پوری حدیث شریف پیش خدمت ہیں)

عن أبي جحيفة وهب بن عبد الله رضي الله عنه قال: آخى النبي صلى الله عليه وسلم بين سلمان وأبي الدرداء، فزار سلمان أبا الدرداء فرأى أم الدرداء مُتَبَذِّلَةً، فقال: ما شأنُكِ؟ قالت: أخوك أبو الدرداء ليس له حاجة في الدنيا، فجاء أبو

الدرداء فصنع له طعاما، فقال له: كل فإني صائم، قال: ما أنا بآكل حتى تأكل فأكل، فلما كان الليل ذهب أبو الدرداء يقوم فقال له: نم، فنام، ثم ذهب يقوم فقال له: نم. فلما كان من آخر الليل قال سلمان: قم الآن، فصليا جميعا فقال له سلمان: إن لربك عليك حقا، وإن لنفسك عليك حقا، ولأهلك عليك حقا، فأعطِ كل ذي حق حقه، فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال النبي صلى الله عليه وسلم : «صدق سلمان». او كما قال عليه الصلاة والسلام [صحيح] - [رواه البخاري] ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سلمان رضی اللہ عنہ اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہ میں (ہجرت کے بعد) بھائی چارہ قائم کیا۔ ایک مرتبہ سلمان رضی اللہ عنہ، ابو درادء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لیے گئے۔ تو (ان کی بیوی) ام الدرداء رضی اللہ عنہا کو بہت پراگندہ حال دیکھا۔ ان سے پوچھا کہ یہ حالت کیوں بنا رکھی ہے؟ ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ تمہارے بھائی ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ہیں جن کو دنیا کی کوئی حاجت ہی نہیں ہے۔ پھر ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بھی آ گئے اور ان کے سامنے کھانا حاضر کیا اور کہا کہ کھانا کھاؤ، انہوں نے کہا کہ میں تو روزے سے ہوں۔ اس پر سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی اس وقت تک کھانا نہیں کھاؤں گا جب تک تم خود بھی شریک نہ ہو گے۔ پھر جب رات ہوئی تو ابو الدرداء رضی اللہ عنہ عبادت کے لیے اٹھے اور اس مرتبہ بھی سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابھی سو جاؤ۔ پھر جب رات کا آخری حصہ ہوا تو سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچھا اب اٹھ جاؤ۔ چنانچہ دونوں نے نماز پڑھی۔ اس کے بعد سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے رب کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے۔ اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے، اس لیے ہر حقدار کو اس کا حق ادا کرو۔ پھر جب ابو الدرداء نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اس بات کا

تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا۔[صحیح]-[اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔]او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ناموسِ مصطفیٰ ﷺ اور مرشدِ گرامی

ناموسِ رسالت ﷺ اور ختمِ نبوت ﷺ کا دفاع ہر عاشقِ مصطفیٰ ﷺ کی زندگی کا مقصد اور ایمان کا تقاضا ہے۔ 2017 میں جب فیض آباد میں تحریک لبیک پاکستان کے زیرِ قیادت دھرنا جاری تھا، عاشقانِ رسول ﷺ سڑکوں پر ناموسِ رسالت ﷺ کے تحفظ کے لیے ڈٹے ہوئے تھے، تو میرے مرشدِ کریم ضعف کیوجہ سے خود اگرچہ دھرنے میں شریک نہ ہو سکے، مگر اپنی مکمل تائید و حمایت کا اظہار فرمایا۔ آپ نے اپنے محبوبان کو حکم دیا کہ دھرنے میں بیٹھے مجاہدینِ ختمِ نبوت کے لیے کھانے کا بندوبست کریں۔ راولپنڈی کے مخلص ساتھیوں نے بڑی محبت سے مچھلیاں تیار کیں اور اسے دھرنے کے شرکاء میں تقسیم کیا۔

یہ صرف کھانے کی تقسیم نہ تھی بلکہ اس بات کی دلیل تھی کہ میرے مرشدِ کریم کی روحانی سرپرستی ہمیشہ ان لوگوں کے ساتھ رہی ہے جو ناموسِ رسالت ﷺ کے تحفظ کے لیے میدانِ عمل میں ہوتے ہیں۔ حضرت خادم حسین رضویؒ نے بھی اپنے بیان میں اس احسان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"آج دریا شریف سے تم لوگوں کے لیے مچھلیاں آئی ہیں۔"

اسی عشق و محبت کا مظہر وہ مبارک گھڑی بھی تھی جب حضرت علامہ خادم حسین رضویؒ آستانہ عالیہ بحر الحق شریف تشریف لائے۔ یہ دو عاشقانِ رسول ﷺ کی ایسی روحانی اور تاریخی ملاقات تھی، جس نے دیکھنے والوں کے دلوں پر گہرا اثر چھوڑا۔ ہر آنکھ حیران تھی کہ یہ دونوں عظیم ہستیاں ایک دوسرے

کے احترام میں سر جھکائے کھڑی ہیں—ایک بزرگ دوسرے کا ادب کر رہا ہے، اور دوسرا محبت و شفقت کے موتی نچھاور کر رہا ہے۔ میرے مرشدِ کریم نے حضرت خادم حسین رضویؒ کو خصوصی دعائیں عطا فرمائیں اور مکمل تعاون کی یقین دہانی بھی کرائی۔

محبت و شفقت کی لازوال میراث

یہ غالباً 2016 کی بات ہے، میرے سیدی مرشدی نے فرمایا:

"یہ تسبیح روزانہ پڑھا کرو— یا رب لک الحمد کما ینبغی لجلال وجھک و عظیم سلطانک۔"

یہ الفاظ میرے لیے نئے تھے، پہلے سے یاد نہ تھے، مگر آپ نے میرے حال پر نظر کی، شفقت فرمائی، اور میرے ساتھ محبت سے بار بار پڑھنے لگے۔ آپ ایک کلمہ پڑھتے، میں دہراتا۔ لیکن میں بیچ میں پھر بھول جاتا۔ مگر آپ کہاں رکنے والے تھے؟ جیسے ایک مہربان باپ اپنے بچے کو قدم قدم پر سنبھالتا ہے، آپ بھی تب تک دہراتے رہے جب تک کہ یہ الفاظ میرے دل پر نقش نہ ہو گئے۔ آہ! وہ محبت، وہ شفقت، وہ اخلاص—جو ہر لمحہ آپ کے چہرے سے جھلکتا تھا۔ وہ تربیت، جس میں دل کی نرمی بھی تھی اور روح کی غذا بھی۔ میں آج تک ان احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکا، اور سچ تو یہ ہے کہ زندگی بھر بھی نہیں چکا سکوں گا۔ اے اللہ! میں تو ایک نالائق بندہ ہوں، کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ مگر تُو تو سب کچھ کر سکتا ہے! یا اللہ! میرے سیدی مرشدی کو اپنی شان کے مطابق دارین میں بہترین صلہ عطا فرما۔ ان کی محبتوں اور شفقتوں کا وہ اجر عطا فرما، جو تیرے کرم کے شایانِ شان ہو! آمین، ثم آمین۔

اولیاء کرام کی خاموش سزا

اللہ والے دشمن کو بھی پاکیزہ سزا دیتے ہیں،

کہتے کچھ نہیں، بس نظروں سے گرا دیتے ہیں

یہ شعر غالباً سیدی مرشدی پڑھتے رہتے ہیں آپ کا انداز ہی نرالا ہے، نہ غصہ، نہ بددعا، بس ایک خاموشی، جو دلوں پر اثر کرتی ہے۔ ان کی نگاہوں میں حلاوت بھی ہے اور ہیبت بھی، جو جس قابل ہوتا ہے، اسی کے مطابق حصہ پاتا ہے۔ محبتوں میں ڈھلے الفاظ اور اخلاص سے لبریز لہجہ ہی آپ کی پہچان ہیں

سیدی مرشدی کا لباس: سادگی، وقار اور اتباعِ سنت کا عملی نمون

نہیں گفتار ہی عالَم سے نرالی اس کی

طرزِ رفتار الگ، بندشِ دستار جدا

سیدی مرشدی کا طرزِ لباس ایک ایسی حقیقت ہے جو نہ صرف ان کی شخصیت کی سادگی اور پاکیزگی کو نمایاں کرتا ہے بلکہ اتباعِ سنت اور روحانی جمال کا آئینہ دار بھی ہے۔ آپ ہمیشہ سفید کپڑے زیب تن فرماتے ہیں، جو زہد اور تقویٰ کی علامت ہے۔ بچپن سے ہی آپ کا معمول عمامہ شریف باندھنے کا ہے، جو آپ کی علمی اور روحانی نسبت کا غماز ہے۔ آپ کے لباس میں سادگی اور نفاست ایک ساتھ جھلکتی ہے۔ آپ کی قمیص کھلی، فراخ اور لمبی ہوتی ہے، جس میں بکرم کا استعمال نہیں ہوتا، اور بٹن ایک اضافی پٹی کے پیچھے چھپے ہوتے ہیں، جو ظاہری بناوٹ اور تصنع سے اجتناب کی علامت ہے۔ دامن اور آستین اندرونی طرف سے تقریباً ڈیڑھ انچ مڑے ہوتے ہیں، جو آپ کے لباس کی نفاست اور ترتیب کو ظاہر کرتا ہے۔ آپ کی شریعت کے باریک نکات پر گہری نظر ہونے کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ آپ

ظہر کی نماز کے وقت گلے میں ڈالی چادر ہٹا دیتے اور فرماتے کہ نماز میں چادر لٹکانے کو "سدل" کہتے ہیں، جو مکروہ ہے۔ یہ عمل آپ کی حساسیت اور ہر چیز کو دین کے مطابق ڈھالنے کے ذوق کا عکاس ہے۔ آپ کے دستِ مبارک میں دوران بیان ذا ایک گھڑی ہوتی ہے، جو دائیں ہاتھ میں چمڑے کے پٹے کے ساتھ پہنی جاتی ہے، اور اس کا رخ نیچے کی طرف ہوتا ہے۔ یہ چھوٹی مگر باریک جزئیات آپ کے طرزِ زندگی میں نظم و ضبط، نفاست، اور وقار کو نمایاں کرتی ہیں۔ یہ سب تفصیلات صرف ایک شخصیت کے طرزِ لباس کی وضاحت نہیں، بلکہ ایک عظیم صوفی اور مردِ حق کی زندگی کے وہ پہلو ہیں جو عشقِ سنت، روحانی عظمت اور عملی تربیت کی روشن مثال کے طور پر موجود ہیں۔

محتاجی سے پناہ

سیدی مرشدی کی زبان مبارک سے میں نے اکثر یہ دعا سنی ہے: "اللہ محتاجی سے بچائے، اللہ کسی کا محتاج نہ کرے۔"

روزے میں غیبت

رمضان شریف میں معتکفین کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک روایت میں آتا ہے کہ دو عورتیں روزے سے تھیں مگر غیبت میں مبتلا ہو گئیں۔ نبی کریم ﷺ کے حکم پر جب ان سے قے کروائی گئی تو برتن میں گوشت اور خون کے لوتھڑے نکل آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"ان دونوں نے اللہ کے حلال (کھانے پینے) سے تو پرہیز کیا، لیکن اللہ کے حرام (غیبت) پر افطار کیا"

او کما قال علیہ السلام

خاتمہ بالخیر کی دعا

مرشد پاک دامت برکاتہم القدسیہ سے یہ دعا سیکھی ہیں آپ دعا فرماتے ہیں "اللھم یارب بجاہ نبیک المصطفی ورسولک المرتضی طہر قلوبنا من کل وصف یباعدنا عن مشاھدتک و محبتک و امتنا علی السنۃ والجماعۃ والشوق الی لقائک یا ذالجلال والاکرام "

دیوار پر کچھ نہ لکھوانا

ایک دفعہ سالانہ مرکزی علمی روحانی فکری اجتماع عرس مبارک سے پہلے ایک پینٹر آیا اور کہا کہ مجھے اجازت دی جائے تاکہ وضو خانے والی دیوار پر دعا لکھوں تو پینٹر صاحب کو اجازت نہ ملی مرشد پاک دامت برکاتہم العالیہ کے نزدیک یہ ادب کے خلاف ہیں بارش وغیرہ کا پانی ان مقدس کلمات سے ہو کر گٹر اور نالی میں جائے گا اور یہ بے ادبی ہیں۔ یہ ہے آپ کی عالی فکر و سوچ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ

کردم از عقل سوالے کہ بگو ایمان چیست
عقل در گوشِ دلم گفت کہ ایمان ادب است

شیطانی خیالات اور وساوس کا علاج

سیدی مرشدی نے فرمایا جب شیطان کی طرف سے کوئی غلط خیال یا وسوسہ آجائے تو لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھو اور اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم 3 بار پڑھ کے بائیں طرف تھوک دو۔ فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا خاص عمل رہا، روز 500 دفعہ لاحول شریف کا ورد آپ کا معمول تھا، فرمایا اس خیال کی طرف بالکل توجہ ہی نہ دو، فرمایا شیطان راہ حق سے ہٹانے کے لیے مختلف حربے استعمال کرتا ہے طرح طرح کی تصاویر سامنے لاتا ہے، فرمایا مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ ہر انسان کو شیطان سمجھو (ہر کسی سے ہوشیار رہو کہ کہی تمھارے دین کو نقصان نہ

پہنچائے) کیونکہ اکثر انسان کے لباس میں ملبوس شیطان ہوتے ہیں، فرمایا اب کسی کو عالم نہیں سمجھتا کیونکہ علم اٹھ گیا ہے، جو علم والے تھے وہ دنیا سے چلے گئے اور جو ہے وہ معذور ہو گئے ہیں پڑھا نہیں سکتے

(2016-10-19ـ)

ایک بہترین دعا اور نسبت رکھنے والے علماء کرام

سوشل میڈیا کے اس دور دوران میں مذہبی حلقوں کی توہین و اہانت لبرل اور ملحدین کا شیوہ بن چکا ہے وہ دین دشمن لوگ اسی تاکہ میں بیٹھے رہتے ہیں کہ کسی طرح ہمیں کوئی جواز ملے اور ہم دین اسلام کو بدنام کرے ایسی گمبھیر صورتحال میں ہمیں دعا کرنی چاہیے کہ اللہ پاک ہمارے عیبوں کی پردہ پوشی فرمائے، مرشد پاک مبارک کا معمول ہے اور بندہ نے بارہا آپ سے سماعت کی ہے، آپ انتہائی سوز و گداز سے دعا مانگتے ہیں" اللھم استرنا بسترک الجمیل ، اللھم استرنا بسترک الجمیل ، اللھم استرنا بسترک الجمیل" ۔

میرے شیخ و مربی حضرت باباجی صاحب دامت برکاتہم علماء کرام و مشائخ عظام کی بہت خیال رکھتے ہیں ان کے ساتھ نہایت کی عاجزی و تواضع سے پیش آتے ہیں انہیں جاتے خوامخواہ کوئی نہ کوئی تحفہ اور خرچہ دیتے ہیں، (خود بندہ جو اگر دن میں کئی مرتبہ شرف ملاقات حاصل ہوتی تو آپ ہر دفعہ عنایت فرماتے)، علماء کرام کو الوداع کہنے کے لیے آپ ان کے ساتھ دروازے تک جاتے ایک دفعہ ہمارے گاؤں سے چند علماء کرام آئے تھے، علالت کی وجہ سے آپ کے لیے اٹھنا دشوار تھا لیکن انہیں رخصت کرتے وقت آپ مبارک کھڑے ہوئے ، آپ مبارک کے ساتھ محبت اور نسبت رکھنے والے پورے پاکستان میں موجود ہے خصوصاً لاہور، کراچی، اٹک، فیصل آباد، وہاڑی، بھکر، راولپنڈی اسلام آباد، بوری خیل، موسی

خیل، کلور کوٹ وغیرہ میں آپ کے محبین مریدین کی کثیر تعداد موجود ہیں۔ اسی طرح مرشد مبارک کے ساتھ بے شمار شیوخ علماء کرام، حفاظ حضرات باقاعدہ نسبت رکھتے ہیں جن کا احاطہ میرے لیے ممکن نہیں بہر کیف چند حضرات کے اسماء جو مجھے یاد ہیں نمونہ کے طور پر پیش خدمت ہیں علامہ مولانا قاری خان محمد صاحب والٹن لاہور، علامہ مولانا عظیم جامی صاحب، پروفیسر علامہ سعید اختر صدیقی صاحب، قاری اشرف نقشبندی صاحب لاہور، مولانا قاری اشرف صاحب ہری پور، قاری اللہ دتہ صاحب پنڈی گھیب، مولانا قاری اسماعیل صاحب فیصل آباد، قاری یسین صاحب، مولانا عبد الواحد صاحب گوندل، قاری عزیز صاحب اسلام آباد، علامہ حافظ محمد اقبال نعیمی صاحب راولپنڈی اسلام آباد، حافظ صالحین صاحب راولپنڈی، علامہ مولانا حافظ محمد ناصر محمود صاحب، جناب حافظ حامد محمود صاحب، علامہ رفاقت حقانی صاحب، علامہ مفتی حبیب خان صاحب لاہور، وغیرہ ان حضرات کے علاوہ جید علمائے کرام، مفتیان و حفاظ حضرات آپ کے ساتھ نسبت وارادت رکھتے ہیں جن میں بعض کے چہرے مبارک تو مجھے یاد ہے لیکن اسماء یاد نہیں۔

عقیدت رکھنے والے علماء کرام و مشائخ عظام

وہ علماء کرام و مشائخ عظام جو مرشد پاک مبارک کے ساتھ انتہائی محبت و عقیدت والا تعلق رکھتے ہیں اور حاضری دیتے ہیں یا دے چکے ہیں ان میں جن کے اسماء گرامی مجھے یاد ہے وہ درج ذیل ہیں حضرت علامہ مولانا شیخ عبد الہادی قادری شافعی صاحب ساؤتھ افریقہ، حضرت علامہ مولانا مفتی منیب الرحمان صاحب، حضرت علامہ مولانا شیخ الحدیث خادم حسین رضوی صاحب، حضرت علامہ مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب کراچی، حضرت علامہ مولانا شیخ الحدیث حسین الدین شاہ صاحب، حضرت علامہ مولانا سید مظفر حسین شاہ صاحب کراچی، حضرت علامہ مولانا فضل سبحان قادری، حضرت علامہ مولانا عمر فیض

قادری، حضرت علامہ صاحب زادہ ابو بکر چشتی صاحب راولپنڈی، شیخ الحدیث صاحبزادہ علامہ رضائے مصطفی صاحب جامعہ رسولیہ شیر ازیہ لاہور، شیخ الحدیث علامہ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہید رحمہ اللہ (آپ کے بارے مرشد پاک مبارک نے فرمایا تھا پہچان اہلسنت وفادار اہل سنت علامہ مفتی ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید رحمۃ اللہ علیہ)، حضرت پیر سید حسین باچا صاحب پیر بابا، استاذ العلماء حضرت مفتی غوث شاہ جلالوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علامہ ثاقب رضا مصطفائی صاحب، حضرت علامہ مولانا لیاقت ازہری صاحب، حضرت علامہ مولانا قاری بشیر احمد مدنی صاحب پیر سیاق شریف، حضرت پیر طریقت شمس الامین صاحب مانکی شریف، حضرت علامہ مولانا ایوب ہزاروی ہری پور وغیرہ۔۔۔

حضرت مولانا شیخ عبد الہادی قادری صاحب دامت برکاتہم

آپ مرشد پاک مبارک کی ملاقات کے لیے ڈربن افریقہ سے کئی بار تشریف لا چکے ہیں آپ نے 17 مارچ 2017 کو جمعہ شریف کی امامت بھی فرمائی اور بعد ازاں ان الفاظ سے دعا فرمائی " یا اللہ ہمارے پیارے ہمارے محبوب ہمارے امام ہمارے مرشد حضرت باباجی صاحب کو صحت کاملہ عطا فرما، آپ کا سایہ ہمارے سروں پر دراز پر فرما، آپ کی برکتوں سے ہمارے دلوں کو منور فرما، آپ کا سایہ ہمارے سروں پر تا قیامت دراز فرما۔

تاثرات علامہ مظفر حسین شاہ صاحب

آج کا یہ مبارک اور مقدس فقید المثال قرآن و سنت کی تبلیغ سے معمور عرس مبارک کی یہ مبارک تقریب بحر الحق شریف و دریائے رحمت شریف کے اس آستانہ پر حسب سابق نشر پیغام قرآن و سنت اور عقائد اہلسنت اور اللہ جل جلالہ کی عبادت اور آخرت کے تیاری کے حوالے سے، صحت عقیدے

کے حوالے سے، حسن معاشرت اور تہذیب نفس یعنی تقوی و طہارت کے حوالے سے جو منعقد ہوتی ہے وہ حضور سیدی شیخ المشائخ حضرت قبلہ سیدی پیر عبد الحق صاحب نقشبندی مجددی اطال اللہ عمرہ کی قیادت و سیادت میں بحمد اللہ تعالیٰ ایک دفعہ پھر نشر دین کی مبارک محفل منعقد ہے دعا ہے کہ اللہ رب العالمین جل جلالہ اب تک جتنے حسنۃ بصورت تلاوت قرآن پاک، نعت شریف، درس قرآن و درس حدیث شریف کی صورت میں ذکر ہوئے تمام کو اپنی بارگاہ میں مستجاب فرمائے اور صاحب عرس پاک کے روح پر فتوح کو اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے و طفیل اجر و صلہ عطا فرمائے اور خصوصاً اللہ رب العالمین حضرت باباجی صاحب کا سایہ ہمارے سروں پر اور چرخ نقشبندیت و مجددیت پر تا دیر قائم رکھے، آپ کی شخصیت سے یہ فروغ دین کی شمعیں روشن ہے، یہ درسگاہوں کے دریچے کشادہ اور کھلے ہوئے ہیں اور بحمد اللہ تعالیٰ عرس شرعی اعتبار سے جو اپنی معنویت رکھتا ہے اُس کا اظہار خال خال جگہوں پر ہوتا ہے جس میں الحمدللہ یہ آستانہ مبارک شامل ہے جو کہ حضرت باباصاحب دامت برکاتہم العالیہ کی قیادت و سیادت و سرپرستی میں ہوتا ہے، الحمدللہ قرآن و سنت اور شریعت مطہرہ کے عین مطابق جو عرس کا شرعی تقاضا ہے اس کو الحمدللہ ہم یہاں پر دیکھتے ہیں اور اس سے خود کو مستفیض کرتے ہیں۔

ہر مصیبت و پریشانی کا مجرب وظیفہ

سیدی مرشدی نے فرمایا کہ عشاء کے نماز کے بعد وضو ہو تو (یعنی باوضو) 101 دفعہ "وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد" پڑھا کرے، یہ بہت اچھا ہے، ہر مصیبت پریشانی و حاجت کے لیے ۔ فرمایا بچہ جب چھوٹا ہوتا ہے والدین اس کی ہر ضرورت پوری کرتا ہے اور جب تک اولاد حاضر نہ ہو روٹی نہیں کھاتے، طرح طرح کی چیزیں انہیں دیتے ہیں، گلے میں سونے کی ہار ڈالتے ہیں اور قمیص کے

بٹن سونے کے لگواتے ہیں لیکن جب یہی بچہ بڑھا ہو جاتا ہے تو والدین انہی بچوں کو کہتے ہیں کہ جاؤ اور پیسے لاؤ اور پھر جب فوت ہو جاتے ہیں تو وہی اولاد ہوتی ہے لیکن اس سے سونا، کپڑے، گھڑی مطلب ہر چیز لے لیتے ہیں جو ان کے پاس ہوتی ہیں، فرمایا یہ ہے دنیا کی مثال اور دنیاوی والدین کی مثال جن کا تعلق فقط دنیا کی زندگی تک ہے اور اولیاء کرام کے ساتھ محبین کا روحانی رشتہ ہوتا ہے جو نہ صرف دنیاوی زندگی میں ہوتا ہے بلکہ آخرت میں بھی ہوتا ہیں۔ فرمایا جب بھی فرصت ملے تو استغفار پڑھا کرو۔

عارفانہ دعا

یہ دعا سیدی مرشدی کی زبان مبارک سے یاد کی ہیں

اللهم خلقتنی مجانا ورزقتنی مجانا فاغفرلی مجانا

ترجمہ: "اللہ! تُو نے مجھے مفت میں پیدا فرمایا، اور مفت میں رزق دیا، پس میرے اللہ! مجھے مفت میں بخشش بھی دے دے۔"

تشریح: یہ دعا انسان کی عاجزی اور اللہ کی بے پایاں کرم کا اقرار ہے۔ انسان اپنے پیدا ہونے اور رزق پانے میں اللہ کی عنایت کا شکر گزار ہوتا ہے، اور اس کے بعد وہ اللہ سے اپنی بخشش کا طلبگار ہوتا ہے، جو کہ کسی بھی شرائط یا بدلے کے بغیر ہو۔ اس دعا میں انسان کا اللہ کی بے حساب مہربانی پر ایمان اور اعتماد ظاہر ہوتا ہے، کہ جیسے اللہ نے اس کی تخلیق اور رزق کے لئے کوئی قیمت نہیں رکھی، ویسے ہی وہ اپنی مغفرت بھی بغیر کسی شرط کے عطا کرے۔

لطائف سبعہ: ایک دفعہ آپ نے مسجد شریف کے ساتھ ملحق حجرے شریف میں لطائف اور ان کے انورات کا ذکر فرمایا چنانچہ ذیل میں خاندان نقشبندیہ کے لطائف سبعہ کا ذکر کیا جاتا ہے لطائف سبعہ کے بارے میں تفصیل:

1 **لطیفہ قلب**: نور کارنگ: زرد زیر قدم: حضرت سیدنا آدم علی نبیناوعلیہ الصلاۃ والسلام

مقام: بائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلے پر، داخل سینہ

2. **لطیفہ روح**: نور کارنگ سرخ، زیر قدم: حضرات ابراہیم ونوح علیہ نبیناو علیہم الصلاۃ والسلام

مقام: دائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلے پر، مائل بہ پہلو

3. **لطیفہ سر** نور کارنگ: سفید زیر قدم: حضرت موسیٰ علی نبیناوعلیہ الصلاۃ والسلام،

مقام: بائیں پستان کے برابر اوپر سینہ کی طرف

4. **لطیفہ خفی** نور کارنگ: سیاہ زیر قدم: حضرت عیسیٰ علی نبیناوعلیہ الصلاۃ والسلام

مقام: دائیں پستان کے برابر اوپر سینہ کی طرف

5. **لطیفہ اخفی** نور کارنگ: سبز - زیر قدم: نبیناو شفیعناو کریمنا سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

مقام: وسط سینہ میں سر اور خفی کے درمیان

6. **لطیفہ نفسی**: نور کارنگ: خاکی زیر قدم: نبیناو شفیعناو کریمنا سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، مقام: سر کے بالوں کی جڑوں کے نیچے، پیشانی پر

7. **لطیفہ قالبی** نور کارنگ: آتش نما، زیر قدم: نبیناو شفیعناو کریمنا سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مقام: وسط دماغ

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھرپور اشعار

سیدی مرشدی جب اپنی محافل میں مخصوص انداز اور جوش کے ساتھ یہ اشعار پڑھا کرتے، تو محفل میں عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی کیفیت طاری ہو جاتی کہ ہر طرف روحانی وجدانی نظارے دکھائی دینے لگتے۔ یہ اشعار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے پناہ عقیدت اور محبت کا اظہار ہیں، اور ان کی تاثیر سے محفل میں ایک روحانی سکون اور جذبہ پیدا ہو جاتا۔

اشعار کملی والے میں قربان تیری شان پر

سب کی بگڑی بنانا تیرا کام ہے

ٹھوکرے کھا کے گرنا میرا کام ہے

ہر قدم پر اٹھانا تیرا کام ہے

چھوڑ دی ہم نے کشتی تیرے نام پر

اب کنارے لگانا تیرا کام ہے

محبوبوں سے محبت کا اظہار اشعار میں

سیدی مرشدی اپنے محبوبوں کے ساتھ بے پناہ پیار و محبت فرماتے ہیں ایک دفعہ باران رحمت برس رہی تھی اور آپ بیان فرما رہے تھے تو آپ نے سبحان اللہ اس ادا سے یہ اشعار پڑھے کہ جس کا احاطہ تحریر میں لانا میرے لیے ناممکن ہے تب اشعار یہ ہیں

اے ابرِ کرم تھم تھم کے برس، اتنا نہ برس کے وہ آنا سکے

وہ آجائیں پھر جم کے برس، اتنا برس کے وہ جانہ سکے

مرشد کی نصیحت اور ماں کی دعا

ایک دن مرشد کریم، حضرت حافظ محمد عبد الحق دامت برکاتھم، نے شفقت بھرے انداز میں فرمایا: گھر جا کر والدہ ماجدہ کے قدم چومنا۔

میں خاموشی سے سر جھکا کر روانہ ہوا۔ گھر پہنچ کر والدہ ماجدہ کے قدموں کو محبت سے بوسہ دیا۔ وہ حیرت سے بولیں: "نہ چومو، تمہارے لبوں سے قرآن کی تلاوت ہوتی ہے"

میں نے عرض کیا: "اماں! مرشد پاک نے فرمایا ہے کہ قدم چوموں۔"

یہ سنتے ہی والدہ کے چہرے پر خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ انہوں نے ڈھیروں دعائیں دیں اور میں دل میں سوچنے لگا کہ شاید میرے کسی بھائی نے یہ سعادت نہ پائی ہو۔ یہ سب مرشد پاک کی برکت تھی، جو والدین کے حقیقی مقام کا احساس دلا رہی تھی۔

تم سلامت رہو ہزار برس

ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

گفتگوئے مبارک: شیریں کلامی

حضرت مرشد کریم، اطال اللہ عمرہ وحیاتہ وفیوضا تہم علینا، کی گفتگو سراسر نور، عاجزی، اور محبت سے لبریز ہوتی ہے۔ ان کے الفاظ میں ایک ایسی مٹھاس ہے جو دلوں میں محبت اور روح میں سکون اتار دیتی ہے۔ ہر ایک کو عزت و احترام سے نوازنا، نرم لہجے میں شفقت بھری بات کرنا، اور مخلوق کے لیے سراپا رحمت بن جانا—یہ سب ان کی شخصیت کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ آپ مبارک اپنے مریدین اور محبین پر بے پناہ شفقت فرماتے ہیں، اور جو ایک بار ان کی محبت کی شراب سے گھونٹ بھر لیتا ہے، اس کا دل پھر کسی اور کی طرف مائل نہیں ہوتا۔ یہ عشقِ حقیقی اور روحانی تعلق کی وہ لذت ہے جسے بیان کرنا الفاظ کے بس کی بات نہیں۔ آپ کی گفتگو وہی تاثیر رکھتی ہے جس کا نقشہ شاعر نے یوں کھینچا:

گفت او گفت اللہ بود، گرچہ از حلقومِ عبد اللہ بود۔

یقیناً جو بھی ایک بار آپ کی محبت کے سائے میں آجاتا ہے، اس کے لیے دنیا کی ہر شے ماند پڑ جاتی ہے۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے:"

جِدوں دا تیرا پیار چکھیا

سانوں لگن مٹھیاں پکھیاں۔"

مرشد پاک کے خدام

مرشد پاک حضور کے ساتھ مختلف ادوار میں بے شمار محبان و خدام جڑے رہے جنہوں نے اپنی زندگیاں خدمت اور محبت کے لیے وقف کیے رکھیں۔ ان میں سے چند وہ خدام جنہیں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا، پرانے خدام میں محترم جناب دل نواز صاحب، محترم جناب لالا یعقوب صاحب، محترم جناب افضل گھکھڑ صاحب، محترم جناب تیرہ لالا لانگری، مرحوم جناب عبدالرازق صاحب اور محترم جناب وقاص صاحب، جناب شانی صاحب، جناب بابر صاحب وغیرہ شامل ہیں۔ ان حضرات کے علاوہ الحق فورس جن کو قرب اور محبت کیوجہ سے مرشد پاک اپنی فورس فرماتے ہیں جن میں علاقہ چھچھ، اٹک اور راولپنڈی کے خدام شامل ہیں، عرس مبارک کے موقع پر لاہور اور بندیال شریف سے بھی کثیر تعداد میں خدام تشریف لاتے ہیں یہ تمام حضرات اپنی دلی عقیدت اور اخلاص کے ساتھ مرشد پاک کے مشن اور خدمت میں ہمہ وقت سرگرم رہتے ہیں ان کی یہ خدمات ہمیشہ یادرکھی جائیں گی۔

ولی کامل کا معمول (یہ بندہ کی کئی سال پرانی تحریر ہے)

اللہ تبارک و تعالیٰ کے کچھ برگزیدہ بندے ایسے ہوتے ہیں جو مخلوقِ خدا کے لیے رشد و ہدایت کا چراغ ہوتے ہیں۔ ان کے چہرے پر نورِ الٰہی کی جھلک اور ان کی بارگاہ میں حاضری سے ایمان کو تازگی نصیب ہوتی ہے۔ ان کی صحبت دل کے زنگ کو مٹاکر معرفت کے نور سے منور کر دیتی ہے۔ وہ دنیا سے پردہ فرما بھی جائیں تو ان کے مزارات فیوض و برکات کے مراکز بنے رہتے ہیں، جہاں جانے والا کبھی محروم نہیں لوٹتا۔ انہی نفوسِ قدسیہ میں ایک عالی مرتبت ہستی میرے پیر و مرشد، عارف باللہ، محبوب العلماء والصلحاء، سلطان الفقرا، غوث الزماں، مقتدائے طریقت، پابندِ شریعت، حضور قبلہ باباجی صاحب مبارک

ہیں، جو آستانہ عالیہ دریائے رحمت و بحر الحق شریف کے سجادہ نشین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام صفاتِ حمیدہ سے مزین فرمایا ہے۔ آپ اپنے والد گرامی حضرت قبلہ باباجی صاحب اور اسلاف کے طریقوں پر سختی سے کاربند ہیں۔ ہر جمعہ جب حجرہ مبارک کا دروازہ کھلتا ہے تو حاضرین بے اختیار "حق! حق! حق!" کی صدائیں بلند کرتے ہیں۔ ولی کامل کی پہچان یہی ہے کہ ان کی زیارت سے خدا یاد آتا ہے، اور "الحق" اللہ کے صفاتی ناموں میں سے ایک ہے۔ آپ کے بیانات میں ہمیشہ محبت کا رنگ نمایاں ہوتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: "وقت قلیل ہے، محبت کثیر ہے۔" آپ مزید فرماتے ہیں: "مسائل تو علماء سے سنتے ہی رہتے ہو، یہاں محبت تمہیں کھینچ کر لائی ہے، اس لیے گفتگو بھی صرف محبت کی ہوگی" بیان شریف کے آخر میں، آپ محبت بھرے انداز میں اپنے محبوبین کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں: "کوئی بھی لنگر شریف کے بغیر نہ جائے، جو جائے گا، ماں گولی مارے گی، چھری مارے گی" اللہ اکبر! ایسی شدید محبت! مرشد کا اپنے غلاموں پر یہ اندازِ شفقت، محبت کی وہ مثال ہے جس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ یہی وہ تعلق ہے جو دلوں کو محبتِ الٰہی سے جوڑ دیتا ہے اور بندے کو اس کے حقیقی مقام سے روشناس کراتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے ولی کامل کی صحبت اور فیوض و برکات سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین۔ سیدی مرشدی حضرت باباجی صاحب مدظلہ العالی کی زندگی ایک عظیم مثال ہے کہ کس طرح انسان اپنی تکالیف، بیماریوں اور مشکلات کے باوجود اللہ کی رضا میں راضی رہ کر سرِ تسلیم خم کر کے شکر ادا کرتا ہے۔ جب بھی آپ سے صحت کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے، آپ کبھی بھی ناشکری کا اظہار نہیں کرتے۔ ضعف، کمزوری اور بیماری کے باوجود ہمیشہ اپنے رب کا شکر ادا کرتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ "جو وقت اللہ کی یاد میں گزر جائے وہی اچھا ہے"۔ آپ کی ساری زندگی مشقتوں اور تکالیف سے عبارت رہی ہے، اور باوجود اس کے کہ آپ کے دونوں جگر گوشے دنیا سے رخصت ہو گئے، آپ کی استقامت میں ذرہ بھر بھی فرق نہیں آیا۔ یہ ہی استقامت اصل کرامت ہے اور آپ مدظلہ العالی تو جبلِ

استقامت کی مانند ہیں، جنہوں نے کبھی کسی تکلیف پر شکایت نہ کی۔ آپ کی زبان حال ہمیشہ یہ کہتی ہے کہ: "سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے"۔ آپ کے دل میں صرف اللہ کی رضا کا تصور ہوتا ہے اور ہر حالت میں اس پر راضی رہتے ہیں۔ آپ کی طبیعت مبارک فطری طور پر تنہائی پسند ہے۔ چھوٹے سے حجرۂ مبارک میں، آپ اپنی زندگی کے شب

وروز اللہ تبارک وتعالیٰ کی یاد میں بسر فرمارہے ہیں۔ نہ کسی سے کچھ لیتے ہیں، نہ طلب کرتے ہیں، بلکہ عطا فرمانا آپ کی عادتِ کریمہ ہے۔ عجز وانکساری، علم و عمل، زہد و تقویٰ، اخلاص و محبت، جود و سخا، غریب نوازی و در گزر، خشیتِ الٰہی و محبتِ الٰہی، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، للّٰہیت اور مخلوقِ خدا سے شفقت — یہ تمام صفات آپ کی شخصیت کا آئینہ ہیں۔ آپ اپنے والدِ ماجد، حضور قبلہ باباجی ثانی لاثانیؒ کے نقشِ قدم پر گامزن ہیں اور ان کی عالی نسبتوں کے امین ہیں۔ یہ نسبت اتنی مستحکم تھی کہ آپ نے وصیت کے مطابق ان کے نمازِ جنازہ کی امامت بھی فرمائی، جو ایک عظیم سعادت ہے۔ شریعتِ مطہرہ کی سختی سے پابندی آپ کی سب سے بڑی کرامت ہے۔ آپ کے تمام اقوال، اعمال و افعال میں سنن و مستحبات کی جھلک نمایاں نظر آتی ہے۔ آپ کا معمول مبارک رہا ہے کہ منبر شریف کے ساتھ بیٹھ کر پوری رات ذکر وعبادت میں مشغول رہتے، راز و نیاز کی کیفیات میں محو ہو جاتے، اور اشراق ادا کرنے کے بعد ہی آرام فرماتے۔ آپ کا لباسِ مبارک سادگی اور شریعت کا حسین امتزاج ہے: سرِ مبارک پر ہر وقت عمامہ شریف، لمبا کشادہ سفید کرتا، اور سبز واسکٹ — گویا باطن کی روشنی، ظاہر کے لباس میں بھی جھلکتی ہے۔ آپ کے محبین میں علماء و سادات کرام کا حد درجہ احترام کیا جاتا ہے، بلکہ آپ خود ان کے لیے سراپا تعظیم ہوتے ہیں۔ آپ اور آپ کے محبوبین کا ایک خاص طریقہ یہ ہے کہ ملتے وقت ایک دوسرے کے ہاتھ چومتے ہیں، جو محبت اور ادب کی علامت ہے۔ آپ کو حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ کی مثنوی کا بڑا حصہ ازبر ہے۔ بیان شریف کے آخر میں اکثر عاشقانہ انداز میں یہ شعر پڑھتے ہیں:

یادِ او سرمایۂ ایماں بود

ہر گدا از یادِ او سلطاں بوَد

یہی وہ سرمایۂ عشق و محبت ہے جو آپ کی ذاتِ مبارکہ کے ذریعے دنیا میں تقسیم ہو رہا ہے، اور محبین و مریدین کے دلوں میں محبتِ الٰہی کے چراغ روشن کر رہا ہے۔

شہرت سے بے نیاز، ذکرِ الٰہی میں محو

حضور قبلہ باباجی صاحب شہرت اور تشہیر کو سخت ناپسند فرماتے ہیں۔ آپ کی سادگی، بے نفسی اور للّٰہیت کا اندازہ اس واقعے سے ہوتا ہے کہ مدینہ منورہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً میں ایک مرید نے عرض کیا کہ وہ آپ کے ساتھ روضۂ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم پر سلام کے لیے جانا چاہتا ہے، تو آپ نے فرمایا:

"آپ کی محبت اپنی جگہ، مگر جب لوگ دیکھیں گے کہ میرے ساتھ کچھ لوگ چل رہے ہیں، تو وہ سمجھیں گے کہ یہ کوئی شیخ یا بزرگ ہے، اور یہ مجھے پسند نہیں۔" یہی عجز و انکساری آپ کی سیرتِ مبارکہ کی خاص پہچان ہے۔ آپ ضعف سے پہلے رمضان المبارک میں اکیلے مکمل منزل شریف پڑھا کرتے تھے، اور جب آپ منزل شریف شروع فرماتے، تو فضا یکسر بدل جاتی۔ انوارات، برکات اور فیوضات کا ایسا نزول ہوتا کہ خاص و عام سب محسوس کر لیتے کہ قبلہ سیدی مرشدی حضرت خواجہ حافظ محمد عبدالحق باباجی صاحب منزل شریف پڑھ رہے ہیں۔ آپ کی منزل کی پختگی بے مثال تھی۔ سرعت کے ساتھ تلاوت کے باوجود ہر لفظ واضح اور سمجھ میں آتا تھا۔ آپ ایک آیت کو دوسرے سے ملاتے ہیں

آج بھی رمضان شریف میں وہی معمولِ شریف قائم ہے، جو حضور قبلہ اوّلؒ و ثانیؒ کا معمول تھا:

پہلے تین رات کا ختم شریف

پھر ہر چھ دن بعد ختم شریف

ستائیسویں شب کو ایک رات کا ختم شریف

معتکفین کے لیے تہجد میں بھی ختم شریف کا اہتمام

رمضان المبارک میں دربارِ عالیہ دریائے رحمت شریف میں ہر وقت تلاوتِ قرآن مجید شریف جاری رہتی ہے۔ معتکفین کے لیے آپ خصوصی وعظ فرماتے ہیں اور اپنی دعاؤں اور نگاہوں سے نوازتے ہیں۔

جمال و جلال کی جھلک

اللہ کے خاص بندے جہاں رحماء بینھم کی صفت کے مظہر ہوتے ہیں، وہاں ان کے چہروں سے رعب و جلال بھی ٹپکتا ہے۔ حضور قبلہ مرشد پاک صاحب صاحبِ جمال ہیں، مگر جمال پر جلال کا ایسا غلبہ ہے کہ کوئی آپ کی آنکھوں میں آنکھ ڈال کر نہیں دیکھ سکتا۔ دورانِ گفتگو، متکلم کی نگاہیں خود بخود جھک جاتی ہیں۔ حسنِ ظاہری میں آپ کا رنگِ مبارک گندمی، لطافت و نزاکت سے بھرپور ہے۔ آپ کی دیدارِ مبارک سے بے قرار کو قرار، اور مرجھائے ہوئے دل کو بہار نصیب ہو جاتی ہے۔ ادب و احترام میں مقتدا و پیشوا ہیں اگر کوئی ادب سیکھنا چاہے تو آپ سے سیکھے آپ فرماتے ہیں:

" قرآن مجید شریف کہنا چاہیے، صرف 'قرآن' کہنا بے ادبی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود سورۂ بروج میں 'قرآن مجید' فرمایا ہے۔" آپ اسم جلالت ادا کرتے وقت "جل جلالہ، عم نوالہ، اعظم شانہ، اتم برہانہ" ضرور فرماتے ہیں، اور محبوبِ حقیقی کا ذکر کس شان سے کرنا چاہیے، یہ آپ کی ذات سے سیکھنے کو ملتا ہے۔

محبتِ الٰہی میں فنا

آپ کی اہلیہ مطہرہ (ولیہ کاملہ)ؒ کے وصال کے بعد احباب نے دوسری شادی کی درخواست کی، تو آپ نے فرمایا:

"اب اللہ کی یاد کے لیے فارغ ہو گیا ہوں۔" آپ نے ساری زندگی مسجد شریف میں موجود اپنے حجرۂ مبارکہ میں گزاری اور اب بھی وہیں ذکر و فکر میں مشغول ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: "میں تو مسجد شریف کا جھاڑو کش ہوں۔" آپ کے اقوال، افعال، اعمال اور کردار ہمارے لیے مشعلِ راہ ہیں، جس کی روشنی میں ہم اپنی دنیا و آخرت سنوار سکتے ہیں۔

ہے مانگتا دعا نصیر، اے مرے ربِ قدیر

آستاں رہے یہ شالا، بحر الحق شریف والا

مزار شریف کی تعمیر و تزئین

سیدی مرشدی حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الحق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے حضرت والد گرامی قبلہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک دریائے رحمت شریف تعمیر کروایا پہلے یہ سب کچا تھا، گنبد شریف بنوایا، اور اندر کی تمام گلکاری، شیشہ نگاری، اور اشعار خود لکھوائے۔ اور باہر عید گاہ اور جناز گاہ بھی میں نے بنائی ہیں، اور وہاں لگے درخت خود پشاور سے لا کر لگوائے تا کہ لوگوں کو سایہ میسر ہو اور اللہ کی مخلوق گرمی سے محفوظ ہو۔

مرشد پاک نے مزار میں لکھوائے

جیسے ہی زائر مزار شریف میں داخل ہوتا ہے، اس کی نگاہ سب سے پہلے سامنے والی شمالی دیوار پر لکھے ان بابرکت جملوں پر پڑتی ہے:

"إن الشهداء أحياء وإن ماتوا وإنما ينقلون من دار إلى دار"

یعنی "بے شک شہداء زندہ ہیں، اگرچہ وہ دنیاوی لحاظ سے وفات پا چکے ہوں، وہ محض ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل کیے جاتے ہیں۔"

یہ کلمات حقیقت کی گہرائی کو آشکار کرتے ہیں کہ اللہ کے برگزیدہ بندے موت کے بعد بھی زندہ ہوتے ہیں۔ ان کا وجود دنیا سے پردہ کر بھی لے تو ان کے فیوض و برکات کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ یہ پیغام زائرین کے دلوں میں یقین و اطمینان پیدا کرتا ہے کہ اولیاء و شہداء کی روحانی زندگی کبھی ختم نہیں ہوتی، بلکہ وہ ایک منزل سے دوسری منزل کی طرف منتقل ہوتے ہیں، جہاں ان کی برکات ہمیشہ جاری رہتی ہیں۔

حضرت حافظ شیرازیؒ کے مشہور فارسی شعر کا مکمل متن درج ذیل ہے:

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق

ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

ترجمہ: "وہ شخص ہرگز نہیں مرتا جس کا دل عشق سے زندہ ہو؛ ہماری بقا عالم کے دفتر میں ثبت ہے۔"

یہ شعر عشق کی ابدی قوت اور اس کی زندگی بخش تاثیر کو بیان کرتا ہے، جو انسان کو روحانی طور پر زندہ جاوید کر دیتی ہے۔

هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ

ترجمہ: "یہ وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں ہوتا۔"

یہ حدیث شریف کا ایک حصہ ہے جو صالحین، اولیاء کرام اور اللہ کے برگزیدہ بندوں کی صحبت کی برکت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ جو بھی ان پاکباز ہستیوں کی مجلس میں بیٹھتا ہے، وہ سعادت، ہدایت اور رحمتِ الٰہی سے بہرہ مند ہوتا ہے۔

یہ عبارت مزار شریف کی روحانی فضیلت اور اس میں حاضری کی برکات کو ظاہر کرتی ہے، جہاں آنے والا شخص نورِ ہدایت، معرفتِ الٰہی اور قلبی سکون حاصل کرتا ہے۔

حب درویشاں کلیدِ جنت است،

دشمنِ ایشاں سزائے لعنت است

"درویشوں کی محبت وہ چابی ہے جو جنت کے دروازے کھول دیتی ہے، اور جو ان سے دشمنی رکھے، وہ خود رحمتِ الٰہی سے محروم ہو جاتا ہے۔"

مشرقی دیوار پر لکھا ہے:

قال النبي ﷺ:

"أنت مع من أحببت المرء مع من أحب"

"تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے تم محبت کرتے ہو آدمی انہی کے ساتھ ہو گا جن سے وہ محبت رکھتا ہے۔"

یہ حدیث نبی کریم ﷺ کی محبت بھری بشارتوں میں سے ایک ہے، جو ہمیں سکھاتی ہے کہ دل کی محبت کا اثر آخرت میں ہمارے انجام پر بھی ہو گا۔ جو اللہ، رسول ﷺ، صحابہ، اہلِ بیت اور اولیاء سے محبت کرے گا، وہ قیامت کے دن انہی کے ساتھ ہو گا۔

اللھم اجعلنا مع نبیک سیدنا وشفیعنا محمد ﷺ وأولیائک الصالحین. آمین

ھم نشینی گر تو خواھی باخدا

رو نشین اندر حضور اولیاء

"اگر تُو اللہ کی قربت چاہتا ہے،

تو اولیاء اللہ کی مجلس میں بیٹھ۔"

یہ کلام حکمت و معرفت کا آئینہ دار ہے۔ اس میں ایک گہرا راز پنہاں ہے کہ جو اللہ کے خاص بندوں کی سنگت اختیار کرتا ہے، وہ خود بھی قربِ الٰہی کے نور میں نہا جاتا ہے۔ اولیاء اللہ کی محفلیں روشنی کے چراغوں کی مانند ہیں، جہاں بیٹھنے والا بھی اس روشنی سے منور ہو جاتا ہے۔

حضور نبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنَّ اللَّهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهُ بِالحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى اُحِبَّهُ، فَاِذَا اَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا یعنی اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اس سے جنگ کا اِعلان کرتا ہوں اور میرا بندہ جن چیزوں سے میرا قُرب حاصل کرتا ہے ان میں فرائض سے زیادہ مجھے کوئی شے پسند نہیں اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ سے میرے قریب ہوتا رہتا ہے حتّٰی کہ میں اسے اپنا مَحبوب بنالیتا ہوں پھر جب اس سے مَحبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ (بخاری، ج4، ص248، حدیث:6502)

گر جدا بینی ز حق تو خواجہ را
گم کنی ہم متن و ہم دیباچہ را

اگر تم اپنے مرشد (خواجہ) کو اللہ سے جدا سمجھو گے، تو یوں سمجھو کہ تم نے اصل حقیقت اور اس کا عنوان دونوں کھو دیے۔

یہ شعر تصوف کے عمیق فلسفے کو بیان کرتا ہے کہ ایک مرشدِ کامل در حقیقت اللہ کی قربت کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی اپنے پیر و مرشد کو محض ایک عام شخص سمجھے اور انہیں اللہ کی عطا کردہ روحانی روشنی سے الگ تصور کرے، تو وہ نہ صرف معرفتِ الٰہی سے محروم ہو جاتا ہے بلکہ اس پورے راستے کا مفہوم بھی کھو دیتا ہے۔

شعر میں "ہم متن و ہم دیباجہ را" کا مطلب ہے: متن (اصل مضمون): یعنی حقیقت، معرفت، روحانی حقیقت اور حقیقتِ الٰہیہ اور دیباجہ (سرورق یا مقدمہ): یعنی ابتدائی معرفت، ظاہری علم اور وہ بنیاد جس پر حقیقت کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ وضاحت: یہ شعر ایک صوفیانہ نکتہ بیان کر رہا ہے کہ اگر کوئی اپنے مرشدِ کامل کو اللہ تعالیٰ سے الگ سمجھتا ہے، یعنی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ وہ محض ایک عام انسان ہیں اور اللہ کے قرب کا ذریعہ نہیں، تو وہ حقیقتِ معرفت سے محروم ہو جاتا ہے۔ "ہم متن و ہم دیباجہ را" کے ذریعے یہ کہا جا رہا ہے کہ ایسا شخص صرف اصل حقیقت (متن) ہی نہیں کھوتا بلکہ اس تک پہنچنے کا راستہ (دیباجہ) بھی کھو بیٹھتا ہے۔ یعنی نہ اسے اللہ کی پہچان حاصل ہو گی اور نہ ہی وہ اس سفر معرفت کی ابتدا کر سکے گا۔

جنوبی دیوار پر لکھوایا ہے

سَلْ يَا رَبِيْعَةُ قَالَ إِنِّىْ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِى الْجَنَّةِ

ترجمہ: "مانگو اے ربیعہ!" (تو) انہوں نے عرض کیا: "میں آپ سے جنت میں آپ کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔" پس منظر: یہ حدیث صحیح مسلم میں موجود ہے۔ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادموں میں شامل تھے۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: "اے ربیعہ! مانگو، کیا چاہتے ہو؟" انہوں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! میں جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کچھ اور بھی مانگو۔" انہوں نے عرض کیا: "بس

یہی میری خواہش ہے۔" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پھر کثرت سے سجدے کر کے میری مدد کرو۔" (یعنی زیادہ نوافل ادا کرو)

مفہوم: یہ حدیث عشقِ رسول، مقامِ صحابہ، اور جنت میں قربِ مصطفیٰ کی تمنا کو بیان کرتی ہے۔ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے دنیاوی کسی چیز کی خواہش نہیں کی بلکہ صرف اور صرف جنت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کو طلب کیا، جو ایک عظیم طلب اور کامل محبت کی علامت ہے۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء

بہتر ست سال طاعت بی ریا

خوبصورت صوفیانہ ترجمہ: "اولیاء کرام کی ایک لمحے کی صحبت وہ خزانہ ہے جو سالوں کی بے روح عبادت پر بھاری ہے۔" روحانی تشریح: یہ شعر تصوف کے ایک گہرے نکتے کو واضح کرتا ہے کہ نیک صحبت، خاص طور پر اللہ کے برگزیدہ بندوں (اولیاء) کی معیت، ایک ایسی نعمت ہے جو سالہا سال کی عبادت سے بھی زیادہ فیض بخش ثابت ہو سکتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اولیاء اللہ کی قربت میں دل کی صفائی، روحانی روشنی اور قربِ الٰہی کی ایسی برکتیں حاصل ہوتی ہیں جو رسمی عبادات میں محض ظاہری طور پر میسر نہیں آتیں۔ یہی وہ حقیقت ہے جسے صوفیاء "صحبتِ صالح" اور "نسبتِ اولیاء" کہتے ہیں، جہاں دل زندہ ہوتا ہے، روح منور ہوتی ہے، اور بندہ حقیقتِ ایمان سے روشناس ہوتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ابْغُونِي فِي ضُعَفَائِكُمْ، فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ"

"مجھے تمہارے کمزور لوگوں میں تلاش کرو، کیونکہ تمہیں رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے تمہارے کمزوروں کی وجہ سے۔"

حدیث کی تشریح: یہ حدیث صوفیاء کرام کے تعلیمات کی روح کو بیان کرتی ہے، جو بندگی، انکساری اور اللہ کی رضا کے لیے مخلوقِ خدا کی خدمت پر مبنی ہیں۔ فقرا اور درویشوں کی فضیلت:

صوفیاء کرام ہمیشہ سے کمزوروں، فقیروں اور محتاجوں کو اپنے قریب رکھتے آئے ہیں، کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہی لوگ اللہ کے سب سے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ حضرت داتا علی ہجویری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فقر ہی ولایت کی حقیقت ہے، اور فقرا کی محبت اللہ کی محبت تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔"

خدمتِ خلق–اللہ کی قربت کا راستہ

مولانا رومیؒ فرماتے ہیں:

"اگر تُو نے کسی مجبور کے آنسو پونچھ دیے، تو تُو نے گویا اللہ کی رحمت کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔" یہ حدیث اسی بات کو واضح کرتی ہے کہ کمزوروں کی خدمت سے اللہ کی مدد اور برکت حاصل ہوتی ہے۔

دنیاوی نصرت اور روحانی ترقی:

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ نے فرمایا:

"جو بندہ کسی نادار کی مدد کرتا ہے، وہ حقیقت میں اللہ کے ساتھ اپنا رشتہ مضبوط کرتا ہے۔" یعنی جو لوگ مسکینوں اور بے بسوں کا سہارا بنتے ہیں، اللہ ان پر اپنی رحمت نازل کرتا ہے، انہیں دنیا و آخرت میں کامیابی عطا کرتا ہے۔

صوفیاء کا عملی نمونہ: بزرگانِ دین جیسے حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ، حضرت نظام الدین اولیاءؒ اور دیگر مشائخ ہمیشہ غریبوں کے ساتھ بیٹھتے، ان کی دعائیں لیتے، اور انہیں اپنی مجلسوں میں اہم مقام دیتے۔

جنوبی دیوار کی آخری شعر

گر تو پیوندی بداں شاہ شہ شوی

(اگر تُو اس حقیقی بادشاہ سے جُڑ جائے تو خود بادشاہ بن جائے گا)

یہاں "بادشاہِ حقیقی" اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ جب بندہ اللہ کی ذات سے سچا تعلق قائم کر لیتا ہے، تو وہ دنیا و آخرت میں سربلند ہو جاتا ہے۔ اس کا مرتبہ بلند ہوتا ہے اور وہ اللہ کی قربت کے انعامات سے مالامال ہو جاتا ہے۔

"ذرہ گر بودی ولیکن مہ شوی"

(اگر تُو ذرہ بھی ہو تو مکمل چاند بن جائے گا) یہاں "ذرہ" انسان کی محدودیت اور کمزوری کو ظاہر کرتا ہے، جبکہ "مہ "یعنی چاند، کمال اور نورانیت کا استعارہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر انسان اپنے وجود کو فنا کر کے اللہ سے وابستہ ہو جائے، تو وہ ایک عام انسان سے ولی اور عارفِ باللہ کے مقام تک پہنچ سکتا ہے۔

مزار شریف کے مغربی دیوار پر یہ لکھا ہیں

حدیثِ قدسی:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

قال الله تبارك وتعالى: من عاد لي وليًّا فقد آذنته بالحرب

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی، میں اس کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔"

تشریح: یہ حدیث اللہ کے اولیاء (دوستوں) کی عظمت کو بیان کرتی ہے۔ "ولی" وہ بندہ ہے جو اللہ کی اطاعت، تقویٰ اور محبت میں زندگی بسر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے ولی کی دشمنی کو اپنی دشمنی قرار دیتا ہے،

اور جو کوئی ولی سے عداوت رکھے، گویا وہ اللہ سے جنگ مول لے رہا ہے، جس کا انجام انتہائی خطرناک ہے۔

چوں خدا خواہد پردۂ کس درد

میلش اندر طعنۂ پاکاں زند

ترجمہ: "جب اللہ کسی کا پردہ چاک کرنا چاہے، تو اس کے دل میں نیک بندوں پر طعن و تشنیع کا میلان پیدا کر دیتا ہے۔" یہ شعر اس حقیقت کی نشاندہی کرتا ہے کہ جب کوئی شخص اللہ کی رحمت سے محرومی کی طرف بڑھتا ہے، تو اس کے دل میں اولیاء اللہ اور نیک لوگوں پر اعتراض اور تنقید کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔(27 شب رمضان المبارک 2025 کو آپ نے دوران خطاب کئی بار فرمایا اللہ پاک بے ادبیوں سے بچائے آمین) یہ دراصل اس کے زوال اور رسوائی کی علامت ہوتی ہے، کیونکہ اللہ اپنے محبوب بندوں کی بے ادبی کرنے والوں کو دنیا و آخرت میں ذلیل کر دیتا ہے۔ لہٰذا، جو شخص نیک بندوں کی مخالفت اور ان پر طعن و تشنیع میں مصروف ہو، اسے اپنا محاسبہ کرنا چاہیے کہ کہیں یہ اس کے لیے اللہ کی پکڑ کی نشانی تو نہیں۔

قال عمر رضي الله تعالى عنه:

"إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا۔"

ترجمہ: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "ہم اپنے نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے وسیلے سے اللہ سے دعا کرتے تھے، تو وہ ہمیں بارش عطا فرماتا تھا، اور اب ہم نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے چچا (حضرت عباس بن عبد المطلب) کے وسیلے سے دعا کر رہے ہیں، پس تو ہمیں بارش عطا فرما۔"

یہ قول اس وقت کا ہے جب مدینہ میں قحط سالی ہوئی، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو دعا کے لیے آگے کیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرام نیک اور صالح افراد کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے، اور یہ عمل ان کے نزدیک جائز اور مستند تھا۔ یہ اثر "توسل" (وسیلہ لینے) کے جواز پر ایک قوی دلیل ہے، کیونکہ صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ کی حیاتِ ظاہری میں آپ کے وسیلے سے دعا کی اور بعد میں آپ کے جلیل القدر چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے دعا کی، جو اللہ کے مقرب بندے تھے۔

پیر را بگزین کہ بے پیر ایں سفر

ہست بس پر آفت و خوف و خطر

"مرشد اختیار کرو، کیونکہ بغیر مرشد کے یہ سفر آفات، خوف اور خطرات سے بھرپور ہے۔"

تشریح: روحانی راہ میں مرشد کی ضرورت اس لیے ہے کہ یہ سفر پیچیدہ اور پُرخطر ہے۔ انسان کی عقل اور فہم محدود ہیں، اور نفس و شیطان کے دھوکے میں آکر راہِ حق سے بھٹکنے کا اندیشہ رہتا ہے۔ مرشد، جو خود اس راستے کی منازل طے کر چکا ہوتا ہے، سالک کی رہنمائی کرتا ہے، اسے خطرات سے آگاہ کرتا ہے اور صحیح سمت میں پیش قدمی میں مدد دیتا ہے۔

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کے شعر کا ترجمہ ہے آپ فرماتے ہیں: "وہ راستہ جس پر تُو بارہا چلا ہے، اگر بغیر رہنما کے ہو تو اس میں بھی پریشانی کا سامنا کرتا ہے۔" یہاں اس حقیقت کی طرف اشارہ ہیں کہ دنیاوی راستوں میں بھی اگر ہم بغیر رہنما کے چلیں تو مشکلات پیش آتی ہیں، چہ جائیکہ روحانی سفر جو کہیں زیادہ پیچیدہ اور نازک ہے۔

نوٹ: ان احادیث مبارکہ اور اشعار کا انتخاب سیدی مرشدی نے کیا ہے اور ترجمہ و تشریح کے لیے بندہ نے مختلف ذرائع سے استعمال کیے ہیں پوری کتاب میں جہاں کہی اچھی بات ہو گی تو وہ محض اللہ پاک کے

فضل و کرم کا نتیجہ ہو گا اور مرشدِ کامل کی فیضان ہو گی اور جہاں خامیاں کوتاہیاں اور غلطیاں ہو وہ میری نالائقی اور کمزوری ہو گی۔

جمعہ شریف خطبہ اول آستانہ عالیہ بحر الحق شریف و دریائے رحمت شریف

الحمدُ للهِ الذي هَدَانَا لِهَذَا، وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللهُ، لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ، وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ. الحمدُ حمدًا وافرًا في كل آنٍ كل حين والشكرُ شكرًا دائمًا للهِ ربِّ العالمين، عذبُ البيانِ تحميدُهُ، رَطُبَ اللسانُ بحمدِهِ، نَطَقَ الجمادُ بِسَبْحِهِ، كُلٌّ لَهُ مِنْ قَانِتِينَ، الحوتُ في قعرِ الثرى، والطيرُ في جوِّ السماءِ، والعقلُ في أعلى العلى، يحمدُهُ كلٌّ شاغلين. بدأ الوجودَ من العدمْ، كَشَفَ المُكونَ من الكِتمِ، ذَاتٌ تَفَرَّدَ بالقِدَمْ ، هُوْ مُبْدِئٌ لِلمُحْدثِينَ، فَرْدٌ وَحِيدٌ وَاحِدٌ لِلكُلِّ مُنْشِئٌ وَاجِدٌ، حَيٌّ كَرِيمٌ مَاجِدٌ ذُو المَجْدِ وَالعِزِّ المُبِينِ، فَازَتْ لِلنَاسِ أَجْمَعَ أَلْطَافُ رحْمٰنِ الرَّحِيمِ، ذُو رَحْمَةٍ ذُو رَأْفَةٍ ذُو نُصْرَةٍ لِلمُوقِنِينَ. أجزاؤُنا مَمْلُوكُهٗ مِنْ غَيْرِ شِرْكٍ شَارِكٍ بِالعَدْلِ يَحْكُمُ بَيْنَنَا هُوْ مَالِكٌ فِي يَوْمِ الدِّينِ، مُسْتَاهلٌ لِّلعِبَادَةِ مُتَفَرَّدٌ بِأعَانَةٍ إِيَّاكَ رَبِّي نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ رَبِّي نَسْتَعِينُ، يَا مُفِضِ فَيْضَانِ العَظِيمِ، اِهْدِنَا الصِّرَاطَ المُسْتَقِيمَ، أرْشُدْ لَنَا رُشْدَ المُقِيمِ يَا مُلْهِمَ العَيْنِ اليَقِينْ، اِجْعَلْ لِأَمْرِي صَالِحًا نَوِّرْ فُؤَادِيْ بِالصَّفَا اُسْلُكْ لَنَا فِي مَسْلَكٍ فِيهِ سُلُوكُ المُوحدِينَ. أَعنِي الصِّرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ لَدَيْكَ، كَالأَنْبِيَاءِ وَالأَوْلِيَاءِ كُلٌّ هُدًى لِلّاحِقِينَ، سِيمَا النَّبِيِّ المُحْتَرَمْ، أَعْنِيْ مُحَمَّدْ مُصْطَفٰى ، بَحْرُ الصَّفَا، بَدْرُ الدُّجى، المِصْبَاحُ لِلْمُسْتَرْشِدِينَ، بَلَغَ العُلٰى بِكَمَالِهِ، كَشَفَ الدُّجى بِجَمَالِهِ حَسُنتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ، صَلُّوا عَلَيْهِ خَالِدِين، صُحْبُهٗ

نُجُومُ الاقْتِدَاءِ، أَهْلُهُ مَصَابِيحُ الهُدَى، أَتْبَاعُهُ خَيْرُ التُّقَى، صَلُّوا عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ. اِحسِبْ لَنَا مِنْ خَيْلِهِمْ، وَاغْفِرْ لَنَا بِطُفيلِهِمْ، وَاِتْبعْ لَنَا خُطُوَاتِهِمْ، قِنَّا وَصِنَّا فِي الخَصِينِ، اللَّهُمَّ دُلَّنِي طَرِيقًا مُسْتَوًى غَيْرَ الَّذِىْ غُضِبَ عَلَيْهِمْ ضَالِّينَ مُضِلّينَ هُمْ زَاغُوْا وَصَارُوْا مُلْحِدِينَ، فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ لَقَدْ جِئْنَاكُمْ بِالحَقِّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُونَ امْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ اَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ، بَلَى، وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُون ۔

(ھم زاغو وصاروا ملحدین کے بعد یہ اشعار پڑھے جائیں گے اور پھر فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ونادوا الخ
)

اردو اشعار

اے بندکر تو بندگی دولت بڑی ہے زندگی

عصیاں سے کر شرمندگی عاصی کا گر ف نار ہے

افسوس در لہو لعب کی صرف اپنی عمر سب

غفلت میں گزرے روز و شب ہوتا نہیں بیدار ہے!

کھا کر پلاؤ قورمے گمراہوا تو زور میں

جانا نہیں کیا گور میں مرنے سے یا انکار ہے؟

اک آنکھ کھول اور کر نگاہ کس جا گئے وہ بادشاہ
تے صاحب فوج وسپاہ ان کا کہا دربار ہے؟

اُن کی کہا ہے وہ محل اور اونٹ ہاتھی اصطبل
تاج وسپاہ سب چھوڑ کر اور کس طرف سرکار ہے

جھولے جو تھے افلاک میں وہ مل گئے اب خاک میں
ہے موت سب کی تاک میں مفلس ہے یا زردار ہے

مادر پدر فرزند زن ہے جیتے جی سب خندہ زن
پہنا دیا جس دم کفن سب ایک اک اغیار ہے

اب زندگی کا راج ہے کر لے جو کرنا آج ہے
جب مر گیا محتاج ہے پھر تو نہیں مختار ہے

جو چاہے تو حق کی رضا مت کر نماز اپنی قضا
ایسے کی دوزخ ہے سزا لعنت گلے کی ہار ہے

اے بے نمازی بے حیاء ایسا ستم تو نے کیا
سجدہ نہ خالق کو کیا تجھ پر خدا کی مار ہے

اے بے نمازی بے خبر تیرا تو دوزخ ہے مقر
فرما چکے خیر البشر اللہ کا اقرار ہے

حق کی عبادت کچھ نہ کی گور اپنی آتش سے بھری
دوزخ کی سیدھی راہ لی دھکا جہاں انگار ہے

یہ پنجگانہ رات دن ہے امتحان ممتحن
کر لو عدا بالا قتدہ جنت تجھے درکار ہے

لوگوں پہ مت بہتان کر غیروں کا مت نقصان کر
کچھ دے کے مت احسان کر ایسا دیا بیکار ہے

خطبہ ثانیہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى جَمِيعِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى كُلِّ مَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ، وَعَلَى عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ وَسَائِرِ الْمُسْلِمِينَ خُصُوصًا عَلَى أَفْضَلِ الْبَشَرِ بَعْدَ الأَنْبِيَاءِ بِالتَّحْقِيقِ،أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وعلى مُزَيِّنِ الْمَسْجِدِ وَالْمِنْبَرِ وَالْمِحْرَابِ، أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ و عَلى كَامِلِ الْحَيَاءِ وَالإِيمَانِ، أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وعلى مُظْهِرِ الْعَجَائِبِ وَالغَرَائِبِ، أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وعلى الإِمَامَيْنِ الهُمَامَيْنِ السَّعِيدَيْنِ الشَّهِيدَيْنِ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ ، وَعَلَى أُمِّهِمَا سَيِّدَةِ النِّسَاءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ بِنْتِ رَسُولِ الثَّقَلَيْنِ ، وَعَلَى عَمَّيْهِ الشَّرِيفَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ، حَمْزَةَ وَالعَبَّاسِ ، وَعَلَى السِّتَّةِ الْبَاقِيَةِ مِنَ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ، وَسَائِرِ فِرَقِ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ وَالتَّابِعِينَ الأَبْرَارِ إِلَى دَارِ الْقَرَارِ، رِضْوَانُ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ عِبَادَ اللَّهِ ، رَحِمَنِي وَرَحِمَكُمُ اللَّهُ،إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى، وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ، يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ وَلَذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى أَعْلَى وَأَوْلَى، وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ، وَأَتَمُّ وَأَهَمُّ، وَأَعْظَمُ وَأَكْبَرُ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ .

【اللهم اغفرلکاتبہ و مصححہ و لوالدیہ آمین】

دوسرا خطبہ شریف

حَمِدْتُ اللَّهَ حَمْدًا لَا فَتَاهُ

وَحَدُّ الحَمْدِ لَا يَعْلَمُ سِوَاهُ

لَهُ أَسْمَاءُ صِفَاتٍ قَدْ تَعَالَتْ

وَجَلَّتْ وَانْجَلَتْ فَاطْلُبْ رِضَاهُ

حَكَمٌ حَاكِمٌ مُخْتَارٌ فِعْلٌ

عَمِيمٌ فَيْضُهُ عَامٌّ عَطَاهُ

وَسَتَّارٌ وَغَفَّارٌ نَزِيهٌ

بَرِيءٌ بَارِئٌ مُبرٌّ إِلٰه

وَجَبَّارٌ وَقَهَّارٌ عَفُوٌّ

قَوِيٌّ قَادِرٌ فَاحْذَرْ بَلَاهُ

وَمَوْلَانَا بِلَا كُفْووَشِرْكٍ شَارِك

قَدِيمُ الِابْتِدَاء وَالِانْتِهَاء

نُصَلِّي ثُمَّ بَعْدَ الحَمْدِ صدقا

عَلَى خَيْرِ البَرِيَّةِ مُصْطَفَاهُ

رَسُولُ اللَّهِ مَبْعُوثٌ إِلَى الكل

إِلَى الجِنِّ وَالإِنْسِ مَا سِوَاهُ

مُحَمَّدٌ مِيمُهُ مَوْتٌ لِكُفْرٍ

حَيَاةُ القَلْبِ لِلْمُؤْمِنِ بَحَاهُ

وَمِيمٌ ثَانٍ مَوْجُ المَوَاهِبِ

وَدَالٌ خَيْرُ دَالٍّ لَا اشْتِبَاهُ

شَفِيعُ المُذْنِبِينَ مَلَاذُ أُمَّةٍ

وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ تَبَّتْ يَدَاهُ

فَآمَنَّا وَصَدَّقْنَا يَقِينًا

فَنُورُ سِرِّنَا زِدْنَا صَفَاهُ

عَلَى الأَصْحَابِ ثُمَّ الآلِ جَمْعًا

صَلَوَة بَرَكَة رَحْما رِضَاهُ

أَبَا بَكْرٍ خُصُوصًا ثُمَّ عُمَرَ

فَعُثْمَانَ عَلِيًّا مُرْتَضَاهُ

وَعَمَّيْهِ وَسِبْطَيْهِ وَبِنْتِهِ

بَتُولُ فَاطِمَةُ أُمِّي فِدَاهُ

عَلَى السِّتِّ البَقِيَّةِ ثُمَّ سَلِّمْ

فَيَا رَبِّ أَجِبْ عَبْدًا دَعَاهُ

فَيَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ عَلِمْتُمْ أَنَّ الدُّنْيَا

هَلَاكٌ مُهْلِكٌ دَارُ فَنَاهُ

فَلَا تَهْوُوا إِلَيْهَا بَلْ دَعُوهَا

وَرَبَّكُمُ اتَّقُوا حَقَّ اتِّقَاهُ

فَتُوبُوا وَاذْكُرُوا ذِكْرًا كَثِيرًا

بِصُبْحٍ ثُمَّ ظُهْرٍ فَالمَسَاء

اشعار مبارک پنجابی (یہ اشعار پڑھ کر پھر اس کے بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ونادوا الخ پڑھ کر بیٹھ جائے اور پھر خطبہ ثانیہ جو کہ پہلے گزر چکا ہے پڑھے)

لکھ لکھ حمد اُس پاک نوں

بخشیا شرف جِس خاک نوں

پیدا کیا اَفلاک نوں

مُحکم تے قائم کِس طرح

باہجو تھمادے وِچ ہَوا

تُو سمجھ بندیا غافلا

ایہہ دُنیا فانی بے وفا

قرنا ملک پھو کیسیا

فانی سبھی ہووے سِیا

اِک ذات ربّ دی رَہ سِیا

جو شے زمین اسمان وِچ

ہر چیز ہونا ہے فنا

تُو سمجھ بندیا غافلا

ایہہ دنیا فانی بے وفا

لولاک جنہاں دے شان اے
طٰہٰ صِفت قُرآن اے
یاسینؔ اسم فُرقان اے۔
اوہ وی جہانوں چَل گئے
سب مرسلاں دے پیشوا
تُو سمجھ بندیا غافلا
ایہہ دنیا فانی بے وفا
پھر جو خلیفے چار نیں
او چار خاص یار نیں
اُمت دے سب سردار نیں۔
اوہ وی جہاناں چَل گئے
اک دوجے تھیں واری لگّا
تُو سمجھے بندیا غافلا
ایہ دنیا فانی بے وفا
پھر فاطمہ بنت نبی
حسن حسین جگرے علی
اوہ چل گئے بھی اس گلی
اک نو پیالہ زہر دہ
دوجا شہید کربلا

تُو سمجھ بندیا غافلا

ایہہ دنیا فانی بے وفا

کتھے سکندر بادشاہ

کتھے وہ دارا کی سپاہ

نمرود فرعون لعنتی

ہر اک گئے واری لگا

تُو سمجھ بندیا غافلا

ایہہ دنیا فانی بے وفا

ایہہ محل تے ماڑیاں

تد سوھنڑیاں کر چاڑیاں

چند دن لگائیاں تاڑیاں

ایہہ سب عبث خرچی ہوئی

چند روز دم ہو ویسیا

تُو سمجھ بندیا غافلا

ایہہ دنیا فانی بے وفا

اک دن اساں وی چلنا

وچ خاک مٹی رلنا

دوئی وار پھر نہیں ولنا

جو کجھ حیاتی ہے تری

کر توں عبادت دل لگا

تُو سمجھ بندیا غافلا

ایہہ دنیا فانی بے وفا

واہ واہ اُنہاں دا آونا

واہ واہ اُنہاں دا جاونا

جینہاں کیتا رب دا بھاوناں

کچھ کھا گئے کجھ پی گئے

کجھ دے گئے نام خدا

تُو سمجھے بندیا غافلا

ایہ دنیا فانی بے وفا

(سیدی مرشدی کا معمول عربی خطبہ کے ساتھ اشعار کا بھی تھا جب آپ دریائے رحمت شریف میں تھے اب نئے معمول مبارک کے مطابق صرف عربی خطبہ شریف پر اکتفا کیا جاتا ہے واضح رہے کہ حضرت سیدنا خواجہ خواجگان حضرت خواجہ حافظ عبد الغفور ثانی دریوی باباجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ کا معمول شریف یہی تھا اور یہ خطبات اور اشعار انہی کے دور سے چلے آرہے ہیں بہر کیف موجودہ معمول کے مطابق اشعار نہیں پڑھے جاتے)

فجر کی نماز میں قراءت کا معمول

بقول شیخ الحدیث علامہ مولانا حافظ ناصر محمود صاحب آپ حضور جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۃ الجمعہ کی تلاوت فرماتے تھے۔ ہفتے کے دن پہلی رکعت میں سورۃ ق کا پہلا رکوع اور دوسری رکعت میں سورۃ

الضحی پڑھنے کا معمول تھا۔ اتوار کو پہلی رکعت میں سورۃ الشمس اور سورۃ واللیل اور دوسری رکعت میں سورۃ الضحی کی تلاوت فرماتے۔ پیر کے دن پہلی رکعت میں سورۃ البروج اور دوسری رکعت میں سورۃ الطارق پڑھتے۔ منگل کے دن پہلی رکعت میں سورۃ الغاشیہ اور دوسری رکعت میں سورۃ الضحی کی تلاوت فرماتے۔ بدھ کے دن پہلی رکعت میں سورۃ التغابن کا پہلا رکوع اور دوسری رکعت میں اسی سورۃ کا دوسرا رکوع پڑھنے کا معمول تھا۔ جبکہ جمعرات کے دن پہلی رکعت میں سورۃ البروج اور دوسری رکعت میں سورۃ الطارق کی تلاوت فرماتے۔ خطبات و معمولاتِ دربار شریف بارے اکثر معلومات علامہ حافظ ناصر محمود صاحب سے ملی ہیں۔ فجزاہ اللہ جزاء حسنا۔

دیگر نمازوں میں قراءت

مغرب کی نماز میں پہلی رکعت میں سورۃ القدر اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص تلاوت فرماتے۔

عشاء کی نماز میں پہلی رکعت میں سورۃ الضحی اور دوسری رکعت میں سورۃ القدر کی تلاوت فرماتے۔

نمازِ جمعہ میں قراءت

نمازِ جمعہ کے لیے مختلف مواقع پر مختلف قراءت کا معمول تھا۔ کبھی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الضحی پڑھتے، اور کبھی پہلی رکعت میں سورۃ الضحی اور دوسری رکعت میں سورۃ القدر تلاوت فرماتے۔ ایک موقع پر احقر کو حکم دیا کہ پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ "افلاینظرون الی الابل کیف خلقت تا آخر تلاوت کی جائے۔

خصوصی ہدایت: بندہ نصیر الحق کو حضور قبلہ مرشد کریم نے فرمایا کہ سورۃ الضحیٰ پیر اور جمعرات کو خاص طور پر پڑھا کریں، کیونکہ حضور قبلہ عالم باباجی ثانی لا ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی معمول تھا۔

نمازِ عیدین میں قراءت کا معمول

حضور قبلہ مرشد کریم نمازِ عیدین (عید الفطر اور عید الاضحی) میں درج ذیل سورتوں کی تلاوت فرمایا کرتے تھے:

پہلا معمول:

پہلی رکعت میں سورۃ والضحیٰ

دوسری رکعت میں سورۃ القدر

دوسرا معمول:

پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ

دوسری رکعت میں سورۃ والضحیٰ

یہ دربارِ عالیہ دریائے رحمت شریف و بحر الحق شریف میں نماز کے بعد پڑھی جانے والی دعاؤں کا ایک روحانی معمول ہے، جو عقیدت اور برکت سے بھرپور ہے۔ ان دعاؤں میں اللہ تعالیٰ سے رحمت، مغفرت، ہدایت اور استقامت کی التجا کی جاتی ہے۔

فرض نماز کے بعد مختصر دعا

اگر سنن اور نوافل پڑھنے ہوں تو فرض کے بعد مختصر دعا پڑھی جاتی ہے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ، وَأَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ۔

سنن اور نوافل ادا کیے جائیں تو پھر مکمل دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔

سنن ونوافل کے بعد کی دعائیں

پہلی دعا

آمين يا رب العالمين، الحمد لله رب العالمين، والعاقبة للمتقين، والصلاة والسلام على حبيبه سيدنا محمدٍ وآله وأصحابه وأزواجه وذرياته وعلينا معهم أجمعين إلى يوم الدين، كلما ذكره الذاكرون، وسهى عن ذكره الغافلون، نهاية ما ينبغي أن يسأل السائلون، وسلم تسليمًا كثيرًا كثيرًا۔ اللَّهُمَّ احْفظْ نُورَ إِيمَانِنَا وَشَمْعَ اعْتِقَادِنَا مِنْ صَرْصَرِ الزَّوَالِ، وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي جَمِيعِ الأَوْقَاتِ وَعَلَى كُلِّ حَالٍ، رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِينَا وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ۔

دوسری دعا

دوسری دعا کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:أَعُوذُ بِاللَّهِ، بِسْمِ اللَّهِ شريف ، درُود شَرِيف، الحمد شريف ، تين بار قُلْ هُوَ اللَّهُ شريف، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، الحمد لله شريف، الٓمٓ أُوْلَٰئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ۔ حضور قبلَة اوَّل صاحِب، حضور قِبلة ثَانِي صَاحِب رضي الله عنهما، وَالِدَيْنِ شَرِيفَيْن، سَارِي أُمت جَنَاب مُحمد رسُول الله صلى

الله علیه وآله واصحابه وسلم ابتداء لااله الا الله آدم صفی الله ختمِ لااله الاالله محمد رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و علی آله و اصحابه و سلم تسلیما کثیرا کثیرا کثیرا، یه سب پڑھ کر پھر:

اللَّهُمَّ اجْعَلِ التَّوْفِيقَ رَفِيقَنَا، وَالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ طَرِيقَنَا، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، أَنْتَ وَلِيُّنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، تَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِينَ۔

نمازِ جمعہ شریف کے بعد کی دعائیں

پہلی اور دوسری دعا ترتیب وار پڑھنے کے بعد چھ یا سات مرتبہ درود شریف پڑھا جاتا ہے:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَيْهِ۔ اس کے بعد یہ دعا مانگی جاتی ہے: اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَقِنَا عَذَابَ الْقَبْرِ، وَقِنَا عَذَابَ الْحَشْرِ، وَقِنَا عَذَابَ الْقَرْضِ، وَقِنَا عَذَابَ الْمَرَضِ، وَقِنَا عَذَابَ الدَّيْنِ، وَقِنَا عَذَابَ الدَّارَيْنِ، وَقِنَا عَذَابَ الدَّارَيْنِ بِحُرْمَةِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ ۔

ذکرِ کلمه اور درود تنجینا : اس کے بعد کلمه طیبه کا چند مرتبه ذکر کیا جاتا ہے، پھر درود تنجینا پڑھا جاتا ہے: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنْجِينَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَهْوَالِ وَالْآفَاتِ، وَتَقْضِي لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ، وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ، وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ، وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

نوٹ: پہلے یہ چاروں دعائیں مانگی جاتی تھیں، لیکن نئے معمول شریف کے مطابق اب صرف پہلی تین دعاؤں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

ختم خواجگان شریف

یہ ختم نہایت برکتوں، رحمتوں اور حاجات کی قبولیت کا ذریعہ ہے۔ اسے ذکر و دعا کے ایک خوبصورت اور روحانی سلسلے کے طور پر پڑھا جاتا ہے۔ ہر ذکر ہر دعا اور ہر کلمہ کے بعد 2 بار درود شریف پڑھا جاتا ہے پہلی بار درود شریف پڑھ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں اور اس خواجہ کو جس نے اس کلمہ مبارک کو ختم میں شامل کیا ہوتا ہے ایصال ثواب کیا جاتا ہے اور دوسری بار درود شریف پڑھ کر اگلا کلمہ پڑھا جاتا ہے

ختم خواجگان برائے بعد از نماز فجر

أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

تسمیہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الفاتحہ: ایک بار

درود شریف اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد وبارک وسلم علیہ

سورۃ الم نشرح: ایک بار

سورۃ الفاتحہ: ایک بار

درود شریف: اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد وبارک وسلم علیہ 2 بار

یہ دعا چار مرتبہ پڑھیں:

اللھم یا قاضی الحاجات یا کافی المهمات یا دافع البلیات یا شافی الامراض یا احل المشکلات یا رفیع الدرجات یا مجیب الدعوات یا ارحم الراحمین یہاں تک چار بار پڑھ کے پانچویں مرتبہ یہ دعا شامل کریں:

اللھم اغفرلی ذنوبی ولوالدی وارحمها کما ربینی صغیرا ولجمیع المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منہم والاموات و تابع بیننا وبینھم بالخیرات رب اغفر وارحم وانت ارحم الراحمین ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبه سیدنا محمد وآله واصحابه اجمعین

درود شریف 2 بار

یہ دعا پانچ مرتبہ پڑھیں

رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین

پھر درود شریف 2 بار

یہ آیت پانچ مرتبہ پڑھیں:

ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

پھر درود شریف 2 بار

یہ ذکر پانچ مرتبہ پڑھیں

یاباقی انت الباقی

پھر درود شریف 2 بار

یہ کلمہ پانچ مرتبہ پڑھیں:

لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءقدیر

پھر درود شریف 2 بار

یہ ذکر پانچ مرتبہ پڑھیں

یا اللہ یا رحمن یا رحیم یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد

پھر درود شریف 2 بار

یہ دعا پانچ مرتبہ پڑھیں

یا حی یا قیوم برحمتک استغیث

پھر درود شریف 2 بار

یہ دعا پانچ مرتبہ پڑھیں

اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم

پھر درود شریف 2 بار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پانچ مرتبہ پڑھیں

پھر درود شریف 1 بار

تمام اذکار و دعاؤں کے بعد اللہ تعالیٰ سے حاجات کی، قبولیت، مغفرت، برکت اور رحمت کی دعا کی جاتی ہیں۔

ختمِ خواجگان برائے بعد از نماز ظہر

درود شریف—ایک بار

اللہم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد وبارک وسلم علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم—ایک بار

یہ دعا پانچ مرتبہ پڑھیں:

رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین

پھر درود شریف—دو بار

یہ آیت دو مرتبہ پڑھیں:

ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

یہ ذکر پانچ مرتبہ پڑھیں:

یاباقی انت الباقی

یہ تسبیح پانچ مرتبہ پڑھیں:

سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم وبحمدہ

درود شریف 2 بار

یہ دعا پانچ مرتبہ پڑھیں:

ربی لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین

درود شریف 2 بار

یہ ذکر پانچ مرتبہ پڑھیں:

یارحیم کل صریخ ومکروب وغیاثہ ومعاذہ یارحیم

درود شریف 2 بار

یہ دعا پانچ مرتبہ پڑھیں:

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

پھر درود شریف—دو مرتبہ

یہ دعا پانچ مرتبہ پڑھیں:

لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین

پھر درود شریف—دو مرتبہ

یہ ذکر پانچ مرتبہ پڑھیں:

لاحول ولا قوۃ الا باللہ

پھر درود شریف—2 بار

یہ دعا پانچ مرتبہ پڑھیں:

یاخفی اللطف ادرکنی بلطفک الخفی

پھر درود شریف 2 بار

یہ دعا پانچ مرتبہ پڑھیں:

اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بکا من شرورھم

پھر درود شریف—2 بار

ہر ذکر اور دعا کے بعد درود شریف 2 بار پڑھنا ہے اور آخر کلمہ شریف کے بعد ایک بار پڑھ کے دعا کرنی ہوتی ہیں۔

اس ختم شریف کا مقصد اللہ کی رحمت، برکت، اور مغفرت کی طلب ہے۔

درود شریف کے الفاظ یہ ہیں:

اللهم صل على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد وبارک وسلم عليه

ختمِ خواجگان بعد از نماز عصر

. تعوذ: أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

. تسمیہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم

. سورۃ الفاتحہ—ایک بار

.درود شریف—ایک بار

اللہم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد و بارک و سلم علیہ

.سورۃ الم نشرح—ایک بار

.سورۃ الاِخلاص—دس بار

.سورۃ الفاتحہ—ایک بار

.درود شریف—ایک بار

.یہ دعا چار مرتبہ پڑھیں:

يا قاضى الحاجات، يا كافى المهمات، يا دافع البليات، يا شافى الأمراض، يا احل المشكلات، يا رفيع الدرجات، يا مجيب الدعوات، يا ارحم الراحمين۔

.پانچویں مرتبہ یہ دعا شامل کریں:

اللهم اغفرلى ذنوبى ولوالدى وارحمهما كما ربيانى صغيرا، ولجميع المؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات، الأحياء منهم والأموات، و تابع بيننا وبينهم بالخيرات، رب اغفر وارحم وانت خير الراحمين، ولا حول ولا قوة إلا بالله العلى العظيم، وصلى الله تعالىٰ على خير خلقه سيدنا محمد و آله و اصحابه اجمعين۔

.درود شریف—ایک بار

.یہ دعا چار مرتبہ پڑھیں:

اللهم صل على سيدنا محمد صلاتاً تنجينا بها من جميع الأهوال والآفات، وتقضي لنا بها جميع الحاجات۔

.پانچویں مرتبہ مکمل دعا پڑھیں:

وتطهرنا بها من جميع السيئات، وترفعنا بها عندك أعلى الدرجات، وتبلغنا بها أقصى الغايات من جميع الخيرات في الحياة وبعد الممات، إنك على كل شيء قدير۔

.درود شریف—دوبار

.یہ دعاپانچ مرتبہ پڑھیں:

رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین۔

.درود شریف—دوبار

.یہ آیت پانچ مرتبہ پڑھیں:

ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ۔

.درود شریف—دوبار

.یہ ذکر پانچ مرتبہ پڑھیں:

یاباقی انت الباقی۔

.درود شریف—دوبار

.یہ دعاپانچ مرتبہ پڑھیں:

اللھم انا نجعلک فی نحورھم و نعوذبک من شرورھم۔

آخر میں ایک بار درود شریف پڑھیں اور دعا کریں

نوٹ:

ہر ذکر کے بعد درود شریف پڑھنااور اس بزرگ وولی جس نے کلمہ شامل کیاہو ایصال ثواب کیا جائے گا

درود شریف کے الفاظ:

اللہم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد و بارک و سلم علیہ۔

عرسِ مبارک حضرت خواجہ حافظ عبدالغفور باباجی ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت قدوۃ السالکین، عمدۃ الواصلین، سند العارفین، محبوب سبحانی، قطب ربانی، ماہر علومِ شریعت، پیشوائے طریقت، واقفِ اسرارِ معرفت و حقیقت، منبع فیوض و برکات، قبلہ سالکاں، خواجہ خواجگان، حضور قبلہ عالم حضرت خواجہ حافظ عبدالغفور باباجی ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرسِ مبارک 8، 9 اور 10 جمادی الثانی کو نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ منایا جاتا ہے۔

اختتامی دعا 10 جمادی الثانی کو قبل از نمازِ ظہر ہوتی ہے، جس میں اندرون و بیرونِ ملک سے جوق در جوق محبین، مریدین اور عقیدت مند شریک ہوتے ہیں۔

عرسِ مبارک کی ترتیب

8 جمادی الثانی

آستانہ عالیہ بحرالحق شریف سے زائرین چادر پوشی کے لیے قافلوں کی صورت میں دربائے رحمت شریف روانہ ہوتے ہیں۔

9 جمادی الثانی

پہلی نشست۔ نمازِ ظہر تا عصر

دوسری بڑی نشست۔عشاء سے تا تہجد، تاوقتِ مناسب

اس دوسری نشست کی خصوصی برکت یہ ہے کہ مرشدِ کریم اول تا آخر جلوہ افروز ہوتے ہیں اور حاضرین کو اپنے نورانی دیدار سے مشرف فرماتے ہیں۔ نشست کے اختتام پر آپ ارشاد فرماتے ہیں: "کچھ آرام کرو، پھر تہجد کے لیے اٹھ جاؤ!" آخر میں ایصال ثواب اور پاکستان سمیت پوری امت مسلمہ کے لیے دعائیں کی جاتی ہیں اور بیعت کے خواہشمند حضرات کو مرشد پاک بیعت بھی فرماتے ہیں اور حاضرین کو دارین کی دعاؤں سے نوازتے ہیں اور سب کا شکریہ ادا فرماتے ہیں۔

10 جمادی الثانی

تیسری بڑی نشست اور دعائیہ تقریب

ان تینوں ایام میں ہر نماز کے بعد ختمِ خواجگان شریف اور ختم القرآن شریف کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے، جس میں فیوض وبرکات کی بارش ہوتی ہے اور قلوب منور کیے جاتے ہیں۔

خادمین: عرس شریف کے مقدس موقع پر آستانہ عالیہ بحرالحق شریف میں خدام کا کردار بے مثال ہوتا ہے۔ نیلی وردی میں ملبوس یہ خادمین نہ صرف ظاہری طور پر محنت ولگن سے معمور ہوتے ہیں بلکہ دل و جان سے اپنی خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ ان کی ہر حرکت، ہر عمل، عرس مبارک کی روح کو اور بھی بابرکت بنا دیتی ہے۔ اٹک، راولپنڈی اور خصوصاً علاقہ چھچھ کے کافی خدام دل وجان سے خدمات سر انجام دیتے ہیں ہر سال، حضرت صاحبزادہ اسد الحق صاحب کی قیادت میں بندیال شریف سے سو سے زائد خدام آکر آستانہ عالیہ کی خدمت میں مصروف ہوتے ہیں۔ ان سب کی مثالی ڈیوٹیاں ہر لحاظ سے

قابلِ تحسین ہیں، جو عرس کی محافل کو نیا روحانی رنگ عطا کرتی ہیں۔ یہ خدمت خلوص، ادب، اور احترام کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتی ہے، جو عرس کی کامیابی کی ضمانت بن جاتی ہے، مرشد پاک دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں یہ میری اپنی فورس ہیں اور ڈھیر ساری دعائیں دیتے ہیں۔

مبارک مہینوں کے پہلے جمعہ شریف کی روحانی محافل

مبارک مہینوں جیسے ربیع الاول، ربیع الثانی، معراج شریف، رجب شریف اور محرم شریف کے پہلے جمعہ شریف کو خاص روحانی محافل کا انعقاد کیا جاتا ہے، جس میں قرآن مجید کا ختم اور مرشد پاک کا محبتوں بھرا بیان ہوتا ہے اور لنگر شریف کی تقسیم ہوتی ہے۔ یہ جمعات "بڑا جمعہ شریف" کہلاتی ہیں، جن میں مرشد پاک کا جلوہ افروز ہونا اور لنگر کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔

مرشد پاک کی جلوہ افروزی

ان مقدس جمعات میں مرشد پاک اپنی موجودگی سے محفل کو روحانی اعتبار سے معمور کر دیتے ہیں۔ لنگر شریف کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے، جس میں اعلیٰ ترین اور خوش ذائقہ کابلی پلاؤ تیار کیا جاتا ہے۔

شب برأت اور ختم شریف کی روحانی محفل

شعبان المعظم کی پندرہویں رات یعنی شب برأت کو دربار شریف میں بعد از نماز مغرب ختم شریف کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اس موقع پر مرشد پاک کا شرکت کرنا اور مریدین و متوسلین کے ساتھ بیٹھ کر دعا کرنا ایک خاص روحانی لمحہ ہوتا ہے۔

شب بیداری اور نفل عبادات کا اہتمام

شب برأت کی رات میں دور دراز سے آئے ہوئے محبوبین، مریدین اور متوسلین حضرات شب بیداری کرتے ہیں اور نفل عبادات میں مشغول رہ کر اللہ کے ساتھ اپنے تعلق کو مستحکم کرتے ہیں۔

سحری کا وافر انتظام

شب برأت کے بعد سحری کا وافر انتظام کیا جاتا ہے تاکہ روزہ رکھنے والوں کے لیے سہولت فراہم کی جا سکے۔ یہ ایک روحانی لمحہ ہوتا ہے، جس میں مریدین اللہ کی رضا کی کوشش میں مشغول رہ کر اپنے روزے کی تیاری کرتے ہیں۔

رجب: 29 رجب کو صاحبزاد حضرت حافظ محمد مجتبیٰ الحق رحمۃ اللہ علیہ کی ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی کی جاتی ہیں اور مختصر محفل منعقد کی جاتی ہیں

ہر منگل اور جمعرات شریف کو ختم شریف کا انعقاد

ہر منگل اور جمعرات شریف کو دربار شریف اور آستانہ عالیہ بحرالحق شریف میں بعد از نماز مغرب حضرت اول صاحب اور حضرت ثانی صاحب کے ایصال ثواب واسطے ختم شریف کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اس میں سورۃ الملک شریف کی تلاوت کے بعد اختتامی دعا کی جاتی ہے، بعد ازاں سبز چائے اور چاول پیالوں میں حاضرین کو پیش کیا جاتا ہے جو ایک روحانی لمحہ ہوتا ہے۔ دعا کے بعد حاضرین کو لنگر پیش کیا جاتا ہے، جس سے محفل میں شرکت کرنے والوں کو روحانی تسکین ملتی ہے۔

عید الفطر کی صبح لنگر کی تقسیم

عید الفطر کی صبح نماز کے بعد، نمازی حضرات کو "ختم خواجگان" کے بعد سویاں کی صورت میں لنگر پیش کیا جاتا ہے۔ بحرالحق شریف میں بھی سویاں کا لنگر حاضرین کو پیش کیا جاتا ہے، جو کہ عید کی خوشیوں میں

اضافے کا باعث بنتا ہے۔ اسی طرح عیدین کو کو بعد از نماز عید جمیع حاضرین کو چاول پیش کیے جاتے ہیں اسی طرح دربار شریف میں بھی ہوتا ہیں یقیناً یہ میرے شیخ و مرشد کی اعلیٰ سخاوت ہیں ورنہ ہمارے ہاں ایک مہمان آجائے تو بی پی کبھی لو تو کبھی ہائی ہوتی ہے کہ اب کیا کریں گے بے شک یہ آپ کی کرامت ہے۔

میلاد شریف 12 ربیع الاول

میلاد شریف 12 ربیع الاول کو بعد از نماز فجر دربار شریف میں لنگر پیش کیا جاتا ہے۔ اس موقع پر حلوہ کی صورت میں لنگر حاضرین کو پیش کیا جاتا ہے۔

بڑے دنوں میں ختم شریف

بڑے دنوں جیسے محرم الحرام اور ربیع الاول شریف کی رات کو بعد از نماز مغرب مزار پر انوار پر ختم شریف کی مختصر محفل ہوتی ہے۔ اس محفل میں سورۃ الملک شریف کی تلاوت کے بعد اختتامی دعا کی جاتی ہے، اور پھر مختصر لنگر شریف پیش کیا جاتا ہے۔

* دربار عالیہ دریائے رحمت شریف میں رمضان المبارک کی عبادات کا ذکر

رمضان المبارک کے مہینے میں دربار عالیہ دریائے رحمت شریف میں جو روحانی ماحول ہوتا ہے، وہ بے مثال ہے۔ پورا مہینہ ختمِ قرآن کے موقع پر فیض کا دریا بہتا رہتا ہے یہ دراصل مانکی شریف اور کروڑ شریف کے مشائخ کا طریقہ ہے جن کو حضرت باباجی صاحب ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اکھٹا کیا، یہ تمام ترفیض حضرت اول صاحب اور ثانی صاحب کی برکتوں کا نتیجہ ہے جو آج تک الحمدللہ جاری ہے۔ کتنے ختم شریف کتنے دنوں میں ہوتے ہیں اس کا بیان پہلے گزر چکا ہے۔

رمضان کے آخری جمعہ شریف کا خصوصی اہتمام

رمضان المبارک کے آخری جمعہ شریف کو "قضاء عمری" کا اہتمام کیا جاتا ہے تاکہ پورے سال میں نمازوں میں میں کوئی کوتاہی ہوئی ہو جیسے بے توجہی سے پڑھنا، مکروہات کا ارتکاب کرنا، خیالات کا ادھر ادھر جانا کمی کوتاہی کا ہو جانا اس کا جبیرہ ہو جائے، جمعہ شریف کی نماز کے بعد پانچ فرض نمازوں کی نیت کی جاتی ہے اور انہیں باجماعت ادا کیا جاتا ہے۔ نیت اور طریقہ کار درج ذیل ہے:

قضاء عمری کی نیت اور طریقہ

1. *نماز فجر:*

نماز فجر کے فرض ادا کرنے کے وقت نیت کی جاتی ہے، "دو رکعت فرض فجر بدلے ان فجر نمازوں کے جو زندگی میں مجھ سے قضا ہوئی ہیں۔" اس طرح فجر کی نماز پڑھی جاتی ہے۔

2. *نماز ظہر:*

اس کے بعد ظہر کی نماز کی مذکورہ طریقے کی جاتی ہے اور فرض ادا کیے جاتے ہیں۔

3. *نماز عصر:*

اسی طرح عصر کی نماز کے فرض ادا کرنے کے لیے نیت کی جاتی ہے۔

4. *نماز مغرب:*

نماز مغرب کی نیت کی جاتی ہے، تین فرض کی نیت کی جاتی ہے، مگر چار رکعت پڑھی جاتی ہے، اور پھر تین قعدے کیے جاتے ہیں اور سجدہ سہو کیا جاتا ہے۔

5. *نماز عشاء:*

عشاء کے فرض ادا کرنے کی نیت کی جاتی ہے، اور آخر میں وتر کی نماز پڑھی جاتی ہے۔ اسی طرح، تین وتر کی نیت کی جاتی ہے مگر چار وتر پڑھے جاتے ہیں، اور پھر تین قعدے کیے جاتے ہیں اور آخر میں سجدہ سہو کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد نفل پڑھ کر دعا مانگی جاتی ہیں۔

شجرہ مبارکہ سلسلہ عالیہ قادریہ غفوریہ حقانیہ آستانہ عالیہ بحر الحق شریف، لارنس پور، ضلع اٹک

الٰہی! بحرمت سید الکونین، والثقلین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، رحمۃً للعالمین، حضرت سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا کثیرا دائما ابدا

الٰہی! بحرمت خلیفہ رسول، فاتح خیبر، اسد اللہ الغالب، شیر خدا، حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ داود طائی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ عبد اللہ سرسقطی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ عبد الواحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ ابو الفرخ طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ ابوالحسن ہنکاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز شہباز لامکانی قندیل نورانی محبوب سبحانی حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ شاہ دولہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ شاہ منور شاہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ شیخ شاہ عالم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ شیخ احمد ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ شیخ جنید پشاوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ حافظ محمد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ شیخ محمد شعیب تورڈھیری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ عبدالغفور سیدو شریف رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ عبدالوہاب مانکی شریف رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز غوث الزماں شیخ المشائخ حضرت عبدالحق ثانی مانکی شریف رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت پیر بے نظیر قدوۃ السالکین عمدۃ الواصلین سند العارفین مظہر فیض القرآن محبوب سبحانی شہباز لامکانی خواجہ خواجگان حضرت خواجہ حافظ عبدالغفور صاحب ثانی لاثانی دریوی باباجی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت بحر العلوم و بحر الحق مظہر فیض القرآن ، محبوب الصلحاء، زینت الاولیاء والمشائخ عمدۃ الواصلین قدوۃ السالکین سند العارفین ، مرشد کامل، سیدی و سندی و مرشدی و مولائی و وسیلتی الی اللہ والی الرسولؐ حضور قبلہ حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الحق باباجی صاحب دامت برکاتھم القدسیہ ومتعنااللہ بطول حیاتہ

شجرہ مبارکہ سلسلہ عالیہ سہروردیہ غفوریہ حقانیہ آستانہ عالیہ بحر الحق شریف، لارنس پور، ضلع اٹک

الٰہی بحرمت سید الکونین والثقلین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی! بحرمت خلیفہ رسول، فاتح خیبر، اسد اللہ الغالب، شیر خدا، حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ داود طائی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ عبد اللہ سرسقطی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید یار محمد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ وجہ الدین القاہر رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ شہاب الدین سہروری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت بہاو الدین زکریاملتانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت رکن الدین ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم جہان گشت رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید احمد پر اچی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید پڈھن پر اچی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت درویش محمد بن قاسم اودھی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ عبد الواحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت محبوب ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروق سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مرزا مظہر جان جانان رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت غلام علی شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت حاجی دوست محمد قندہاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت خواجہ غلام محمد سواگ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت پیر بے نظیر قدوۃ السالکین عمدۃ الواصلین سند العارفین مظہر فیض القرآن محبوب سبحانی شہباز لامکانی خواجہ خواجگان حضرت خواجہ حافظ عبد الغفور صاحب ثانی لاثانی دریوی باباجی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت بحر العلوم و بحر الحق مظہر فیض القرآن ، محبوب الصلحاء، زینت الاولیاء والمشائخ عمدۃ الواصلین قدوۃ السالکین سند العارفین، مرشد کامل، سیدی وسندی ومرشدی ووسیلتی الی اللہ والی الرسولؐ حضور قبلہ حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الحق باباجی صاحب دامت برکاتھم القدسیہ ومتعنا اللہ بطول بقائہ

شجرہ مبارکہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ معصومیہ غفوریہ حقانیہ آستانہ عالیہ بحر الحق شریف، لارنس پور ضلع اٹک

الٰہی بحرمتِ سید الکونین والثقلین ووسیلتنا فی الدارین شفیع المذنبین ورحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمتِ افضل البشر بعد الانبیاء امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمتِ صاحبِ رسول حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمتِ سلطان العارفین حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ ابو علی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ محمود الخیر انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ عزیزان علی رامتنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ خواجگان پیر پیران سید بہاؤ الدین نقشبندی بخاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ مولانا محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ محمد امکنگی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ سیدنا باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ شیخ محسن رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ نور محمد نور رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ مرزا مظہر جان جانان رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ شاہ غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ خواجگان امام العارفین حضور قبلہ عالم خواجہ حافظ محمد عبد الغفور دریا بابا جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ سید الاولیاء سند الا تقیاء آیۃ من آیات رب العالمین محبوب سید المرسلین منبع جود و سخا سلطان الفقراء وسیلتنا الی اللہ و الی الرسول قیوم زمان غوث الزمان پیر طریقت رہبر شریعت سیدی مرشدی حضرت خواجہ حافظ محمد عبد الحق بابا جی صاحب دامت برکاتہم العالیہ وفیوضاتھم الجاریہ واطال اللہ عمرہ وحیات

منقبت شریف

مرشد ہے میرا پیارا، دریا شریف والا

دل کا سکوں ہمارا، دریا شریف والا

چہرہ ہو جس کا روشن، لب پر درود جاری

سینے کا ہو ستارا، دریا شریف والا

یادیں ہوں جس کی شفقت، دل کو عطا ہو راحت

ذکر اس کا سہارا، دریا شریف والا

جس کی نظر سے بندہ، پہنچے درِ محمدؐ

وہ دیکھے وہ نظارا، دریا شریف والا

لب پر درود ہر دم، آنکھوں میں اشکِ اُلفت

ہو نور کا شرارا، دریا شریف والا

نصیر دل سے مانگے، بس اُس کا ساتھ دائم

مل جائے وہ کنارا، دریا شریف والا

شان اولیاء اللہ

سوک چی رنگ د اولیاءُ په دعا شی
په زړګی کے د خدے مینه پیدا شی
که وی ډیر لت پت په ګناهونو
د ذکر په صیقل یئ زړه صفا شی
ولی سره جنګ الله سره جنګ دے
ولیانو ته زا چے شیطان خفا شی
د ولایت لویه نخه تقوی ده
متصف په تقوی شه الله به رضا شی
د شپے اولیاءُ دا معمول وی
عبادت کوی تر دے چے صبا شی
د پیر مرشد دَر کلک راټینګ که
نصیر اتر دے چه روح له بدنه جدا